Series No 21

علوم القرآن

Uloom Ul Qur'aan

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس: شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA. Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

علوم القرآن

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس:

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA.

Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

AskIslamPedia

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ (علوم القرآن)

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، اما بعد:

قرآن اللہ کا کلام ہے جسے کتاب ہدایت کہا گیا ہے، انسان اگر نجات اور کامیابی چاہتا ہو تو اسے قرآن سے اپنا تعلق مضبوط کر لینا چاہیے۔ کتاب "علوم القرآن" میں یہی کاوش کی گئی کہ قرآن کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جائے، اس کے علوم وفنون سے واقف کرایا جائے۔

ورکشاپ اور واٹسآپ کورس کے ذریعے اسے پڑھایا بھی جارہا ہے۔ جس سے ہزارہا طلبہ مستفید ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ

مراحل نظریۂ نصاب:

قرآن عروج وزوال کی ضامن کتاب ہے، جو شخص قرآن و صحیح احادیث کو تھام لے وہی سرخرو ہو سکتا ہے۔ معاشرے کو قرآن سے قریب کرنے کے لیے ہماری کافی کوششیں رہی ہیں، ہم نے "قرآنک عربک گرامر کورس" کے ذریعے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کی، اب اس کے بعد علوم القرآن کے ذریعے اس ذمہ داری کو مزید آگے بڑھا رہے ہیں، ساتھ ہی ہماری کتاب "اہداف واسباق قرآن" کے ذریعے سے الحمدللہ ہم نے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی حتی المقدور باذن اللہ کوشش کی ہے۔ اللہ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔
آمین!

مراحل تیاریٔ نصاب:

الحمدللہ 103 نکات (points) میں قرآن سے متعلق علوم کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی قواعد بیان کیے گئے ہیں، اصطلاحات اور اس موضوع سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی مختلف کتابوں سے نکات لیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کو فائدہ ہو سکے، اللہ ان سارے مؤلفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ABM Workshops

مراحل مراجعۂ عامہ:

علماء کمیٹی نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور جگہ جگہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گا ان شاء اللہ۔

مراحل مراجعۂ خاصہ:

انفرادی طور پر کئی علماء نے خصوصی توجہ کے ساتھ اس میں حذف واضافہ کیا ہے تاکہ کتاب آسان سے آسان اور مفید ترین بن جائے۔

یہ کتاب کس کے لیے؟:

یہ کتاب ورکشاپ قائم کرنے اور دروس کے سلسلے جاری رکھنے کے لیے ایک نصاب کا کام دے سکتی ہے، ان شاء اللہ!

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا، خصوصًا شیخ عبداللہ عمری، شیخ نورالدین عمری، شیخ عبدالرحمن عمری مدنی، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجہ - بإذن اللہ- میں اس قابل بنا کہ قارئینِ کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کر سکا، اللہ تعالی ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمائے۔ آمین!

نوٹ: جہاں ہم نے مناسب سمجھا مختلف کتابوں سے کچھ اقتباسات استفادے کی غرض سے نقل کر دیے، اللہ تعالی سارے مؤلفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

والسلام

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ABM Workshops

علوم القرآن

.1	**قرآن کا لغوی معنی** علماء کی تحقیق کے مطابق لفظ قرآن الگ الگ مصدر سے مشتق ہے: 1. لفظ قرآن مشتق قراءۃ سے–پڑھنا- سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔ 2. لفظ قرآن مشتق قریۃ سے– جمع کرنا- دنیا اور آخرت میں کامیابی کی ساری ضروری معلومات اصولی طور پر جمع کر دی گئیں۔ 3. لفظ قرآن مشتق قرن سے– قریب اور سیاق وسباق- سیاق وسباق سے قرآن کا مفہوم سمجھا جائے تو سارے مشنریس کے اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں۔ 4. لفظ قرآن مشتق قرینۃ سے– ملتے جلتے- قرآن میں ملتے جلتے موضوعات سے متعلق، ایک جگہ جمع کر کے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ • قرآن کا لغوی معنی کیا ہے؟
.2	**قرآن مجید کی جامع ومانع تعریف** قرآن مجید اللہ رب العالمین کا وہ معجزاتی کلام ہے جو محمد ﷺ پر جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا، جو مصاحف میں مکتوب ہے اور تواتر کے ساتھ ہمارے پاس چلا آرہا ہے، جس کی تلاوت کرنا عبادت ہے اور جس کا آغاز سورۃ الفاتحہ سے اور اختتام سورۃ الناس پر ہوتا ہے۔ • قرآن کی تعریف کبار علماء نے کیا بتائی ہے؟
.3	• موضوع قرآن کیا ہے؟ قرآن کا موضوع بنیادی طور پر " انسان" ہے، تاکہ وہ اپنے رب وخالق کے پیغام سے آگاہ ہو اور دنیا کی بھول بھلیوں میں اتنا گم نہ ہو جائے کہ اس خالق کو بھول جائے جس کے پاس دوبارہ اسے پلٹ کر جانا ہے۔
.4	• قرآن مجید کیا ہے؟ • قرآن مجید کلام اللہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو گمراہی سے نور ہدایت کی طرف نکالے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

ABM Workshops

ترجمہ: وہ اللہ تعالی ہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات اتار تا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔(سورۃ الحدید :9)

- اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید میں پہلے اور آخری لوگوں اور زمین وآسمان کی پیدائش کی خبریں دی، اور اس میں حلال وحرام اور آداب واخلاق کے اصول، اور عبادات ومعاملات کے احکام، انبیاء وصالحین کی سیرت، کافروں اور مومنوں کی جزاوسزا، مومنین کے گھر جنت کا وصف اور کافروں کے گھر جہنم کا تفصیلی بیان ہے اور اسے ہر چیز کے بیان کرنے والا بنایا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا کافی وشافی بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے رحمت وخوش خبری ہے۔(سورۃ النحل: 89)

- قرآن مجید میں اللہ تعالی کے اسماء وصفات اور اس کی مخلوقات اور اللہ تعالی اس کے فرشتوں اور کتابوں اورر سولوں اورآخرت کے دن پر ایمان کی دعوت کا بیان ہے، جیسا کہ فرمان ربانی ہے:

ترجمہ: رسول نے اس چیز پر ایمان لایا جو اللہ تعالی کی طرف سے اس پر نازل ہوئی اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔(سورۃ البقرۃ : 285)

- اور قرآن مجید میں قیامت کے دن اور موت کے بعد حشر ونشر اور حساب وکتاب کے حالات کا تذکرہ ہے، اور حوض کوثر اور پل صراط ومیزان اور نعمتوں اور عذاب اور قیامت کے دن لوگوں کے جمع ہونے کا وصف بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ تم سب کو یقینا قیامت کے دن جمع کرے گا، جس کے (آنے) میں کوئی شک وشبہ نہیں، اللہ تعالی سے زیادہ سچی بات کرنے والا کون ہے؟(سورۃ النساء: 87)

- قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالی کی آیات کونیہ (اس جہان کی نشانیوں) اور آیات قرآنیہ میں غوروفکر اور تدبر کی دعوت دی گئی ہے، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ تم غوروفکر کرو کہ آسمان وزمین میں کیا کیا ہے۔(سورۃ یونس: 101)

اوررب ذوالجلال کا فرمان ہے:

ترجمہ: کیاوہ قرآن پر غوروفکر نہیں کرتے؟ یا پھر ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ (سورۃ محمد: 24)

ABM Workshops

- قرآن مجید میں توحید، رسالت اور آخرت کا ذکر تفصیلی طور پر ہے۔
- قرآن مجید میں توحید ربوبیت، توحید اسماء وصفات اور توحید الوہیت کا تفصیلی ذکر ہے اور مقصد قرآن توحید الوہیت کو ثابت کرنا ہے۔
- قرآنِ مجید کلامُ اللہ ہے اور حدیث اس کا بیان ہے، بیان قولی، بیان فعلی، بیان تقریری اور بیان خُلقی۔(محمد عمر بازمول) (سورۃ القیامہ:19، سورۃ النحل:44)
- قرآن وحدیث کو فہم صحابہ اور ان کے حقیقی موفق متبعین کے مطابق سمجھنا، عمل کرنا اور دعوت وتبلیغ ونفاذ حتی المقدور کرنا ایمان کی علامت ہے اور صراط مستقیم کا تقاضا ہے۔
- قرآن مجید میں غیر مسلموں کے پانچ معروف سوالات کے جوابات تفصیل سے ہیں:

1. میں کون ہوں؟
2. میں کہاں سے آیا ہوں؟
3. مجھے کس نے پیدا کیا ہے؟
4. مجھے کیا کرنا ہے؟ کس طرح زندگی گزارنا ہے؟
5. مرنے کے بعد میرا کیا ہوگا؟

(مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب "**قرآن کے اہداف اور مقاصد**" کا مطالعہ کیجیے)

- قرآن مجید سب لوگوں کی طرف اللہ تعالی کی کتاب ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ترجمہ: ہم نے آپ پر لوگوں کے لیے یہ کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے پس جو شخص ہدایت پر آجائے تو اس کا اپنا ہی نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا وبال بھی اس پر ہے اور آپ ان پر ذمہ دار نہیں ہیں۔(سورۃ الزمر: 41)

- نزول قرآن کے بعد یہی (قرآن مع مقبول احادیث کی تشریحات) ایک ایسی کتاب ہے جو بشریت کے لیے تا قیامت کتاب رہے گی، اب جو بھی اس پر ایمان نہ لائے وہ کافر ٹھہرا اور وہ روز قیامت سزا سے دوچار ہوگا، جیسا کہ رب ذوالجلال کا فرمان ہے:

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلائیں ان کو عذاب پہنچے گا اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے ہیں ۔(سورۃ الانعام: 49)

- قرآن کریم کی عظمت اور جو کچھ اس میں فصاحت وبلاغت اور معجزات ونشانیاں اور امثال وعبرتیں ہیں اس کی بنا پر اللہ تعالی نے فرمایا:

ABM Workshops

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ وہ خشیت الٰہی سے پست ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتا اور ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ (سورۃ الحشر: 21) • اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو یہ چیلنج کیا ہے کہ وہ اس کی مثل لائیں یا پھر اس کی مثل ایک سورت ہی لے آئیں، لیکن وہ نہیں لا سکے اور نہ وہ اس کی طاقت ہی رکھتے ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کی مثل لانا ناممکن ہے گو وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 88) تو جب قرآن کریم آسمانی کتب میں سب سے عظیم، کامل اور آخری کتاب ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کتاب لوگوں تک پہنچانے اور اس کی تبلیغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ترجمہ: اے رسول جو کچھ بھی آپ کے رب نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے لوگوں تک پہنچا دیں، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ اللہ کا پیغام پہنچانے میں قاصر رہے (یعنی پیغمبری کا فرض ادا نہ کیا)۔ (سورۃ المائدۃ: 67) • اس کتاب کی اہمیت اور امت کو اس کی ضرورت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ہماری تکریم کرتے ہوئے ہم پر نازل فرمائی اور اس کی حفاظت اپنے ذمے لیتے ہوئے فرمایا: بے شک ہم ہی نے قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۃ الحجر: 9) • قرآن مکمل، ابدی، آفاقی و ہمہ جہت ہونے کے اعتبار سے مکمل ضابطۂ حیات ہے جو اللہ کی طرف سے آخری کتاب ہے اور حدیث مقبول اس کی تشریح ہے۔ • قرآن کے متعلق آپ نے کیا سمجھا ہے؟ • قرآن نے اپنی دعوت کو کیسے پیش کیا؟ قرآن کا اسلوب دعوت کیا ہے؟	
قرآن کریم کے مختلف نام **القرآن (سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب):** شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔ ﴿سورۃ البقرۃ:185﴾ ترجمہ: ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔ **الفرقان (فرق کرنے والا):** تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔ ﴿سورۃ الفرقان:10﴾	.5

ABM Workshops

ترجمہ: بہت بابرکت ہے وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔

البرھان (دلیل):

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۔﴿سورۃ النساء:174﴾

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی اور ہم نے تمہاری جانب واضح اور صاف نور اتار دیا ہے۔

الکتاب (لکھا ہوا):

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۔﴿سورۃ البقرۃ:2﴾

ترجمہ: اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں۔

الحق (حق، سچ):

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۔ ﴿سورۃ السجدۃ:3﴾

ترجمہ: کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ (نہیں نہیں) بلکہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔

الذکر (نصیحت):

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ ﴿سورۃ الحجر:9﴾

ترجمہ: ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

التنزیل (نازل کیا ہوا):

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ ﴿سورۃ الشعراء:192﴾

ترجمہ: اور بے شک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔

احسن الحدیث (بہترین بات):

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ. ﴿سورۃ الزمر:23﴾

ترجمہ: اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے۔

العظیم (عظمت والا):

ABM Workshops

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ. ﴿سورۃ الحجر:87﴾

ترجمہ: یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔

الکریم(عزت والا):

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ. ﴿سورۃ الواقعہ: 77﴾

ترجمہ: کہ بے شک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔

العزیز(بلند مرتبہ):

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ . ﴿سورۃ حم السجدہ: 41﴾

ترجمہ: یہ بڑی باوقعت کتاب ہے ۔

المجید(بڑی شان والا):

ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ . ﴿سورۃ ق:1﴾

ترجمہ: ق! بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے۔

الحکیم(حکمت والا):العلی(بلند مرتبہ):

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ . وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ.﴿سورۃ الزخرف:3- 4﴾

ترجمہ: کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو، یقیناً یہ لوح محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے

الموعظۃ(نصیحت):الشفاء(شفاء):الھدی(ہدایت):الرحمۃ(رحمت):

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ . ﴿سورۃ یونس:57﴾

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔

المصدق(تصدیق کرنے ولا):المھیمن(نگہبان):

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۔﴿سورۃ المائدۃ:48﴾

ABM Workshops

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔

مبین(کھول کر بیان کرنے والا):

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۔﴿سورۃ الحجر:1﴾

ترجمہ: الرٰ، یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور کھلے اور روشن قرآن کی۔

مبارک(بابرکت):

وَهٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ .﴿سورۃ الأنعام:155﴾

ترجمہ:اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر وبرکت والی، تو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔

بشیر(بشارت دینے والا):نذیر(ڈرانے والا):

كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ. بَشِيرًا وَنَذِيرًا .﴿سورۃ حم السجدہ: 3-4﴾

ترجمہ: (ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے، (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے، خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے۔

نور(روشنی):

قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ .﴿سورۃ المائدۃ:15﴾

ترجمہ: تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔

نوٹ:ان ناموں میں سے پانچ نام مشہور ہیں: القرآن، الفرقان، الذکر، التنزیل اور الکتاب۔

باقی کو صفاتی نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق 55 نام تک ملتے ہیں۔

- قرآن مجید کے مختلف نام حوالے کے ساتھ لکھیں؟

.6	**وحی کا معنی** وحی کے لغوی معنی "خفیہ طور پر جلدی سے اشارہ کرنے" کے ہیں۔ اصطلاح میں وحی سے مراد وہ پیغام ہے جو اللہ تعالی اپنے کسی نبی یا رسول کی طرف بھیجتا ہے، اور آخری وحی و شریعت محمد ﷺ پر ختم ہوئی۔

ABM Workshops

.7	**قرآن اور حدیث قدسی کے درمیان فرق** (1) قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اس کے الفاظ و معانی اللہ کی طرف سے ہیں۔جب کہ حدیث قدسی میں مفہوم اللہ تعالی کی طرف سے ہوتا ہے اور الفاظ اللہ کے نبی ﷺ کے ہوتے ہیں۔ (2) قرآن کی تلاوت کرنا عبادت ہے جب کہ حدیث قدسی کا پڑھنا عبادت نہیں ہے (ویسے نیکی کا کام ہے) ۔گویا قرآن وحی متلو ہے اور حدیث قدسی وحی غیر متلو ہے۔ (3) قرآن کے ثبوت کے لیے امت کا اتفاق اور تواتر کا ہونا شرط ہے مگر حدیث قدسی کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔ (4) قرآن مجید جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا ہے مگر حدیث قدسی میں اس فرشتے کا واسطہ اور ذریعے ہونا ضروری نہیں۔ (5) قرآن معجزہ ہے اور حدیث قدسی معجزہ نہیں ہے۔ • وحی غیر متلو کا اطلاق احادیث قدسی کے علاوہ اور کس پر ہوتا ہے؟ • حدیث قدسی سے کیا مراد ہے؟اور آیات قرآن واحادیث شریفہ کے درمیان کیا فرق ہے؟
.8	**وحی کی اقسام** وحی کی تین قسمیں ہیں: وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۔(سورۃالشوری:51) ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے،بے شک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔ 1. وحی قلبی:اس قسم میں باری تعالی براہِ راست نبی کے قلب کو مسخر فرما کر اس میں کوئی بات ڈال دیتا ہے۔ 2. کلام الہٰی:اس دوسری قسم میں باری تعالی براہ راست رسول کو اپنی ہم کلامی کا شرف عطا فرماتا ہے۔ 3. وحی مَلَکی:اس تیسری قسم میں اللہ تعالیٰ اپنا پیغام کسی فرشتے کے ذریعے نبی تک بھیجتا ہے۔

ABM Workshops

.9

نزول وحی کے طریقے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مختلف طریقوں سے وحی نازل ہوتی تھی۔

1. **صلصلۃ الجرس:** صحیح بخاری کی ایک حدیث میں مروی ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کے ایک مرتبہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے، اور وحی کی یہ صورت میرے لیے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے، پھر جب یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے تو جو کچھ اس آواز نے کہا ہوتا ہے مجھے یاد ہو چکا ہوتا ہے۔ اور کبھی فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں آجاتا ہے، پھر مجھ سے بات کرتا ہے، جو کچھ وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتے دیکھا ہے (ایسی سردی میں بھی) جب وحی کا سلسلہ ختم ہو جاتا تو آپ کی پیشانی مبارک پسینے سے شرابور ہو چکی ہوتی تھی۔ (صحیح بخاری:2)

2. **تمثل ملک:** فرشتہ کسی انسانی شکل میں آپ کے پاس آکر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیتا تھا، ایسے مواقع پر عموماً جبرئیل علیہ السلام مشہور صحابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔(مصنف بن ابی شیبہ: 32325)

3. **فرشتہ کا اصلی شکل میں آنا:** جبرئیل علیہ السلام کسی انسانی شکل اختیار کیے بغیر اپنی اصل صورت میں دکھائی دیتے تھے۔

4. **رؤیائے صادقہ:** آپ کو نزول قرآن سے قبل سچے خواب نظر آیا کرتے تھے جو کچھ خواب میں دیکھتے بیداری میں ویسا ہی ہو جاتا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ پر وحی کی ابتدا نیند کی حالت میں سچے خوابوں سے ہوئی اس وقت جو آپ خواب میں دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سچا نکلتا۔ (صحیح بخاری:3)

5. **کلام الٰہی:** موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہم کلامی کی۔

6. **نفث فی الروع:** جبرئیل علیہ السلام کسی بھی صورت میں سامنے آئے بغیر آپ کے قلب مبارک میں کوئی بات القاء (ڈالنا) کر دیتے تھے اسے اصطلاح میں "نفث فی الروع" کہتے ہیں۔

- محمد ﷺ پر وحی کا نزول کیسے کیسے ہوتا تھا؟ ہر ایک کی حدیث بیان کریں۔

ABM Workshops

.10	**قرآن کی سورتیں باعتبار مکی اور مدنی** قرآن کی سورتوں کی تقسیم مکی اور مدنی کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ مکی: قرآن کریم کی جو آیتیں یا سورتیں رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ہجرت سے پہلے اتریں وہ مکی ہیں۔ مدنی: جو سورتیں یا آیتیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ہجرت کے بعد اتریں وہ مدنی ہیں۔ **مکی اور مدنی سورتوں کی تعداد مصحف مدنی [باشراف صالح ال الشیخ] کے اعتبار سے** مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہیں اور مکی سورتوں کی تعداد 86۔ **مندرجہ ذیل سورتیں مدنی ہیں:** (1) سورۃ البقرۃ، (2) سورۃ آل عمران، (3) سورۃ النساء، (4) سورۃ المائدۃ، (5) سورۃ الانفال، (6) سورۃ التوبہ، (7) سورۃ الرعد، (8) سورۃ الحج، (9) سورۃ النور، (10) سورۃ الاحزاب، (11) سورۃ محمد، (12) سورۃ الفتح، (13) سورۃ الحجرات، (14) سورۃ الرحمن، (15) سورۃ الحدید، (16) سورۃ المجادلہ، (17) سورۃ الحشر، (18) سورۃ الممتحنہ، (19) سورۃ الصف، (20) سورۃ الجمعہ، (21) سورۃ المنافقون، (22) سورۃ التغابن، (23) سورۃ الطلاق، (24) سورۃ التحریم، (25) سورۃ الدھر، (26) سورۃ البینۃ، (27) سورۃ الزلزال، (28) سورۃ النصر۔ **مذکورہ بالا سورتوں کے علاوہ جتنی سورتیں ہیں وہ سب کی سب مکی ہیں۔**
.11	**مکی سورتوں کی بعض علامات** (1) ہر وہ سورت جس میں لفظ (كَلَّا) آیا ہو۔ (2) ہر وہ سورت جس میں سجدہ آیا ہو۔ (3) ہر وہ سورت جس میں حروف مقطعات آئے ہوں سوائے سورۃ البقرۃ اور سورہ آل عمران کے۔ (4) ہر وہ سورت جس میں آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ مذکور ہو سوائے سورۃ البقرۃ کے۔ (5) ہر وہ سورت جس میں نبیوں اور امم ماضیہ کے حالات اور واقعات مذکور ہوں سوائے سورۃ البقرۃ کے۔ (دیکھئے مباحث فی علوم القران للشیخ مناع القطان) بعض علماء کے مطابق مکی سورتوں کا بنیادی مضمون توحید، رسالت اور آخرت ہے، اور دیگر مضامین جیسے اخلاقیات وغیرہ کا ذکر بھی موجود ہے۔ • مکی سورتوں سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا علامتیں ہیں؟

ABM Workshops

.12	• مدنی سورتوں کی بعض علامات کیا ہیں؟ (1) جس سورت میں حدود و فرائض کا ذکر ہو۔ (2) جس سورت میں جہاد کی اجازت اور جہاد کے احکام بیان کیے گئے ہوں۔ (3) جس سورت میں منافقین کا ذکر آیا ہو سوائے سورہ عنکبوت کے۔ نوٹ: مدنی سورتوں کا بنیادی مضمون مسائل اور احکام شریعت کا تفصیلی بیان ہے بنسبت مکی سورتوں کے۔
.13	**مکی اور مدنی سورتوں کی خصوصیات** .1 ابتدائی مکی سورتوں کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ ان میں وارد شدہ آیات نہایت چھوٹی چھوٹی ہیں کیوں کہ ان میں حد درجہ اختصار سے کام لیا گیا ہے اور آیات کے آخری الفاظ (فواصل) ہم وزن و ہم قافیہ ہیں۔ واضح رہے کہ ان میں عجیب قسم کا صوتی تناسب پایا جاتا ہے۔ .2 دوسرے مرحلے کی مکی سورتوں اور پہلے مرحلے کی مکی سورتوں کا اسلوب و انداز تقریباً یکساں ہے، مقاطع و فواصل ملتے جلتے ہیں، رنگ آمیزی کی وہی فراوانی ہے جو ابتدائی مرحلہ کی سورتوں میں ہے، صوتی حسن و جمال بھی بڑی حد تک یکساں نوعیت کا ہے۔ .3 تیسرے مرحلے کی مکی سورتوں کا رنگ ڈھنگ بالکل نیا ہے، اس مرحلے کی لمبی سورتیں مکی وحی کے آخری دور اور مدنی وحی کی ابتداء کے درمیان سنگم اور نقطہ اتصال کی حیثیت رکھتی ہیں، اس مرحلے کی متعدد سورتیں لمبی لمبی ہیں بعض سورتوں کا آغاز حروف مقطعات سے کیا گیا ہے، جب کہ بعض سورتوں میں جلیل القدر انبیاء کے قصص و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ .4 مدینہ طیبہ میں جو سورتیں نازل ہوئی تھیں ان کے مراحل کی تعیین نہایت آسان ہے کیوں کہ اس وقت اسلام پھیل چکا تھا اور لوگ عام طور پر سورتوں کے نزول سے آگاہ تھے، جب کہ مدنی سورتوں کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ ان میں عبادات و معاملات، حلال و حرام، شخصی احوال، سیاسی و اقتصادی قوانین، صلح و جنگ کے حالات، غزوات کی تفصیلات اور اس قسم کے دیگر شرعی حقائق مذکور ہیں۔ • مکی اور مدنی سورتوں کی کبار علماء نے اور کیا خصوصیات بیان کی ہیں؟ حوالے کے ساتھ نقل کریں۔

ABM Workshops

.14	**قرآن کریم کی سورتوں کی چار قسمیں ہیں :** (1)طوال (2)مئون (3)مثانی (4)مفصل قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم –: ((أعطيتُ مكان التوراة السبعَ، وأعطيتُ مكان الزبور المِئِين، وأعطيتُ مكان الإنجيل المثاني، وفضِّلت بالمفصَّل. [حديث حسن: رواه أحمد (17023) (107/4)، وفي مسند الشاميين (2734) (62،63/4)، و الطبراني في الكبير (8003) (258/8)، (186) (75/22)، (187) (76/22)، والطيالسي في مسنده (1012) (136/1). i. طوال: سات لمبی سورتوں کو کہتے ہیں جیسے البقرۃ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف اور ساتویں میں اختلاف ہے کہ وہ الانفال اور براءت (التوبہ) ہے جس کے درمیان بسم اللہ کے ذریعے فصل نہیں کیا گیا۔ ii. مئون: وہ سورتیں جن کی آیات کی تعداد سو سے زیادہ یا سو کے لگ بھگ ہو۔ iii. مثانی: وہ سورتیں جن کی آیات کی تعداد دو سو کے لگ بھگ ہو۔ iv. مفصل: سورۃ الحجرات یا سورۃ ق سے آخر قرآن تک کی سب سورتوں کو مفصل کہتے ہیں۔ (دیکھئے مباحث فی علوم القران للشیخ مناع القطان)
.15	**مفصل سورتوں کی تین قسمیں ہیں:** (1)طوال مفصل (2)وساط مفصل (3) قصار مفصل **طوال مفصل** سورۃ ق یا سورۃ الحجرات سے سورۃ النبأ یا سورۃ البروج تک کی سورتوں پر طوال مفصل کا اطلاق ہوتا ہے۔ **وساط مفصل** سورۃ النبأ سے لے سورۃ الضحیٰ سے آخر قرآن تک کی سورتوں پر قصار مفصل کا اطلاق ہوتا ہے۔
.16	• قرآن سمجھ کر پڑھنا چاہیے یا سمجھے بغیر پڑھنا کافی ہے؟ قرآن صرف علماء کو سمجھنے کے لیے نہیں بلکہ یہ تمام انسانوں کے لیے کتاب ہدایت ہے۔

ABM Workshops

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (سورۃ القمر:17) - اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی روشنی میں اس کا جواب ملاحظہ ہو

قرآن کی آیات چار طرح کی ہیں:

1. وہ آیتیں جو عرب کے لوگ سمجھ سکتے ہیں کیوں کہ وہ ان کی مادری زبان ہے۔
2. وہ آیتیں جو جاہل بھی سمجھ پاتے ہیں اور ان کی جہالت رکاوٹ نہیں بنتی۔
3. وہ آیتیں جو عالم ہی بہتر سمجھ پاتے ہیں۔
4. وہ آیتیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔(بحوالہ: تفسیر طبری، ج:1، ص:70)

17. **تدوین قرآن**

تدوین قرآن کے تین مراحل ہیں:

1- عہد نبوی:

قالَ عُثمانُ كانَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ مِمَّا يأتي علَيهِ الزَّمانُ وَهوَ تنزلُ علَيهِ السُّوَرُ ذواتُ العددِ فَكانَ إذا نزلَ علَيهِ الشَّيءُ دعا بعضَ مَن كانَ يَكْتبُ فيقولُ ضعوا هذِهِ الآيةَ الَّتي يُذكَرُ فيها كذا وَكَذا. (سنن الترمذي: 3086، ضعفه الالباني)

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب زمانہ گزشتہ گنتی کی سورتیں نازل ہوئیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاتبینِ وحی میں سے کسی کو بلاتے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔

مندرجہ بالا حدیث کے ضعف کی بنیاد پر عہد نبوی ﷺ میں تدوین (کتاب بشکل مصحف) کا ثبوت نہیں مل پا رہا ہے، لیکن تدوین بمعنی کتابت کا ثبوت مل رہا ہے کئی قرائن سے، جن سے یہ پتا چلتا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں لکھنے کا رواج تھا، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث شاہد ہے:

قال زيدٌ : قال أبو بكرٍ : إنك رجلٌ شابٌّ عاقلٌ لا نتَّهِمُك ، وقد كنتَ تَكتُبُ الوحيَ لرسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم. .. فتتبعت القرآن أجمعه من العسب والرقاع واللخاف وصدور الرجال۔ (صحیح بخاری: 7191)

ABM Workshops

زید رضی اللہ عنہ نے بیان یا کہ مجھ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جوان ہو، عقلمند ہو اور ہم آپ پر کسی طرح کی تہمت نہیں لگاتے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی لکھتے تھے۔۔۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کی۔ اسے میں کھجور کی چھال، چمڑے وغیرہ کے ٹکڑوں، پتلے پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔

کاتبین وحی:

الخلفاء الأربعة أبو بكر وعمر وعثمان وعلي بن أبي طالب رضي الله عنهم.... ثم ذكر: أبان بن سعيد بن العاص، وأبي بن كعب، وزيد بن ثابت، ومعاذ بن جبل، وأرقم بن أبي الأرقم واسمه عبد مناف، وثابت بن قيس بن شماس، وحنظلة بن الربيع، وخالد بن سعيد بن العاص، وخالد بن الوليد، والزبير بن العوام، وعبد الله بن سعد بن أبي سرح، وعامر بن فهيرة، وعبد الله بن أرقم، وعبد الله بن زيد بن عبد ربه، والعلاء بن الحضرمي، ومحمد بن مسلمة بن جريس، ومعاوية بن أبي سفيان، والمغيرة بن شعبة رضي الله عنهم أجمعين. (البداية والنهاية)

أقرَأني جبريلُ على حرفٍ ، فراجَعتُه ، فلم أزَلْ أستَزيدُه ويَزيدُني ، حتى انتَهى إلى سبعةِ أحرُفٍ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھ کو (پہلے) عرب کے ایک ہی حرف ے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے کہا (اس میں بہت سختی ہو گی) میں برابر ان سے کہتا رہا کہ اور حرفوں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو اور وہ مجھے اجازت دیتے رہے یہاں تک کہ سات حرفوں کی اجازت دی۔ (صحیح بخاری: 4991)

إنَّ هذا القرآنَ أُنزل على سبعةِ أحرفٍ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ قرآن سات قراتوں میں نازل ہوا ہے لہذا تمہیں جس طرح آسانی ہو پڑھو۔ (صحیح بخاری: 6936)

2- عہد صدیقی - بارہ ہجری، جنگ یمامہ کے بعد

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں (صحابہ کی بہت بڑی تعداد کے) شہید ہو جانے کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہو گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جنگوں میں بھی قراء قرآن بڑی تعداد میں قتل ہو جائیں گے اور یوں قرآن کے جاننے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہو جائے گی۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ آپ

ABM Workshops

قرآن مجید کو (باقاعدہ کتابی شکل میں) جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کرو گے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اللہ کی قسم یہ تو ایک کار خیر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بار بار مجھ سے کہی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے میں میرا بھی سینہ کھول دیا اور اب میری بھی وہیں رائے ہو گئی جو عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ (زید رضی اللہ عنہ) جوان اور عقلمند ہیں، آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جا سکتا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی لکھتے تھے، اس لیے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور محنت کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیں۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لیے کہتے تو میرے لیے یہ کام اتنا مشکل نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسے کام کو کرنے کی ہمت کیسے کرتے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم، یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہراتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرح کھول دیا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید (جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا) کی تلاش شروع کر دی اور قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں، پتھروں سے، (جن پر قرآن مجید لکھا گیا تھا) اور لوگوں کے سینوں کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورۃ التوبہ کی آخری آیتیں مجھے ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں، یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں لقد جاءکم رسول من أنفسکم عزیز علیہ ماعنتم سے سورۃ براۃ (توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے یہ صحیفے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا پھر وہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس محفوظ رہے۔ (صحیح بخاری:4986)

3- عہد عثمانی- چوبیسویں ہجری کے اواخر اور پچیسویں ہجری کے اوائل میں:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح کے سلسلے میں شام کے غازیوں کے لیے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے، تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قرآت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے چنانچہ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلمہ) بھی یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کر بیٹھے، آپ اسے سنبھال لیجیے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہلایا کہ صحیفے (جنہیں زید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا") ہمیں

ABM Workshops

دے دیں تاکہ ہم انہیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کرالیں۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعد بن العاص، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کر لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی صحابیوں سے کہا کہ اگر آپ لوگوں کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلے میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش ہی کی زبان کے مطابق لکھ لیں کیوں کہ قرآن مجید قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف نسخوں میں نقل کر لیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجا دیا اور حکم دیا کے اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلادیا جائے۔ (صحیح بخاری:4987) **عثمان رضی اللہ عنہ نے سات نسخے بھیجے اس میں سے تین نسخے آج بھی موجود ہے:** 1۔لندن کے میوزیم میں 2۔ترکی توپ خانہ، استانبول 3۔ تاشقند میں • عثمان رضی اللہ عنہ نے سات نسخہ کہاں کہاں روانہ کیے؟ تاریخی حوالہ دیں۔	
• قرآنِ مجید محمد ﷺ کے زمانے میں جمع کیوں نہیں ہوا؟ قرآن کامل محفوظ تھا صحابہ کے دلوں میں اور اس کے بعض نسخے لکھے ہوئے بھی موجود تھے۔ نبی ﷺ کا زمانہ قرآن کے نزول کا زمانہ تھا اور احکام میں نسخ وارد ہونے کے امکانات موجود تھے اگر اس وقت قرآن مدون ہو جاتا تو پھر ناسخ منسوخ میں اختلاط واختلاف ہو سکتا تھا۔ علاوہ ازیں جہاں کاتبین ووسائل کتابت کی قلت وہیں قوت حافظہ کی وجہ سے لکھنے کا رواج کم تھا۔ عہد نبوی ﷺ میں لکھنے کی ضرورت نہیں پیش آئی تھی کیونکہ قرآن مکمل طور پر نازل نہیں ہو گیا تھا بلکہ وقتاً فوقتاً نازل ہوتا گیا اور صحابہ اسے یاد اور حفظ کر لیا کرتے تھے، اسے ایک جگہ جمع کرنے کی ضرورت عہدِ نبوی ﷺ کے بعد پیش آئی۔ لگ بھگ چالیس کاتبین وحی موجود تھے، جس سے پتا چلا کہ لکھنے کا رواج موجود تھا۔	.18
• نزولِ قرآن کے مقاصد کیاہیں؟	.19

ABM Workshops

متعدد آیات ہیں جو نزول قرآن کے مقاصد و مراحل کو واضح کرتی ہیں۔

☆... آپ ﷺ اللہ کے احکام لوگوں تک کھول کھول کر پہنچا دیں اور انہیں متنبہ کر دیں:

{ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ } (سورۃ الشعراء: 192-196)

اور بے شک یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ اس کو روح الامین نے آپ ﷺ کے قلب پر نازل کیا ہے تاکہ آپ ﷺ متنبہ کرنے والوں میں سے ہوں۔ واضح عربی زبان میں اور بلاشبہ اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

☆... انسانوں کو اچھے اور برے انجام سے متنبہ کیا جائے:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا. (سورۃ بنی اسرائیل : 9)

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوش خبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

☆... متقی افراد کی راہنمائی کی جائے۔

{ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ } (سورۃ البقرۃ: 2)

یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، متقیوں کے لیے باعث ہدایت ہے۔

☆... محدود وقت، علاقے اور مخصوص قوموں کی بجائے قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لیے بلا قید رنگ و نسل اور زمان و مکان نازل کیا گیا۔

{ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۔۔۔} (سورۃ الاعراف:158)

کہہ دیجئے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

{ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۔۔۔} (سورۃ سبا:28)

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا، اور متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

☆... گزشتہ الہامی کتب میں شریعت کے احکام وقتی اور علاقائی ضرورت کے اعتبار سے تھے۔ قرآن کو ابدی، دائمی اور آفاقی ہونے کا شرف حاصل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

{ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۔۔۔} (سورۃ المائدہ:3)

ABM Workshops

آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ ☆... گزشتہ کتب میں نزول کے بعد، بعد کے ادوار میں احکام الٰہی ہونے کے باوجود ان پر عمل کرنا ممکن نہ رہا تھا کیوں کہ ان میں تحریف کر دی گئی تھی۔ لہٰذا قرآن کو نازل کیا گیا جس میں بغیر کسی تحریف یا تبدیلی کے عمل کرنا آسان و ممکن رہے اور قیامت تک محفوظ رکھنے کا ذمہ اللہ نے خود لے لیا۔ (سورۃ الحجر: 9) {... وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ. لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ...} (سورۃ حم السجدہ: 41-42) بے شک یہ زبردست کتاب ہے، باطل اس پر آگے اور پیچھے سے نہیں آسکتا ہے۔ ☆... یہود و نصاریٰ سے امامت چھین کر امت مسلمہ کو دی جا رہی تھی۔ اس لیے خاتم النبیین محمد ﷺ کو بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل سے مبعوث کیا گیا۔ امامت کی مکمل منتقلی کے لیے یہ بھی ضروری تھا کہ ایک کتاب بھی نازل کی جائے۔ (سورۃ البقرۃ: 146، اشارۃ النص سے سمجھا جا سکتا ہے) ☆... نبی اکرم ﷺ آخری نبی کے طور پر آ رہے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ قیامت تک کے لیے رک جانا تھا۔ لہٰذا یہ ضروری تھا کہ ایک کتاب ایسی بھی ہو جو قیامت تک ہدایت و راہنمائی کا کام دے۔ (سورۃ الاحزاب: 40)	
مراحل نزول قرآن اَنْزَلَ اور نَزَّلَ کے درمیان فرق یہ ہے کہ لفظ اَنْزَلَ میں ایک ہی وقت اتار دینے کا معنی، جب کہ نَزَّلَ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے کا معنی پایا جاتا ہے۔ تورات اور انجیل کے لیے انزل کا لفظ آیا ہے۔ (سورۃ آل عمران: 3)، جب کہ قرآن مجید کے لیے انزل اور نزّل دونوں کا لفظ آیا ہے۔ قرآن جو نازل ہوا بیت العزۃ میں وہ انزل ہے اور پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ بھی انزل ہے۔ لیکن جو تیئیس سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا وہ نزّل ہے۔ (اسی لیے کہتے ہیں عربی لغت سیکھنے میں بہت لطف آتا ہے۔ اور یہ بھی حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ قرآن عربی لغت میں کیوں نازل ہوا کیوں کہ عربی زبان میں تعبیر کی دقت کی وسیع گنجائش ہے۔ الفاظ کی اتنی وسعت اور ہمہ گیری کسی اور زبان میں کم دیکھنے میں آئی ہے۔ واللہ اعلم) **ا۔ پہلا مرحلہ:**	20.

ABM Workshops

نزول کے پہلے مرحلے میں قرآن مکمل طور پر لوح محفوظ میں لکھا گیا۔ یہ مرحلہ کتنے عرصے میں مکمل ہوا اور اس کی تاریخ کیا ہے؟ اس بارے میں قرآن و حدیث دونوں خاموش ہیں۔ کیوں کہ یہ سب غیبی امور ہیں۔ البتہ قرآن کے لوح محفوظ میں ہونے کے بارے میں شہادت موجود ہے۔ مثلاً:

{ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ. فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ} (سورۃ البروج:21-22)

بلکہ وہ قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔

۲۔ دوسرا مرحلہ:

اس مرحلے میں پورے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے ''آسمان دنیا'' میں موجود بیت العزت میں منتقل کیا گیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

{ وَالطُّورِ ۝١ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ۝٢ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ۝٣ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝٤ }(سورۃ الطور:1-4)

قسم ہے طور کی، اور لکھی ہوئی کتاب کی، جو جھلی کے کھلے ورق میں ہے، اور آباد گھر کی۔

مزید فرمایا: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝٧٥ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝٧٦ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝٧٧ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝٧٨ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝٧٩ (سورۃ الواقعہ:75-79)

پس نہیں! میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مواقع کی، اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم ہے بہت بڑی۔ بے شک قرآن ہے بلند پایہ، ایک محفوظ کتاب میں ثبت، جسے مطہرین کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔

۳۔ تیسرا مرحلہ:

اس نزول کے لیے قرآن مجید میں لفظ تنزیل استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنا۔ جب کہ انزال کے معنی کسی چیز کو ایک ہی دفعہ نازل کر دینا۔ قرآن مجید میں لفظ انزال جہاں استعمال ہوا ہے اس سے مراد عموماً وہ نزول ہے جو لوح محفوظ سے بیت العزۃ کی طرف ہوا۔ اور تنزیل سے مراد وہ نزول جو بیت العزۃ سے آپ ﷺ پر بتدریج ہوا۔ اس تیسرے مرحلے میں جبریل علیہ السلام نے بیت العزۃ سے قرآن کو نبی ﷺ کے قلب مبارک پر نازل کیا۔ پہلے دونوں مرحلوں کی بہ نسبت اس مرحلے میں قرآن مجید کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا۔

نزول قرآن کے اس مرحلے کا آغاز صحیح روایات کے مطابق رمضان میں اس وقت ہوا جب نبی اکرم ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ جس رات اس نزول کا آغاز ہوا وہ شب قدر تھی۔ (الرحیق المختوم)

قرآن کریم کے بتدریج، نازل ہونے کے بارے میں واضح آیات بھی موجود ہیں مثال کے طور پر:

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا (سورۃ بنی اسرائیل:106)

ABM Workshops

اور قرآن کو ہم نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تاکہ آپ بھی ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کے سامنے پڑھیں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا۔

.21

بیت عزت میں نزول قرآن کی حکمتیں

قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت عزت میں اتارنے کی بظاہر درج ذیل حکمت نظر آتی ہے:

۱۔ لوح محفوظ سے بیت المعمور میں اسے نازل فرما کر اللہ تعالی نے فرشتوں کو باور کرایا کہ میں ہی علام الغیوب ہوں۔ جس سے کوئی شے چھپی نہیں۔ کیوں کہ اس قرآن میں کچھ ایسی چیزوں کا ذکر بھی تھا جو ابھی واقع نہیں ہوئی تھیں۔

۲۔ خاتم المرسلین ﷺ کا مقام اور فضیلت بیان کر دی جائے۔ نیز امت محمد ﷺ کی تکریم اور اس کی تعظیم باور کرائی جائے۔ اس نزول کا اعلان عام فرشتوں میں کر دیا گیا کہ یہ آخری کتاب ہے اور جسے خاتم المرسلین پر ان کی امت وسط کے لیے نازل کیا جارہا ہے۔ گویا اللہ تعالی اس امت کی تعریف کر رہا ہے کہ میری ان پر ایک خاص رحمت یہ بھی ہے۔

۳۔ کتاب کو یکبارگی اتارنے میں آپ ﷺ اور موسیٰ کے درمیان برابری ہو جائے۔ مگر فضیلت محمد ﷺ بھی بیان کر دی جائے کہ ان پر یہ قرآن بتدریج اتارا جائے گا تاکہ وہ اسے اچھی طرح حفظ کر سکیں۔

- قرآن مجید کو بتدریج اتارنے کی حکمتیں کیا کیا ہیں؟ علماء نے اس تعلق سے کیا روشنی ڈالی ہے نقل کریں؟

.22

قرآن کے مرحلہ وار نزول کی وجوہات

قرآن کو مختلف مراحل میں نازل کرنے کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

1. قرآن کی عظمت کا تقاضا تھا کہ اسے یک بارگی نازل کرنے کی بجائے مختلف مراحل میں نازل کیا جائے۔
2. نبی ﷺ کی ثابت قدمی اور حفظ کی آسانی کے لیے مرحلہ وار نازل کیا گیا، جیسا کہ فرمان ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾ (سورۃ القیامہ:16-19)

ترجمہ: (اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں (16) اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے (17) ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے بعد پڑھیں (18) پھر اس کا واضح کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے (19)

ABM Workshops

	3. ازالۂ شبہات اور رد باطل کے لیے وقتاً فوقتاً نزول مؤثر ثابت ہوتا ہے۔وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا. (سورۃ بنی اسرائیل:106) قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا اس لئے اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔ 4. مرحلہ وار اتارنے سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ یہ کتاب ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ 5. قرآن کو آسمان دنیا پر نازل کر کے ملائکہ اور دیگر مخلوق کو بھی اس بات کا گواہ بنایا گیا کہ قرآن وہ آخری کتاب ہے جو آخری رسول اور آخری امت کے لیے نازل کی جارہی ہے۔
.23	**قرآن کی طباعت** سترہ ویں صدی سے قرآن کی طباعت کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا، لیکن مسلم دنیا میں اس کو قبولیت حاصل نہ ہو سکی۔1788ء میں سلطنت عثمانیہ کی نگرانی میں طباعت سے آراستہ ہوا۔ سب سے زیادہ مقبول ترین طباعت شدہ مصحف وہ ہے جو قاہرہ سے شیخ الازہر کی سرپرستی میں 1923ء کو شائع ہوا اور پھر یہاں سے طباعت کا سلسلہ شروع ہوا اور اس کے بعد مجمع ملک فہد نے طباعت کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔نہ صرف مصحف کی طباعت بلکہ کئی زبانوں میں عمدہ کوالٹی میں ترجمہ وتفسیر کا سہرا بھی مجمع ملک فہد کے سر جاتا ہے۔
.24	**نسخ** نسخ کے لغوی معنے نقل کرنے، تبدیل کرنے اور مٹانے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنے کے ہیں، یہ نسخ اللہ کی طرف سے ہوا ہے، آدم علیہ السلام کے زمانے میں سگے بہن بھائیوں کا آپس میں نکاح جائز تھا بعد میں اسے حرام کر دیا گیا، اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالی نے بعض احکام منسوخ فرمائے اور ان کی جگہ نیا حکم نازل فرمایا، جمہور علمائے امت کی رائے ہے کہ قرآن وحدیث میں نسخ واقع ہوا ہے-(تفسیر احسن البیان للشیخ صلاح الدین یوسف لاہوری اور ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ کی تفسیر تیسیر الرحمن لبیان القرآن) **نسخ فی القرآن کی تین قسمیں ہیں** (1) تلاوت منسوخ ہو لیکن حکم باقی ہو۔(2) حکم منسوخ ہو پر تلاوت باقی ہو۔(3) تلاوت اور حکم دونوں بھی منسوخ ہو۔ • نسخ کی قسموں کو آیات کے ساتھ واضح کریں۔

ABM Workshops

.25	**نسخ کی شرائط** علماء تفسیر وحدیث نے نسخ کے لیے درج ذیل شرائط بیان کیے ہیں: ۱۔ منسوخ کی جانے والی چیز شرعی حکم ہو کوئی قصہ یا کہانی نہ ہو۔ ۲۔ جس دلیل سے حکم شرعی کو اٹھایا جائے وہ بھی شرعی ہو۔ ۳۔ دلیل شرعی (ناسخ) زمانے کے اعتبار سے حکم شرعی (منسوخ) کے بعد ہو۔ ۴۔ حکم شرعی (ناسخ) اور دلیل شرعی (منسوخ) کے درمیان تعارض یعنی تضاد ہو۔ ۵۔ نسخ نبی اکرم ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کی ہدایت کے مطابق ہوا ہو۔
.26	**نسخ کی حکمت** علمائے قرآن کے مطابق، قرآن مجید میں پائے جانے والے نسخ کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ مثلاً: ☆ شریعت بناتے وقت تدریج کا اصول سامنے رکھا گیا تا کہ لوگ معاشرتی رسم ورواج، اکابر کی تقلید کو آہستہ آہستہ ختم کریں، پیار و محبت سے دینی احکام کو سمجھیں اور انہیں قبول کر لیں۔ نیز عام مسلمانوں کی اجتماعی مصلحت کو بھی سامنے رکھا گیا۔ مثلاً: تحویل قبلہ میں حکمت یہ بتائی گئی کہ یہ سب کچھ بطور امتحان تھا کہ وہ الٰہی حکم کو قبول کرتے ہیں یا نہیں۔ ایک بڑی حکمت یہ بھی پوشیدہ تھی کہ جب مسلمانوں کے دلوں میں مسجد اقصیٰ اور ارض شام کی محبت وعقیدت سرایت کر گئی تو پھر تین مساجد کو ہی باہم مربوط کر کے باور کرا دیا گیا کہ امت محمدیہ ہی نبوت کی وارث اور مقدس مقامات کی رکھوالی کرنے والی ہے۔ ☆ بعض سیاسی حالات کا تقاضا تھا۔ مثلاً: مکی دور میں مسلمان سیاسی طور پر کمزور تھے تو جہاد سے روکا گیا اور صبر کا حکم دیا گیا۔ لیکن جب مدینہ میں حالات بہتر ہو گئے تو پہلے حکم کو منسوخ کر کے جہاد کا حکم دیا گیا۔ ☆ طوالت سے بچنے کے لیے تلاوت کو منسوخ کر کے حکم کو باقی رکھا گیا مثلاً: حکم رضاعت پر آیات کی منسوخی مگر حکم باقی۔ ☆ کسی حکم کو منسوخ کر کے اس سے بہتر حکم لایا جاتا تھا۔ مثلاً: شراب کی حرمت وغیرہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ جب بھی نسخ کرے گا تو یا تو اس سے بہتر حکم عطا کرے گا یا اس جیسا۔ جو بالکل سچا ہے۔ ☆ بعض احکام کی تلاوت منسوخ کر کے حکم باقی رہنے دیا گیا۔ جس کی وجہ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ مثلاً: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللهِ ترجمہ: بوڑھا مرد اور عورت جب دونوں زنا کریں تو انہیں بالکل رجم کر دو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عبرتناک سزا ہے۔ رجم کا لفظ بعض طبیعتوں پر گراں تھا مگر تحویل قبلہ کی طرح یہ بھی امتحان بنا دیا گیا کہ کون رسول کی اطاعت کرتا ہے؟

ABMWorkshops

	نوٹ: ہر چیز کی توجیہ ممکن نہیں اس کے پیچھے حکمت یہ ہے کہ "کون ہے جو بلا توجیہ محض سمعنا و اطعنا کہہ کر مانتا ہے یا نہیں، یعنی عبد اللہ ہے یا عبد العقل؟ اس بات کا امتحان ہے۔
.27	**آیات منسوخہ کی تعداد** ابتدائی دور میں تقریباً پانچ سو آیات کو منسوخ قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ تعداد کم ہوتی چلی گئی۔ اور امام سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق نسخ صرف اکیس آیات میں ہوا۔ (الاتقان 2/35) ۔ڈاکٹر صبحی صالح کے یہاں ان کی تعداد صرف دس ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے پانچ آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ منسوخ آیات کی تعداد میں یہ فرق، پہلے اور بعد کے علماء میں نسخ کی اصطلاحی تعریف میں فرق کرنے کی وجہ سے ہے۔

ABM Workshops

.28

نسخ کی اقسام

ا۔ نسخ قرآن از قرآن:

علماء ایسے نسخ کے جائز ہونے اور واقع ہونے کے قائل ہیں۔ مثلاً:

{ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ } (سورۃ البقرۃ: 240) کو

{ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا } (سورۃ البقرۃ: 234) نے منسوخ کیا۔ قرآن پاک میں اس قسم کے نسخ تین طرح کے ہیں۔

☆ تلاوت و حکم دونوں منسوخ:

وہ نسخ جس میں تلاوت و حکم دونوں منسوخ ہو گئے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثم نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

"قرآن میں یہ حکم اترا تھا کہ دس بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے پھر حکم منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت یہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا"۔ (صحیح مسلم:1452)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دس دفعے رضاعت کا حکم بھی منسوخ ہو گیا اور تلاوت بھی محو کر دی گئی اور جہاں تک پانچ رضاعت کا تعلق ہے تو اس کی تلاوت نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری زمانے میں منسوخ ہو گئی تھی۔ لیکن اس کا حکم باقی ہے جو آپ ﷺ نے حدیث کے ذریعے امت پر واضح کر دیا۔ یا جو اسے پڑھتے تھے انہیں اس کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ جن الفاظ اور ان کے احکام تک کو اٹھا لیا گیا تو ان پر عمل کرنا یا تلاوت کرنا بے اثر تھا اس لیے لفظی و حکمی دونوں چیزیں اللہ تعالی نے منسوخ کر دیں۔

☆ حکم منسوخ تلاوت موجود: (تفسیر طبری)

اس سے مراد وہ نسخ ہے جس میں حکم اٹھ گیا لیکن تلاوت ثواب کے لیے اور مشقت کے اٹھ جانے کے بعد اخف نعمت کی یاد دہانی کے لیے ابھی باقی ہے۔ مثلاً:

{ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ } (سورۃ البقرۃ:184)

اور جو لوگ اس (روزے) کی طاقت رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو فدیہ کے طور پر کھانا کھلا دیں۔

ABM Workshops

یہ حکم ابتدائی حکم تھا اور سہولت کی خاطر دیا گیا تھا کہ وہ نو مسلم جو روزہ رکھنے کے عادی نہیں، انہیں آسانی ہو۔ یہ حکم تقریباً ایک سال تک نافذ رہا۔ پھر اس آیت کو منسوخ کر کے اس سے اگلی آیت میں یہ حکم دیا گیا:

{ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ } (سورۃ البقرۃ: 185)

تو جو بھی اس ماہ میں موجود ہو وہ اس کے روزے ضرور رکھے۔

ابتدائی حکم منسوخ ہونے کے باوجود اس کی تلاوت ابھی تک موجود ہے۔

☆ تلاوت منسوخ حکم موجود:

وہ نسخ جس میں حکم تو ابھی موجود ہے لیکن تلاوت منسوخ ہو گئی۔ مثلاً:

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا، فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ". (صحیح مسلم: 1691)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اللہ جل شانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی «الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا» لیکن اس کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی ہے ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رجم کیا، میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے: ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا (یہ کہنا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے) بیشک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمودار ہو یا خود اقرار کرے۔

حدود میں رجم سے متعلق یہ حکم موجود ہے۔ لیکن اس کی تلاوت منسوخ ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے یہ الفاظ ہیں: قَدْ قَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا۔

جو آیت رجم آپ ﷺ پر اتری تھی ہم نے اس کو پڑھا، سمجھا اور اچھی طرح یاد کیا۔

عمر رضی اللہ عنہ کے اس خطبہ عام کو سننے والے بے شمار جلیل القدر صحابہ تھے۔ کسی نے ان کی اس وضاحت پر اعتراض نہیں کیا۔ اس طرح یہ حدیث صحابہ کے دور میں بھی اور بعد میں بھی متواتر ٹھہری۔

ABM Workshops

.29

محکمات اور متشابہات

محکمات لغۃ بمعنی واضحات۔

ان آیات کو کہتے ہیں جن میں اوامر و نواہی، احکام و مسائل اور قصص و حکایات ہیں، جن کا مفہوم واضح اور اٹل ہے اور ان کے سمجھنے میں کسی کو اشکال پیش نہیں آتا۔

متشابہات ان آیات کو کہتے ہیں جو محکمات کے بالکل برعکس ہوں۔

مجمل، مؤول اور مشکل سب متشابہات کی قسمیں ہیں۔(الاتقان للسیوطی ج ۲ ص ۵)

احکام: متشابہات میں دو معنی اور مطلب نکلتے ہیں، لہذا یہ آزمائش ہے کہ آدمی نفسانی خواہش کے مطابق چلتا ہے یا محکمات کی روشنی میں متشابہات کا وہ معنی لیتا ہے جو محکمات کے موافق ہو!!

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ.

وہی(اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ و مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں۔ (سورۃ آل عمران:7)

متشابہات کی تین اقسام:

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ نے ایک معتدل راستہ اختیار کیا اور متشابہات کو تین قسموں میں تقسیم کیا:

1۔ ایک قسم وہ ہے جن کا جاننا کسی بھی طرح ممکن نہیں ہے۔ مثلاً قیامت کا وقت، دابۃ الأرض کا نکلنا، اللہ کی صفتوں کی کیفیات۔

2۔ ایک قسم وہ ہے جس سے آگاہ ہونے کے لیے انسان کے پاس وسائل موجود ہیں۔ مثلاً الفاظ غریبہ (مشکل الفاظ) اور احکام مغلقہ (پیچیدہ مسائل) وغیرہ۔

3۔ تیسری قسم وہ ہے جو دونوں کے درمیان ہے۔ اس سے بعض علماء راسخین واقف ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ اس کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل ارشاد میں اسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی: **اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ.** (اے اللہ اس کو دین کی سمجھ عطا کر اور اس کو تاویل سکھادے۔)[الاتقان]

ABM Workshops

اس میں شبہ نہیں کہ امام راغب کا نقطۂ نگاہ اعتدال سے قریب تر ہے۔(علوم القرآن از ڈاکٹر صبحی صالح) **محکمات اور متشابہات کے قرآن مجید میں مختلف معنوں میں استعمالات** اگر قرآن کے محکم ہونے سے یہ مراد لیا جائے کہ اس کی آیات میں اس حد تک ضبط و اتقان اور اس کے نظم میں اس قدر حسن و جمال پایا جاتا ہے کہ اس کے الفاظ و معانی میں ضعف کے پیدا ہونے کا کوئی احتمال باقی نہیں رہتا۔ تو اس کی تائید مندرجہ ذیل آیت سے ہوتی ہے۔ قرآن میں فرمایا: كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ. یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات محکمات ہیں۔(سورۃ ھود:1) اس اعتبار سے سارا قرآن محکم ہے۔ اور اگر متشابہات سے مراد یہ ہو کہ آیات قرآنیہ اعجاز و بلاغت میں باہم ملتی جلتی ہیں اور اس کے اجزاء میں تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ تو سارا قرآن متشابہ ٹھہرے گا۔ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل آیت میں ملتا ہے، قرآن میں فرمایا گیا: اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا۔ ترجمہ: اللہ نے بہترین کلام کو ملتی جلتی کتاب کی صورت میں اتارا۔(سورۃ الزمر:23) دونوں آیتوں میں جس محکم و متشابہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہمارے موضوع بحث سے خارج ہے۔	
• تفسیر کی دو بڑی اقسام کیا ہیں؟ تفسیر کی دو بڑی قسمیں ہیں: (1) تفسیر بالماثور (2) تفسیر بالرائے	.30
تفسیر بالماثور تفسیر لکھنے کا یہ وہ طریقہ ہے جس میں کسی آیت کی تفسیر میں احادیث کے علاوہ صحابۂ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال نقل کیے جائیں۔ گویا تفسیر کے اس انداز میں زیادہ تر روایات اور آثار کی روشنی میں تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ اس طریقۂ تفسیر کی نمایاں کتب تفاسیر یہ ہیں: (1) تفسیر ابن جریر طبری از امام طبری (2) تفسیر ابن کثیر از امام ابن کثیر (3) تفسیر ابن ابی حاتم الرازی	.31

ABM Workshops

ان میں سے صرف ایک تفسیر ابن کثیر کا اردو میں ترجمہ ہوا ہے۔

32.

تفسیر بالرائے

تفسیر کا ایک اور طریقہ بالرائے کہلاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) پسندیدہ (محمود) تفسیر بالرائے

(2) ناپسندیدہ (مذموم) تفسیر بالرائے

اگر تفسیر بالرائے قرآن وسنت کی ہدایت اور عقل سلیم کے مطابق ہو تو ہی درست اور پسندیدہ تفسیر بالرائے ہے اور اگر وہ قرآن وسنت کی ہدایت سے دور ہو تو پھر وہ ناپسندہ (مذموم) تفسیر بالرائے ہے اور وہ ہر گز صحیح نہیں ہے۔

تفسیر بالرأی کے بارے میں علماء نے مختلف افکار و آراء کا اظہار کیا ہے۔ بعض اس کو حرام قرار دیتے ہیں اور بعض جائز۔ مگر ان کے اختلاف کا حاصل یہ ہے کہ تفسیر بالرأی کی وہ قسم حرام ہے جس میں بلا دلیل وبرہان وثوق کے ساتھ کہا جائے کہ خدا کی مراد یہ ہے۔ یا یہ کہ مفسر قواعد لغت اور اصول شرعیہ سے بے گانہ ہونے کے باوجود تفسیر قرآن کی جسارت کرے یا بدعات واھواء کی تائید میں توڑ موڑ کر قرآنی آیات کو پیش کرے۔

مفسرین میں تفسیر کے لیے ضروری شرائط پائی جاتی ہوں تو تفسیر بالرأی میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن بذات خود تدبر آیات اور تعلیمات کے فہم وادراک میں اجتہاد کی دعوت دیتا ہے۔

قرآن کریم میں فرمایا:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا۔ (سورۃ محمد:24)

آیا قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ۔ (سورۃ ص:29)

یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف اتارا تاکہ وہ اس کی آیات پر غور وفکر کریں۔

امام سیوطی نے علامہ زرکشی کی کتاب البرہان سے وہ شرائط نقل کی ہیں جن کا پایا جانا تفسیر بالرأی کی اباحت کے لیے ضروری ہے۔(علوم القرآن-ڈاکٹر صبحی صالح)

تفسیر بالرائ کی اباحت کے لیے حسب ذیل چار شرطیں ہیں:

1. رسول ﷺ سے منقول ہو، مگر انتہائی ضعیف اور موضوع روایت نہ ہو۔

2. صحابہ سے منقول ہو اس لیے کہ قول صحابی (تفسیر کے باب میں یا غیبیات میں) کو بھی مرفوع کا درجہ حاصل ہے۔

ABM Workshops

	3. لغت پر اعتماد کیا جائے، مگر آیات سے وہ معنی مراد نہ لیا جائے جو عرب میں کثیر الاستعمال نہ ہو۔ 4. مقتضیات کلام سے استدلال کیا جائے بشرطیکہ شرعی قانون اس پر دلالت کرتا ہو۔ رسول صَلَّىٰاللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ نے ابن عباس کے لیے یہی دعا فرمائی تھی کہ "اے اللہ اس کو دین کی فہم عطا کر اور قرآن کی تاویل سکھادے۔" پسندیدہ تفسیر بالرائے کے طریقے پر جو عربی تفسیریں لکھی گئیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں : (یاد رہے مندرجہ ذیل تفاسیر کے بعض مقامات پر علماء نے مؤاخذہ بھی کیا ہے، مثال کے طور پر اسماء و صفات کی غیر مقبول تاویلوں کے باب میں۔ لہذا اسماء وصفات کے باب میں یہ تفسیریں غیر معتبر ہیں۔ عقیدہ أسماء وصفات کے باب میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتابیں جیسے العقیدۃ الواسطیۃ، العقیدۃ الحمویۃ وغیرہ معتبر و مقبول ہیں) (1) تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب) – امام فخر الدین رازی (2) فتح القدیر–امام شوکانی (3) تفسیر قرطبی–امام قرطبی رحمہ اللہ نوٹ: تفسیر بالماثور میں تصحیح و تضعیف کا خیال رکھنا ضروری ہے اور تفسیر بالرائے میں سلیم اور سقیم رائے کا فرق ضروری ہے۔ اس کے لیے ابن کثیر رحمہ اللہ کی طرح نقاد روایت و درایت سے مالا مال مفسر کی ضرورت تھی، لہذا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تفسیر ابن کثیر کی نعمت عطا فرمائی، جس میں کافی حد تک روایات حدیث، اسرائیلی روایات، فنِ قراءات اور سلیم و سقیم رائے کی چھان بین مد نظر رکھتے ہوئے کامیاب سعی کی گئی ہے۔ موجودہ دور میں بزبان عربی "التفسیر الصحیح المسبور–حکمت بشیر" اور بزبان اردو "تفسیر احسن البیان" مختصر اور اچھی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔ • دور جدید کی تفسیر بالرائے کی چند مثالیں بیان کریں؟ • تفسیر بالرائے کے لیے کن شروط کا پورا ہونا لازم ہے؟
33.	**بعض صحیح اصول تفسیر** قرآن مجید کی تفسیر کرنے کے صحیح اصول یہ ہیں: (1) قرآن کی تفسیر قرآن سے کی جائے۔ قرآن کا بہت سا حصہ اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔(القرآن يفسر بعضه بعضا)۔ یہ تفسیر کا نہایت اعلی درجہ ہے۔ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ. { سورة البقرة: 85}، كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ. {سورة فصلت: 3}

ABM Workshops

(2) تفسیر نبوی: قرآن کی تفسیر سنت اور احادیث صحیحہ کے مطابق کی جائے۔ کیوں کہ حدیث وسنت قرآن مجید کی تشریح ہی کا نام ہے۔ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ. {سورة النحل: 44}

(3) عربی زبان وادب اور صحیح لغت کی مدد سے تفسیر کی جائے اور کلام عرب سے استشہاد کیا جائے۔ {استوی: ارتفع بروایت ابو العالیہ، نہ کہ بعد کی محرف شدہ ڈکشنری کی معلومات جیسا کہ استولی}

(4) صحابہ وتابعین کے مستند اقوال کے مطابق تفسیر کی جائے۔ {تفسیر ابن عباس جو تنویر المقباس کے نام سے ہے وہ دراصل فیروز آبادی کی طرف منسوب ہے، اس میں کافی من گھڑت باتیں ہیں لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کرنا باطل ہے۔ البتہ مدینہ یونیورسٹی میں رسائل جامعیہ میں عہد صحابہ اور عہد تابعین کی تفاسیر کی کتابوں میں موجودہ آثار وروایات کی تحقیق سامنے آرہی ہے ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن تنویر المقباس کو تفسیر ابن عباس کہنا درست نہیں، اردو میں جو ترجمہ ہے وہ غیر معتمد ہے۔}

(5) اجماع امت کی روشنی میں تفسیر کی جائے۔ (سورۃ النساء: 115)

(6) جمہور مفسرین اور فقہاء کی آراء کے پیشِ نظر تفسیر کی جائے۔ (جیسے تفسیر ابن کثیر)

نوٹ: بعض کتابوں میں مراتب تفسیر کے نام سے یہ موضوع ملتا ہے، جس میں دو تصور پائے جاتے ہیں:

1۔ پہلے قرآن سے تفسیر کی جائے بعد میں حدیث سے تفسیر کی جائے۔ (ابن عثیمین، ابن تیمیہ)

2۔ قرآن اور حدیث کے پیشِ نظر تفسیر کی جائے، "پہلے قرآن اور بعد میں حدیث" کے جملے کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے پسند نہیں فرمایا، کیوں کہ وہ حدیث معاذ کو سنداً ومتناً ضعیف مانتے ہیں۔

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له حين أرسله إلى اليمن : بم تحكم ؟ قال : بكتاب الله قال : " فإن لم تجد ؟ " قال : بسنة رسول الله قال : " فإن لم تجد ؟ " قال : أجتهد رأيي ولا آلو . قال : " الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله لما يحب رسول الله" (سنن ابي داؤد: 3592، ضعفه الالباني)

اس کا جواب شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ یہ دیتے ہیں کہ ہم بھی قرآن اور حدیث کے مرتبہ کے تفریق کے قائل نہیں صرف ترتیب کے لیے پہلے قرآن دیکھتے ہیں پھر حدیث۔

☆ خلاصہ یہ ہے کہ الفاظ کے ثبوت اور تلاوت کی فضیلت کے اعتبار سے قرآن کا مرتبہ پہلے ہے بعد میں حدیث کا۔ (لیکن حجت واستدلال کے اعتبار سے دونوں ایک ہی درجے میں ہیں)

ABM Workshops

[اللَّـهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ (سورۃالزمر:23) فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللهِ (صحیح مسلم:867)] لیکن مفہوم اور احکام کے اعتبار سے دونوں کا مرتبہ برابر ہے یعنی حدیث قرآن کے برابر ہے اتباع واطاعت کے باب میں کیوں کہ دونوں یعنی قرآن وحدیث اللہ کی طرف سے ہیں۔ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ. (سورۃالبقرۃ: 231) ألا إني أوتيت القرآنَ ومثلَه معه. (سنن أبوداوٗد:1458)	
بعض غلط اصول تفسیر قرآن مجید کی تفسیر کرنے کے کچھ غلط طریقے بھی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں: (1) قرآن کی پیروی کرنے کی بجائے اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے تفسیر کرنا–اسے من مانی تفسیر بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ قرآن کے مطابق خود کو بدلنے کی بجائے قرآن ہی کو بدلنے کا طریقۂ تفسیر ہے جو قابل مذمت ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا: خود بدلتے نہیں قرآن کو بدلتے دیتے ہیں ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق { يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا . [سورة البقرة: 26]، فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ . [سورة آل عمران: 7]} (2) اپنے کسی خاص نظریے یا اپنی مخصوص فکر کے مطابق قرآن کی تفسیر کرنا۔ (3) غالی قسم کے صوفیانہ انداز میں تفسیر کرنا–مثلاً وحدت الوجود اور تصوف کے احوال کے مطابق تفسیر کرنا۔ (4) فرقہ پرستی کے جذبے سے تفسیر کرنا۔ (5) سائنسی حقائق کی بجائے سائنسی نظریات کے مطابق قرآن کی تفسیر کرنا۔ {سائنسی حقائق کی موافقت میں احتیاط برتی جائے کیوں کہ کئی مرتبہ حقائق کا دعوی ہوتا ہے جو بعد میں سائنس رد کر دیتی ہے، لہذا واقعی سائنسی حقائق نا کہ برائے دعوی} (6) اسرائیلی روایات کے مطابق قرآن کی تفسیر کرنا۔	.34

ABM Workshops

.35	**مفسر کے لیے بعض شرائط کا ذکر بعض علماء کے مطابق۔(خصوصی طور پر قرون اولیٰ کے مابعد زمانہ کے لیے)** ہر کام کے لیے اہلیت کا ہونا شرط ہے۔ قرآن کی تفسیر کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ یہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ ہر کوئی تفسیر کرنے کا اہل نہیں، اس کام کے لیے بعض بنیادی شرطیں ضروری ہیں جن کو پورا کرنے کے بعد ہی کوئی شخص مفسر قرآن کہلا سکتا ہے۔ ایک مفسر میں درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے: 1. ایمان و توحید سے مالا مال اور شرک و کفر سے محفوظ ہو۔ 2. اتباع سنت سے سرشار اور بدعات سے دور ہو۔ 3. وہ نیک اور ذہین مسلمان ہو۔ 4. وہ فاسق و فاجر نہ ہو۔ 5. وہ عربی زبان میں مطلوبہ مہارت رکھتا ہو۔ 6. وہ حدیث کا عالم ہو۔(تصحیح و تضعیف کا علم بھی رکھتا ہو) 7. وہ فقہ اور اصول فقہ سے واقف ہو۔ 8. وہ قرآن کے نزول کی تاریخ، شان نزول، ناسخ و منسوخ اور دیگر علوم القرآن جانتا ہو۔ 9. وہ عصر حاضر کے احوال و مسائل سے بخوبی آگاہ ہو۔(قرآن وحدیث کا صحیح علم والا ہی حالات کو بہتر جانتا ہے اللہ کی مدد سے)
.36	**تفسیر اور مفسرین** (1) جامع البیان فی تفسیر القرآن کے مؤلف کا نام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ (2) معالم التنزیل کے مؤلف کا نام ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد فراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ (3) تفسیر القرآن العظیم کے مؤلف کا نام عماد الدین ابو الفداء حافظ اسماعیل بن عمرو بن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ (4) تفسیر فتح القدیر کے مؤلف کا نام قاضی محمد بن علی بن عبد اللہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ (5) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور کے مؤلف کا نام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ (6) تفسیر قرطبی (7) تفسیر ابن ابی حاتم (8) التفسیر المسبور – حکمت بشیر (9) اضواء البیان للشنقیطي

ABM Workshops

37. **تفسیر اور تاویل مباح اور تاویل باطل کا لغوی اور شرعی معنی مع احکام**

لغۃ: تفسیر یہ لفظ ''فسر یفسر تفسیرا'' باب تفعیل کا مصدر ہے اور اصل میں "فسر" سے ماخوذ ہے، جس کا لغوی معنی واضح کرنا اور کھول دینا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا (سورۃ الفرقان: 33)

"اور یہ کافر آپ کے پاس جو کوئی مثال لائیں گے ہم اس کا سچا جواب اور عمدہ تفصیل آپ کو بتادیں گے۔"

اس آیت میں لفظ "تفسیرا" بمعنی "تفصیلا" ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی معنی لیا ہے۔

اصطلاحی تعریف :

تفسیر کی مفسرین نے مختلف تعریفیں کی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور یہ ہے:

"علم يُبحث فيه عن أحوال القرآن المجيد، من حيث دلالته على مراد الله تعالى، بقدر الطاقة البشرية" (التفسیر ولمفسرون:5/1)

"تفسیر ایسا علم ہے جس میں انسانی طاقت کے مطابق قرآن مجید کے احوال کے بارے میں اس طرح بحث کی جائے کہ اس سے اللہ کی مراد معلوم کی جاسکے"۔

تأویل:

لغۃ: یہ لفظ "اول یؤول تاویلا" باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے لغوی معنی رجوع کرنے اور گہرائی میں جانے کے ہیں یہاں تک کہ صحیح انجام تک پہنچ جائیں، اگر غلط انجام تک جائیں تو یہ تاویل باطل ہے۔

اصطلاحی تعریف:

تاویل کی تعریف میں متقدمین ومتاخرین کا اختلاف ہے۔

متقدمین کی تعریف :

متقدمین سے دو تعریفیں منقول ہیں :

1-"تاویل اور تفسیر دونوں مترادف ہیں۔"

یعنی جو تعریف تفسیر کی ہے وہی تاویل کی ہے۔ان مفسرین نے اس آیت سے استدلال کیا ہے:

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ۔(سورۃ آل عمران : 7)

"حالانکہ ان (محکمات اور متشابہات) کا مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا"۔

ABM Workshops

2۔"کسی کلام سے جو مفہوم اخذ کیا گیا ہو اسے تاویل کہتے ہیں "... متاخرین کی تعریف : ((هو صرف اللفظ عن المعنى الراجح إلى المعنى المرجوح لدليل يقترن به))(التفسير والمفسرون:1/ 18) "کسی دلیل کے پیش نظر لفظ کے راجح معنیٰ کو ترک کر کے مرجوح معنیٰ مراد لے لینا تاویل کہلاتا ہے۔" نوٹ: اصول فقہ اور اختلافی مسائل میں تاویل کا معنیٰ متاخرین والا مراد لیا جاتا ہے۔اس میں تاویل کرنے والا دو چیزوں کا پابند ہوتا ہے: 1۔جو معنیٰ وہ مراد لے رہا ہو لفظ میں اس کی گنجائش ہو۔ 2۔وہ دلیل یا قرینہ بیان کرے جس کی وجہ سے اس نے راجح معنیٰ چھوڑ کر مرجوح معنیٰ مراد لیا ہے'ورنہ وہ تاویل فاسد ہو گی بلکہ 'تحریف کے ضمن میں آئے گی۔ **نوٹ:** ابن کثیر رحمہ اللہ کے تفصیلی تحقیق کے مطابق قرآن میں تاویل دو معنوں میں آیا ہے: 1۔کسی چیز کی تہہ تک پہنچ جانا 2۔تفسیر یعنی وضاحت **تفسیر اور تاویل میں فرق:** متقدمین تو دونوں کو ایک ہی معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں لیکن متاخرین نے ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق کیا ہے، مثلا: امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : (الف) تفسیر عام ہے اور تاویل خاص ہے یعنی تفسیر کا لفظ عموما الفاظ کے لیے اور تاویل کا لفظ معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (ب) تفسیر کا عام طور استعمال "مفردات" میں ہوتا ہے اور تاویل کا اطلاق "جملوں" پر ہوتا ہے۔ • تفسیر اور تاویل میں کیا فرق ہے؟	
اسرائیلی روایات کا مطلب جو روایتیں اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ سے ہم تک پہنچی ہیں انہیں اسرائیلی روایات کہتے ہیں، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسرائیلیات کی تین قسمیں ہیں: (1) وہ روایات جن کی سچائی قرآن وسنت کے دوسرے دلائل سے ثابت ہو جیسے فرعون کا غرقاب ہونا، موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر تشریف لے جانا وغیرہ، اس بارے میں حکم ہے کہ ان کی تصدیق کی جائے۔ (اور لازما بیان کیا جائے کیوں کہ قرآن مجید ہمیں مستغنی کرتا ہے ماسبق نازل کردہ کتابوں سے۔)	.38

ABM Workshops

(۲) وہ روایات جن کا جھوٹ ہونا قرآن وسنت کے دوسرے دلائل سے ثابت ہو جیسے اسرائیلی روایات میں ہے سلیمان علیہ السلام اپنی آخری عمر میں (معاذاللہ) مرتد ہو گئے تھے، اس بارے میں حکم ہے کہ ایسی اسرائیلی روایات کارد لازم ہے۔ (۳) اسرائیلی روایات کی تفصیلات جن کے بارے میں قرآن وسنت اور دوسرے شرعی دلائل تصدیق اور تکذیب کے معاملے میں خاموش ہوں تو ایسی اسرائیلی روایات کے بارے میں محمد ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا جائے، نہ ان کی تصدیق کی جائے اور نہ تکذیب، فرمان نبوی ﷺ ہے: لا تصدقوا أهلَ الكتابِ ولا تكذبوهم، وقولوا: (آمنا بالله وما أنزل إلينا وما أنزل إلى إبراهيم...). الآيةَ. (صحیح بخاری: 4485) نوٹ: عام لوگوں کے سامنے ان اسرائیلی روایات کو بیان نہ کیا جائے۔ کیوں کہ ان تفصیلات کا کوئی فائدہ ہوتا تو قرآن مجید میں اس کا ذکر کر دیا جاتا۔ واللہ اعلم	
قرآن مجید میں امثال کا فائدہ شیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: {ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے لوگوں کے لیے تمام مثالیں بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے} الکھف: 54۔ قرآن کریم کی ان اور ایسی ہی دوسری مثالوں میں عبرت اور وعظ و نصیحت اور ڈانٹ سے بھری عظیم مثالیں ہیں اس کے ساتھ حق کا التباس نہیں ہو سکتا، لیکن ان مثالوں کے معانی اہل علم ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس فرمان میں ذکر کیا ہے: {ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرما رہے ہیں، انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں} سورۃ العنکبوت: 43 اور مثالیں بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے اس فرمان میں فرمایا ہے: {اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں} سورۃ الحشر: 21 اور اللہ تعالی نے دوسرے مقام پر یہ بیان کیا ہے کہ مثالوں کے ساتھ حق کی وضاحت کی جاتی ہے تاکہ اس سے کچھ لوگ ہدایت اختیار کر لیں اور کچھ لوگ اس سے گمراہ ہو جاتے ہیں، جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: {یقینا اللہ تعالی کسی مثال کے بیان کرنے سے شرماتا نہیں، خواہ وہ مثال مچھر کی یا اس سے بھی ہلکی چیز کی ہو، ایمان والے تو اسے اپنے رب کی جانب سے صحیح سمجھتے ہیں، اور کفار کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ تعالی نے کیا مراد لی ہے؟، اس کے ذریعے بیشتر کو گمراہ کرتا اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر چلاتا ہے، اور گمراہ تو صرف فاسقوں کو کرتا ہے} سورۃ البقرۃ: 26	.39

ABM Workshops

	اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ جو لوگ اس کو تسلیم کرتے ہیں وہ ہی عقل منداور عالم ہیں، جنھوں نے ان مثالوں کے معانی سمجھے اوران میں جو حق بیان ہوا ہے اس سے مستفید ہوئے، اور جنھوں نے ان مثالوں کو تسلیم نہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں جو ان کو سمجھے ہی نہیں، اور نہ ہی انہیں اس کا علم ہوا کہ ان مثالوں میں کن حقائق کی وضاحت کی گئی ہے۔ توپہلا فریق وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ {اس کے ذریعے اکثر کوراہ راست پر چلاتا ہے}۔ اور دوسرا فریق وہ ہے جس کے بارہ میں اللہ تبارک وتعالی کا فرمان یہ ہے {اور گمراہ توصرف فاسقوں کو ہی کرتا ہے}۔ • قرآن میں مثالیں کیوں بیان کی گئی ہیں اور اسکی حکمتیں کیاہیں؟ • اللہ تعالیٰ نے کس نسل کی اور کس قوم کی مثالیں قرآن میں ذکر کی ہیں تحقیقی جواب دیں؟
.40	**قرآن کریم میں مذکورہ قصوں کے فوائد** 1. اپنے نبی محمد ﷺ کو قوم کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر تسلی دینااور صبر دلانا۔ 2. جو حادثات وواقعات ہو چکے ہیں ان سے درس عبرت حاصل کرنا۔ 3. توحید کا اثبات اور انبیاء سابقین کی تصدیق۔ 4. آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے دلوں کو قرار پہنچانا۔
.41	• ایک ہی واقعے کو قرآن کریم میں مختلف مقامات پر دہرائے جانے کی حکمتیں کیاہیں؟ (1) قرآن کی بلاغت بیان کرنا مقصود ہے۔ (2) ایک ہی معنی ومفہوم کو مختلف صورتوں میں لا کر قرآن کے اعجاز کو بیان کرنا ہے اور یہ دلیل ہے کہ قرآن منتہی درجہ کا اعجاز ہے۔ (3)لوگوں کے دل ودماغ میں نقش ہو جائے۔
.42	• قرآن مجید میں حروف مقطعات کا مطلب کیا ہے؟ حروف مقطعات معلوم ہیں، ان کی کیفیت اور تفصیلات نامعلوم ہیں۔(محمد عمر باز مول) اور بعض علماء کرام نے ان حروف کی حکمت تلاش کرتے ہوئے کہا ہے کہ: واللہ اعلم، یہ حروف ان سورتوں کے شروع میں ذکر کیے گئے ہیں جن میں اعجاز قرآن کا بیان ہے، اور مخلوق اس جیسا کلام پیش کرنے سے قاصر ہیں، اور وہ اس لیے کہ یہ حروف ان ہی حروف سے بنے ہیں جن حروف کے ساتھ وہ مخاطب ہوتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی قول کی طرف داری کی ہے اور ابوالحجاج المزی رحمہ اللہ تعالی نے اس قول پسند کیا ہے۔

ABM Workshops

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ج4 / ص144)

43. **اسباب نزول**

(یہ علم ضروری ہے۔ حالات وقت نزول کو سامنے رکھ کر قرآن سمجھنے سے بہت سارے شبہات کا ازالہ ہوتا ہے اور مشنریس کے کئی سوال کے جواب مل جاتے ہیں)

قرآن کریم کی آیتیں دو قسم کی ہیں، ایک تو وہ آیتیں ہیں جو اللہ تعالی نے از خود نازل فرمائیں، کوئی خاص واقعہ یا کسی کا کوئی سوال وغیرہ ان کے نزول کا سبب نہیں بنا، دوسری آیات ایسی ہیں کہ جن کا نزول کسی خاص واقعہ کی وجہ سے یا کسی کے سوال کے جواب میں ہوا، جسے ان آیتوں کا پس منظر کہنا چاہیے، یہ پس منظر مفسرین کی اصطلاح میں "سبب نزول" یا شان نزول کہلاتا ہے۔

مثلا سورۃ الاخلاص کے شان نزول کے بارے میں آتا ہے کہ جب مشرکین مکہ نے آپ ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ بتاؤ تمہارا رب کیسا ہے؟ اس کے جواب میں سورۃ الاخلاص کا نزول ہوا۔

نوٹ: بعض کتابوں میں اسباب نزول سے مراد مخصوص حالات پر آیات کا انطباق مراد لیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ متقدمین کی کتابوں میں ایک ہی آیت پر کئی اسباب نزول کا لفظ ملتا ہے، اس کی توجیہ میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ حقیقت میں یہ آیت کا سبب نزول نہیں بلکہ آیت کا استنباط اور انطباق مراد ہے، جس کو توسیعی مفہوم میں سبب نزول کہا گیا۔ بعض اوقات اسباب نزول کے اختلاف کی وجہ ضعیف اور صحیح احادیث ہیں۔ بہر حال مندرجہ ذیل کتابوں کی مدد سے اسباب نزول کے باب میں احتیاط برتتے ہوئے مستفید ہوں۔

اسباب النزول پر چند مفید کتابیں

- العجاب - ابن حجر (مارکٹ میں مع التخریج موجود ہے)
- لباب النقول فی اسباب النزول - مقبل بن ہادی
- الجامع فی اسباب النزول - ابراہیم علی
- اسباب النزول - الواحدی (تخریج کے ساتھ مکتبہ شاملہ میں موجود ہے)

44. **قرآن مجید کی نئے نظریات کے ساتھ تفسیر کا حکم**

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

علمی نظریات کے ساتھ قرآن کی تفسیر کرنے میں خطرہ پایا جاتا ہے، وہ اس طرح کہ جب ہم ان نظریات سے تفسیر کریں تو پھر ان کے خلاف دوسرے نظریات آجائیں تو دشمنان اسلام کی نظروں میں یہ ہوگا کہ قرآن مجید صحیح نہیں رہا، لیکن مسلمانوں کی

ABM Workshops

نظر میں تو یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں جس نے اس کی تفسیر کی ہے اس سے خطا کا تصور کیا جاسکتا ہے، لیکن دشمنان اسلام اس کے خلاف داؤ لگانے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

لہذا آپ اس سے بہت ہی زیادہ بچ کر رہیں کہ ان علمی امور سے تفسیر کریں اور ہمیں یہ معاملہ حقیقت حال پر چھوڑ دینا چاہیے، اور اگر یہ فی الواقع ثابت ہو جائے تو ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی کہ ہم یہ کہیں کہ اسے قرآن مجید نے ثابت کیا ہے۔

قرآن مجید تو عبادت اور غور و فکر اور عقل اور تدبر کے لیے نازل ہوا ہے، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

{یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیات پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں} سورۃ ص:29۔

اور یہ ان امور کی طرح نہیں جو تجربات سے حاصل ہوں اور لوگ اسے معلومات کے ذریعے حاصل کر لیتے ہیں، پھر ہو سکتا ہے کہ اس پر قرآن کریم کو لاگو کرنے میں عظیم خطرہ پیدا ہو جائے، اس کی مثال یہ دے سکتے ہیں کہ مثلا اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

{اے انسانوں اور جنوں کی جماعت! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکلنے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! غلبہ اور طاقت کے بغیر تم بھاگ نہیں سکتے} سورۃ الرحمن:33۔

جب انسان چاند پر جا پہنچا تو بعض لوگوں نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اسے اس واقعہ پر فٹ کر دیا اور کہا کہ: اس آیت میں سلطان سے مراد علم ہے، اور وہ اپنے علم کی بنا پر زمین کے کناروں سے باہر جانکلے اور جاذبیت سے تجاوز کر لیا ہے، تو یہ بہت بڑی غلطی ہے اور تو یہ جائز ہی نہیں کہ اس معنی میں قرآن مجید کی تفسیر کی جائے۔

تو یہ اس کا متقاضی ہے کہ آپ نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالی نے یہ چاہا اور یہ شہادت بہت ہی بڑی شہادت ہے جس کے بارے میں تجھ سے سوال ہو گا۔

اور جو بھی اس آیت پر غور و فکر اور تدبر کرے گا تو اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ تفسیر باطل ہے اور صحیح نہیں اس لیے کہ یہ آیت اللہ تعالی کے اس فرمان {زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی، پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟} سورۃ الرحمن:26 - 28۔

تو ہم ان لوگوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ لوگ آسمان کے کناروں سے باہر نکل گئے ہیں؟۔

تو جواب نہیں میں ہو گا اور اللہ تعالی تو فرما رہا ہے :

{{اے انسانوں اور جنوں کی جماعت! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکلنے کی طاقت ہے}۔

.45 **قرآن مجید کی بعض اردو تفاسیر جو فی الحال مارکٹ میں دستیاب ہیں**

	1. ترجمان القرآن- مولانا ابو الکلام آزاد 2. تفسیر ابن کثیر- امام ابن کثیر رحمہ اللہ 3. المصباح المنیر في تھذیب تفسیر ابن کثیر -زیر نگرانی مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اور حافظ عبد المتین راشد 4. تفسیر احسن البیان-حافظ صلاح الدین یوسف 5. تفسیر احسن الکلام-ڈاکٹر محمد امین 6. اصدق البیان- مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ 7. "تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان"- مفسر القرآن علامہ نواب صدیق حسن خاں 8. تفسیر قرطبی-امام قرطبی 9. تیسیر القرآن مع حاشیہ-مولانا عبد الرحمن کیلانی 10. تیسیر الرحمن لبیان القرآن-ڈاکٹر محمد لقمان سلفی 11. تفسیر السعدی-علامہ عبد الرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ
46.	**سبعۃ احرف** قرآن مجید سبعۃ احرف میں نازل ہوا، یعنی حروف سبعہ سے وجوہ سبعہ مراد ہیں۔ وہ سات طریقے جو لفظی طور پر مختلف ہیں اور معنی میں متفق، اور اگر ان کے معانی میں اختلاف بھی ہے تو یہ اختلاف تنوع ہے نہ کہ اختلاف تعارض اور تضاد۔ جو امت کے لیے آسانی پیدا کرنے کے لیے اس کی اجازت دی گئی ہے۔(صحیح بخاری:2419) بہر کیف اگر قرآن کریم کے ایک لفظ کو مختلف و متنوع طریقوں سے ادا کیا جائے تو وہ طور طریقے سات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور وہ حسب ذیل ہیں: 1. وجوہ اعراب میں تبدیلی، خواہ معنی و مفہوم میں تبدیلی پیدا ہو یا نہ ہو۔ معنی میں تبدیلی ہونے کی مثال یہ آیت ہے: فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ -اس کو یوں بھی پڑھا جاتا ہے- فَتُلُقّى آدَمَ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٌ. (سورة البقرة:37) معنی میں تبدیلی پیدا نہ ہونے کی مثال یہ ہے: وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ -اس کو یوں بھی پڑھا جاتا ہے- وَلَا يُضَارُّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ 2. اختلاف فی الحروف **يعلمون – تعلمون، الصراط – السراط**

ABM Workshops

3. اسموں کے مفرد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں رونما ہونے والا اختلاف

لِأَمَانَاتِهِمْ – لِأَمَانَتِهِمْ

4. ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ رکھا جائے اور وہ دونوں مترادف استعمال ہوئے ہوں۔ دونوں میں فرق یہ ہو کہ ان میں سے ایک کسی قبیلہ میں رائج ہو اور دوسرا نہ ہو۔

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ – كَالصُّوفِ الْمَنْفُوشِ

5. الفاظ کی تقدیم و تاخیر

فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ – فَيُقْتَلُونَ وَيَقْتُلُونَ (سورة التوبة: 111)

6. حروف جارہ و عاطفہ کو کبھی حذف کیا جائے اور کبھی باقی رکھا جائے۔

جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ – جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (سورۃالتوبۃ:100)

7. لہجوں کی تبدیلی

یہ اختلاف زیادہ تر فتح امالہ، ترقیق و تفخیم، ہمزہ، تسہیل، حروف مضارع کو کسرہ دینے، بعض حروف کو تبدیل کرنے، میم کے اشباع اور بعض حرکات کے اشمام سے پیدا ہوتا ہے۔

بلٰی – اسے کسرہ کی طرف امالہ کرکے پڑھا گیا ہے۔

[مناہل العرفان فی علوم القرآن کے مؤلف محمد عبد الرحیم زرقانی نے حروف سبعہ کی یہ مذکورہ تشریح نقل کی اور تصدیق فرمائی ہے، ابن الجزری کی "النشر فی القراءت" کو بنیاد بناکر اور ابن الجزری نے کئی اقوال میں سے اس تشریح کو ترجیح دیتے ہوئے بتایا کہ یہی تشریح امام بن قتیبہ اور امام ابوالفضل رازی کی ہے، اور یہی تشریح امام مالک رحمہ اللہ سے بھی ملتی ہے۔]

- سبعہ احرف سے مراد کیا ہے اور وہ کہاں کہاں موجود ہیں؟

47. **سات مشہور قراء، جن کے نام سے قرائتیں مشہور ہیں:**

(1) ابن عامر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 118 ہجری

(2) ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفی 120 ہجری

(3) عاصم بن ابی النجود الکوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 127 ہجری

(4) ابو عمر بن العلاء البصری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 154 ہجری

(5) حمزہ بن حبیب الزیات الکوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 156 ہجری

(6) نافع المدنی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 169 ہجری

ABM Workshops

	(7) الکسائی ابو الحسن علی بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 189 ہجری۔
.48	**قرآن فہمی کے آٹھ مراحل**

پہلا مرحلہ: ان نصوص پر اکتفا کیا جائے جو رسول اللہ سے ثابت ہوں، پھر آپ کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور پھر تابعین رحمھم اللہ کے آثار پر۔

دوسرا مرحلہ: ان کلمات کے لغوی معنی کا علم حاصل کرنا جو قرآن کی آیات میں آئے ہو اور ان کا مقارنہ سلف کے اقوال سے کرنا اور معنی کے عمومی وبلاغی پہلو پر توجہ دینا جائز حدود میں۔

تیسرا مرحلہ: کلمات کے درمیان پائے جانے والے صلات کی دلالت کی معرفت۔

چوتھا مرحلہ: جملہ کی ترکیب کی دلالت اور اس کے متعلقات کی معرفت۔

پانچواں مرحلہ: سیاق وسباق کی دلالت کا فہم۔

چھٹا مرحلہ: مقاصد سور اور ان کے متعلقات کا فہم

ساتواں مرحلہ: ان سب آیتوں کو یکجا کرنا جو ایک ہی موضوع سے متعلق ہوں۔

آٹھواں مرحلہ: بوقتِ تفسیر جملہ ائمہ تفسیر کے اقوال کو مد نظر رکھتے ہوئے استشہاد کیا جانا چاہیے۔

{المراحل الثمان لطالب فهم القرآن: عصام بن صالح العويد}

قرآن فہمی کے آٹھ مراحل کی کچھ تفصیل:

پہلا مرحلہ: ان نصوص پر اکتفا کیا جائے جو رسول اللہ سے ثابت ہوں، پھر آپ کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور پھر تابعین رحمھم اللہ کے آثار پر۔

رسول اللہ ﷺ سے وارد تفسیر قرآن کی قسمیں

1. وہ احادیث جن میں مختلف سورتوں اور آیتوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے
2. وہ احادیث جن میں اسباب نزول بیان کیا گیا
3. قرآن کے کسی خاص کلمہ یا جملہ سے متعلق رسول ﷺ کی تفسیر:
   a. تفسیر بیانی یا قولی۔(ظلم بمعنی شرک، سورۃ الانعام: 82)
   b. تفسیر عملی- **صلوا كما رأيتموني أصلي / الصيام/ الحج/ إقامة الحدود**
   c. تفسیر خلقی- **والتخلق بخلق القرآن** (فتح مکہ کے موقع پر صبر اور حلم کا مظاہرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق آپ ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے یعنی قرآن کی تفسیر تھے۔)

ABM Workshops

دوسرا مرحلہ: ان کلمات کے لغوی معنی کا علم حاصل کرنا جو قرآن کی آیات میں آئے ہوں اور ان کا مقارنہ سلف کے اقوال سے کرنا اور معنی کے عمومی وبلاغی پہلو پر توجہ دینا جائز حدود میں۔

دلالۃ الکلمۃ عمومی یا بلاغی اعتبار سے:

1۔ انتبذت بها مكانا قصيا

عمومی معنی: قوم سے دور ہو گئی

بلاغی معنی: اچھوت کی طرح دشواری کا سامنا کرنا پڑا

بلاغی معنی پر تدبر سے شدت تکلیف کا احساس ہوتا ہے

2۔ بلغت من الكبر عتيا

عمومی معنی۔ بوڑھا

بلاغی معنی۔ عتیا۔ یبوسا (جلد اور ہڈی میں خشکی آگئی) شدت بوڑھاپن کا احساس اجاگر ہوا۔

3۔ فأجاءها المخاض

عمومی معنی۔ لے آیا

بلاغی معنی۔ آنے کے لیے مجبور ہونا پڑا

4۔ انا ارسلنا الشيطن على الكفرين تؤزهم ازا

ازًّا میں شدت سے تغریر وتهییج مراد ہے

تیسرا مرحلہ: کلمات کے درمیان پائے جانے والے صلات کی دلالت کی معرفت۔

1۔ الذين هم عن صلوتهم ساهون

ابو العالیہ۔ نماز میں کتنی رکعت پڑھے یا نہ پڑھے مراد ہے، یہ سن کر حسن نے کہا۔ **فی صلوتهم ساهون** نہیں کہا گیا بلکہ **عن صلوتهم** معنی ہو گا **سهو عن الميقات** مراد ہے۔

2۔ بعث في الاميين

نبی ﷺ صرف امیوں کے لیے نہیں بلکہ امیوں میں بھیجے گئے ہیں، کیوں کہ للامیین نہیں کہا گیا۔ (الجواب الصحیح)

4۔ جميعا منه۔ روح منه

ABM Workshops

5. نور و کتاب مبین یھدی بہ

چوتھا مرحلہ: جملہ کی ترکیب کی دلالت اور اس کے متعلقات کی معرفت۔

معرفۃ دلالۃ الجملۃ

اسمیہ-دوام

فعلیہ-حرکت

تقدیم-اہمیت

1۔ایاك نعبد-تقدیم برائے حصر

2۔قل ان کان آباء کم -تقدیم برائے اہمیت

3۔ایاك نعبد و ایاك نستعین-تقدیم برائے بیان سبب

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم

4۔فاعلم انہ لا الہ الا اللہ -تقدیم برائے اہمیت وتنبیہ

5۔الرحمن علم القرآن -تقدیم برائے سبب

6۔انما اموالکم و اولاد کم-تقدیم برائے تحذیر

بعض مزید مثالیں تدبر کے لیے

نسوا حظا مما ذکروا بہ

ولکم فی القصاص حیاۃ

ھل من مزید

کلمتہ القاھا

پانچواں مرحلہ: سیاق وسباق کی دلالت کا فہم۔

مثال اول: وھو معکم این ما کنتم

قال الامام احمد لما سئل ان بعض الناس یقولون بھذہ الأیة المعیة الذاتیة فأجاب فھم یقرون أولھا ویرفضون آخرھا . فقال المراد بھا (المعیة العلمیة) یعلم ما في السموات والأرض.

ABM Workshops

امام احمد سے پوچھا گیا کہ لوگ اس آیت سے ذاتی معیت مراد لیتے ہیں تو جواب میں کہا کہ: وہ اقرار کرتے ہیں پہلی آیت اور رد کر دیتے ہیں آخری آیت، اور کہا کہ اس سے مراد تو علمی معیت ہے اور استدلال کیا: **یعلم ما فی السموات والأرض.**

مثال ثانی: سورۃ نازعات میں کفار قریش کے سوالات کے بعد موسی علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر یہ بتانے کے لیے ہے کہ کفار مکہ کا بھی انجام موسی علیہ السلام کی قوم کی طرح ہونے والا ہے، سیاق سے یہ پتا چلا۔

مثال ثالث: سورۃ الماعون، **منع الماعون من صفات الذین یکذبون بیوم الدین**۔ ماعون کا انکار دراصل وہ لوگ کرتے ہیں جن کا آخرت پر ایمان کمزور ہے اور وہ تکذیب میں مبتلا ہیں۔

چھٹا مرحلہ: مقاصد سور اور ان کے متعلقات کا فہم

مقاصد السور

عمومی طور پر ایک عام معنی جس کی خاطر سورہ کا نزول ہوا یا ایک خاص موضوع جس کے اطراف آیتیں گھومتی ہو۔

موضوع السورۃ یا مقصود السورۃ یا مقاصد السور کا یہی مطلب ہے۔ سلف میں اس نام کا وجود تو نہیں تھا جیسے بہت سارے علوم صحابہ میں متداول تھے لیکن ان کا کوئی خاص نام نہیں تھا۔ جیسے علم نحو، بلاغت، اصول فقہ، مصطلح الحدیث وغیرہ۔ البتہ یہ نام علمائے کرام کے استقراء اور تتبع کے نتیجے میں وجود میں آئے۔ رہا سورہ کا موضوع کا علم نہ متقدمین میں ملتا ہے نہ متاخرین میں۔ اس کے کچھ بنیادی اسباب ہیں۔

۱۔ سورے کے موضوع کا علم ایک طرح سے اللہ کی کتاب کی تفسیر میں جرأت ہے اسی لیے بعض علماء نے اس کا انکار کیا۔ کیوں کہ اس سے تکلف کی بو آتی ہے اور دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔

۲۔ بہت سارے مفسرین نے آیتوں اور کلمات کی وضاحت ہی کو کافی سمجھا ہے۔ جیسے اهل الرائے اور اهل الاثر کا طریقہ رہا ہے۔ البتہ آیتوں میں ربط پیدا کسی بھی متقدمین کے پاس نہیں ملتا۔

- یہی وجہ ہے کہ مفسرین کے اس سلسلے میں تین اقوال ہیں۔

۱۔ سورتوں اور آیتوں میں مطلقاً کوئی ربط نہیں پایا جاتا، یہ متاخرین کی جماعت کا قول ہے جیسے علامہ شوکانی رحمہ اللہ وغیرہ۔

فتح القدیر (1 / 71) میں علامہ شوکانی لکھتے ہیں: بہت سے مفسرین ایسے علم کی ترویج میں لگے ہوئے ہیں جس کا انہیں مکلف نہیں کیا گیا اور ایسے سمندر میں کود پڑے جس میں انہیں تیرنے کا مکلف ہی نہیں بنایا گیا۔ اور ایسے علم میں مصروف رہے جو انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ بلکہ وہ کتاب اللہ کے ان امور میں پڑ گئے جسے ممنوع کیا گیا۔ موجودہ قرآن مجید کی آیتوں کی ترتیب کے مطابق آیتوں اور سورہ میں مناسبت پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اس کے لیے انہوں نے ایسے تکلفات اور نامناسب الفاظ

ABM Workshops

کا استعمال کیا جو کسی طرح کے انصاف کا تقاضا نہیں کرتے ہیں۔ اور عربوں کی بلاغت سے میل نہیں کھاتا ہے چہ جائیکہ رب کے کلام سے میل کھائے۔ انہوں نے مستقل کتابیں تصنیف کیں بلکہ تالیف کا مقصد ہی بنالیا۔

۲ ۔ ہر آیت اور ہر سورے کا مستقل مقصد اور موضوع ہوتا ہے اور سیاق وسباق کی آیتوں میں مناسبت ہوتی ہے۔ یہ قول علامہ برہان الدین البقاعی التوفی ۸۸۵ کی کتاب "نظم الدرر في تناسب الآيات والسور" میں مذکور ہے اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن العربی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا اور کہا کہ انہوں نے اس عنوان پر ایک ضخیم کتاب ہی لکھ رکھی ہے۔

۳ ۔ عام طور پر ہر سورے کا ایک موضوع ہوتا ہے اور اسی طرح آیتوں کا بھی۔ اور عام طور پر ہر آیت کا تعلق سیاق وسباق سے ہوتا ہے لیکن ہر آیت اور ہر سورے میں یہ ضروری نہیں ہے اور اگر ہو بھی تو ہر سورہ اور آیت کے موضوع سے واقف ہونا مشکل ہے قابل عذر حد تک۔

تیسرا قول ہی راجح معلوم ہوتا ہے علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "البرھان" میں اسی کو ترجیح دی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، آپ کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ، علامہ رازی رحمہ اللہ اور طاہر بن عاشور نے اپنی کتاب "التحرير و التنوير" میں اسی کو ترجیح دی ہے۔

- اس موضوع پر بات کرنے والوں کو دو چیزوں کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔

ا ۔ آیتوں میں جو موضوع اور مقاصد نظر آئیں بلا تکلف وتصنع لکھیں برخلاف امام بقاعی رحمہ اللہ کے۔

۲ ۔ اس موضوع پر لکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ آیتوں اور سورتوں کے مقاصد بیان کرنے کے لیے اسلاف کے اقوال سے واقف رہے۔ علم بلاغت خصوصا علم المعانی والبیان سے بخوبی واقف رہے تاکہ کسی قسم کی لغزش سے محفوظ رہے۔

اس کے تیسرے قول کو ترجیح دینے کی وجہ یہ دو دلیلیں ہیں جو ذیل میں دی گئی ہیں:

1. ٹ ڈ ژ گ گ گ گ گ گ گ گ گ ں ں ژ ھود: ۱

2. ٹ ڈ ژ چ چ چ چ چ چ ڍ ڍ ڌ ڌ ڎ ڎ ڐ ڐ ژ النساء: ۸۲

یہ آیتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں واضح ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، یہ دراصل اللہ کے کتاب کے کمال کی تعریف ہے اور آیت کا سیاق وسباق جب تک مناسب نہیں رہے گا تعریف نہیں ہو سکتی۔ جب ایک سورت اجمالی طور پر ایک موضوع یا مقصد یا مقاصد کو گھیر لیتی ہے تو یہی اختلاف کے نہ پائے جانے کی علامت ہے۔

ساتواں مرحلہ: ان سب آیتوں کو یکجا کرنا جو ایک ہی موضوع سے متعلق ہوں۔ **(جمع ما يتعلق بالموضوع)**

ABM Workshops

مثال کے طور پر: 1۔ مراحل وجوب صوم، 2۔ مراحل تحریم شراب **آٹھواں مرحلہ:** بوقتِ تفسیر جملہ ائمہ تفسیر کے اقوال کو مدنظر رکھتے ہوئے استشہاد کیا جانا چاہیے۔ • قرآن فہمی کے مراحل کا خلاصہ پیش کریں؟	
○ قرآن سے دوری کے چند اسباب ذکر کریں؟ • والدین کی لاپرواہی • قرآن کو ایک مشکل کتاب سمجھ لیا گیا ہے • نظام تعلیم میں نقص • قرآن کریم کی عظمت، فضیلت اور فوائد و ثمرات سے ناواقفیت • گھروں میں ٹی وی وانٹرنیٹ کے استعمال کا رواج پا جانا	.49
• ہجر قرآن کی چند شکلیں بیان کریں؟ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ہجر قرآن کی چند شکلیں بیان کی ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے: (1) قرآن سننا چھوڑ دیا جائے۔ (2) قرآن پڑھنے اور اس پر ایمان رکھنے کے باوجود اس پر عمل نہ کیا جائے قرآن کے حلال و حرام کے پاس وقوف نہ کیا جائے۔ (3) دین کے اصول و فروع میں قرآن کے ذریعے فیصلہ کرنا چھوڑ دیا جائے اور نہ ہی اس کی طرف فیصلہ لے کر جایا جائے۔ (4) قرآن میں غور و فکر کرنا اور اسے سمجھنا چھوڑ دیا جائے۔ (5) قرآن کے ذریعے قلبی اور بدنی امراض کے لیے شفا حاصل کرنا چھوڑ دیا جائے۔ (الفوائد:102)	.50
• حقوق قرآن کیا کیا ہیں؟ **پہلا حق—ایمان و تعظیم** آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ (سورۃ البقرۃ – 285)	.51

ABM Workshops

رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اس کے رب کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے۔

دوسرا حق - تلاوت و ترتیل

وَرَتِّلِ الْقُرءانَ تَرتِيلًا .(سورة المزمل: 4)

"آپ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر، اطمینان کے ساتھ پڑھئے"

تیسرا حق - تذکر و تدبر

كِتٰبٌ أَنزَلنٰهُ إِلَيكَ مُبٰرَكٌ لِيَدَّبَّروا ءايٰتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الأَلبٰبِ- (سورة ص : 29)

ہم نے برکت والی کتاب اس لیے اُتاری ہے کہ اس سے عقل والے لوگ نصیحت حاصل کریں اور اس کی آیات میں تدبر اور غور وفکر کریں۔"

چوتھا حق - نفاذ کی کوشش حتی المقدور و حتی الامکان

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ- (سورة المائدة: 44)

جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں (استطاعت رکھ کر بھی) وہ عملی کفر میں مبتلا ہیں۔ (ابن عباس)

پانچواں حق - تبلیغ و تبیین

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ (سورة المائدة: 67)

اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی۔ (سورة المائدة: 67)

.52

تلاوت قرآن کے آداب

1. حدث سے پاک (باوضو) ہو کر تلاوت کرے، خواہ یہ حدث چھوٹا ہو یا بڑا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: لا يمسه إلا المطهرون. (سورة الواقعة: 79)، "اسے بس پاک (فرشتے) ہی ہاتھ لگاتے ہیں "(بعض علماء کے پاس وضو مستحب ہے واجب نہیں قرآن کو چھونے میں)
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے أعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھ لے۔ اگر سورت کی ابتدا سے شروع کرے تو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر شروع کرے۔ سوائے سورۂ توبہ کے۔
3. تدبر و تذکر، فہم و تذکیر اور دعوت و اصلاح کی غرض سے تلاوت کی جائے۔
4. رحمت کی آیت کے وقت اللہ تعالی سے رحمت طلب کرے، عذاب کی آیت کے وقت پناہ مانگے، تسبیح کی آیت کے وقت تسبیح کرے اور جب سجدے کی آیت گزرے تو سجدہ کرے۔

ABM Workshops

5. قرآن کو تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھے (پر تجوید میں غلو سے بچے)

6. بے فائدہ باتوں کے لیے قراءت منقطع نہ کرے۔

7. ہمیشہ تلاوت کے معمول سے قرآن کی محافظت کرے تاکہ اسے بھول جانے کا عارضہ پیش نہ آئے۔ حدیث میں آتا ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور جب قرآن کو یاد کرنے والا کمربستہ ہو کر دن رات اسے پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھول جاتا ہے" (صحیح مسلم:789)

8. جس قدر ممکن ہو قرآن کو اچھی آواز سے پڑھے۔ اللہ کا فرمان ہے: **ورتل القرآن ترتیلا** (سورۃ المزمل:4)، "اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھا کر۔ اور حدیث میں بھی آیا ہے: **زينوا القرآن بأصواتكم**۔ "قرآن کو اپنی آواز سے مزین کرو" (سنن ابی داؤد:1468، صحیح)

9. قرآن کی قراءت سنتے وقت خاموش رہنا واجب ہے کیوں کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: **وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون** (سورۃ الأعراف: 204) "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے (کان لگا کر) سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کی جائے"

10. مصحف (قرآن) کا احترام کرے، اسے زمین پر رکھے نہ اس کے اوپر کوئی چیز رکھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ** (سورۃ عبس: 14،13)، "(وہ) قابل احترام صحیفوں میں (محفوظ) ہے۔ جو بلند و بالا اور پاکیزہ ہیں"

تلاوت قرآن سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں:

1. تلاوت قرآن کے لیے قبلہ رخ ہونا
2. تلاوت قرآن مجید سے پہلے مسواک کرنا۔
3. ختم قرآن مجید کے دن روزہ رکھنا۔
4. قرآن مجید کی تلاوت کے بعد تلاوت شدہ قرآن کسی زندہ یا مردہ آدمی کو بخشنا۔
5. فوت شدہ آدمی کے لیے اکٹھے ہو کر تلاوت کرنا اور اسے ثواب پہنچانا۔
6. میت اٹھانے سے پہلے راہ داری کے لیے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔
7. ختم قرآن پر مخصوص دعا مانگنا۔
8. ہر روز خاص مقصد سے سورۃ یس کی تلاوت کرنا یا موتٰی کے پاس سورۃ یس پڑھنا۔

ABM Workshops

.53	○ بچوں میں قرآن سے شغف پیدا کرنے کے ذرائع کیا ہیں؟ • ایام حمل میں قرآن کریم کی سماعت • ایام رضاعت میں سماعت قرآن اور تلاوت • بچے کے سامنے تلاوت قرآن • قرآن مجید سب سے قیمتی اور خوبصورت ہدیہ • قرآن کریم میں بیان کیے گئے قصے • ابتدائی سالوں میں قرآن کریم کے ذریعے تعلیم دینا • عمر کے لحاظ سے قرآنی کلمات کی تلاش کا کام • ہر وقت قرآن کریم کا نسخہ ساتھ رکھنے پر آمادہ کرنا • حفظ قرآن کے لیے موجودہ جدید ذرائع کا استعمال • بچوں کو اپنی قرات ریکارڈ کرانے کی ترغیب • بچوں سے تلاوت اور قرآنی قصوں کو بغور سننا • گھر میں ایک دوسرے کی امامت پر ہمت افزائی کرنا • مسجد کے حلقے میں شرکت • آسان لغتوں میں قرآن کے الفاظ کے معانی تلاش کرنے پر ہمت افزائی کرنا • بچوں کو تفسیر کی آسان کتابوں کے مطالعے کی ترغیب • علم کی محفلیں بچوں کے لیے قرآن کریم کی طرف راہیں ہموار کرتی ہیں • بچے کے سامنے میں قرآنی اصطلاحات کو بارہا دہرانا
.54	• قرآن کیسے حفظ کیا جائے؟ قرآن مجید حفظ کرنا ایک مقدس عمل ہے اسی لیے علمائے کرام نے حفظ قرآن کے لیے چند اصول وضوابط بیان کئے ہیں، اگر حفظ قرآن کا طالب ان اصول وضوابط کو اپنالے تو وہ باذن اللہ حافظ قرآن اور حامل قرآن کے لقب سے ملقب ہو سکتا ہے۔یہ اصول وضوابط حقیقت میں ان چند کبار حفاظ کے تجربوں کا خلاصہ ہے جسے آپ کے سامنے ذیل کے سطور میں رکھا جارہا ہے:

ABM Workshops

(1) قرآن حفظ کرنے سے پہلے اپنی نیت خالص اللہ کے لیے کیجئے کہ حفظ قرآن سے میرا مالک ومولی خوش ہو جائے، کیوں کہ جس نے ریاکاری اور شہرت کے لیے قرآن حفظ کیا وہ گنہگار ہے، ایسے شخص کو سخت عذاب کی دھمکی سنائی گئی ہے اور ایسا شخص اجر وثواب سے محروم رہے گا۔(صحیح مسلم:1905)

(2) حفظ قرآن سے پہلے اپنا عزم پختہ کیجئے۔ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّـهِ. (سورۃ آل عمران:159)

(3) گناہ اور معصیت کے کاموں سے مکمل اجتناب کیجئے، اس سے اللہ کی تائید ونصرت شامل حال رہے گی۔

(4) حفظ قرآن کے لیے ایک ہی طباعت والا مصحف (قرآن کریم) استعمال کیا جائے تاکہ حفظ کرنے والے کے ذہن میں پورا نقشہ محفوظ رہے۔

(5) حفظ کے لیے ایسے استاد کا انتخاب کیا جائے جو ماہر اور تجربہ کار ہو۔

(6) حفظ قرآن کے لیے اوقات مقرر کر لیے جائیں پھر ان اوقات میں حفظ قرآن کا اہتمام کیا جائے، حفظ قرآن کے لیے فجر سے پہلے کا وقت یا فجر کے فوراً بعد کا وقت اختیار کیا جائے کیوں کہ یہ وقت حفظ قرآن کے لیے انتہائی مناسب ہے اس لیے کہ اس وقت سکون کا سماں رہتا ہے۔ اور فرشتوں کی حاضری کا وقت بھی رہتا ہے۔

(7) حفظ قرآن کے لیے ضروری ہے کہ اپنی قرات اور حروف کے مخارج درست کئے جائیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کسی قاری قرآن کا ریکارڈ شدہ قرات سننے کا اہتمام کیا جائے یا کسی قاری قرآن یا ماہر حافظ سے براہ راست استفادہ کیا جائے، خود نبی ﷺ زبان کے معاملے میں تمام عرب سے زیادہ فصیح تھے پھر بھی جبرئیل امین علیہ السلام سے براہ راست سیکھتے اور اپنے صحابہ کو سکھاتے تھے۔

(8) حفظ قرآن کے لیے ضروری ہے کہ طالب علموں کا انعام کا جائز لالچ دیا جائے کہ جو طالب علم جتنا جلدی حفظ کرے گا اسے اتنا انعام ملے گا۔

(9) حفظ کے لیے طالب علموں پر تشدد نہ کیا جائے۔

(10) عمر کے ابتدائی مرحلے میں قرآن حفظ کیا جائے جس کے لیے مناسب وقت سات سال سے پندرہ سال ہے کیوں کہ اس عمر میں سہولت وآسانی کے ساتھ معلومات ومحفوظات کو ذہن قبول کرلیتا ہے، اس لیے اکثر صحابہ جو قاری قرآن مشہور ہوئے انہوں نے اپنے بچپن میں قرآن حفظ کر لیا تھا جیسے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں قرآن حفظ کر لیا تھا، وہ خود فرماتے ہیں کی رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں قرآن حفظ کر چکا تھا۔

ABM Workshops

(11) حسب استطاعت روزانہ سبق لیا جائے اور استاد کو سنایا جائے پختہ یاد نہ رہنے کی صورت میں وہی سبق پھر دوبارہ یاد کیا جائے۔

(12) حفظ شدہ سورتیں یا آیات بار بار دہرائی جائیں، ایسا کرنے سے اچھی طرح حفظ ہو جائے گا۔

(13) قرآن حفظ کر لینے کے بعد روزانہ ایک پارہ یا آدھا پارہ سنایا جائے تا کہ قرآن بھول نہ سکے۔

(14) آیات کا معنی و مفہوم سمجھنے سے حفظ کرنا آسان ہو جاتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ قران حفظ کرنے والا ان آیات کا ترجمہ و تفسیر پڑھے جن کو وہ یاد کرنا چاہتا ہے۔

(15) ہمیشہ اچھے حافظ قرآن کو قرآن سنایا جائے، ایسا کرنے سے حفظ مضبوط رہے گا۔

.55

• قرآن کریم کے کسی حکم کو ناپسند کرنے یا کسی آیت کا مذاق اڑانے کی سزا کیا ہے؟

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ . ﴿سورۃ البقرۃ:85﴾

کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے، اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ. (سورۃ محمد:9)

یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ. لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ . ﴿سورۃ التوبۃ: 66-65﴾

اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یوں ہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے ۔

.56

• قرآن کریم سے روگردانی کی سزا

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾

ABM Workshops

اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔﴿سورۃ طٰہٰ:124-125﴾	
قرآن کریم روز قیامت باعمل انسان کے حق میں گواہی دے گا اور اس کی شفاعت کرے گا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: القرآن حجة لک او علیک (روز قیامت) قرآن تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔(صحیح مسلم:223)	.57
قرآن کی فریاد طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں جزدان حریر وریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خشبو میں بسایا جاتا ہوں جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں جب قول وقسم لینے کے لیے تکرار کی نوبت آتی ہے پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتوں میں اٹھایا جاتا ہوں دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہے کہ نم ہوتی ہی نہیں کہنے کو میں اک اک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے اک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رلایا جاتا ہوں یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں کس بزم میں مجھ کو بار نہیں، کس بزم میں میری دھوم نہیں پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں (ماہر القادری)	.58

ABM Workshops

.59 **رموز اوقاف (punctuation)**

o — یہ آیت کی علامت ہے اسے وقف تام بھی کہتے ہیں۔اس پر ٹھہرنا چاہیے۔

م — یہ وقف لازم کی علامت ہے، اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔

ط — یہ وقف مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے لیکن یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں بات پوری نہیں ہوتی۔ ابھی کہنے والا کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج — یہ وقف جائز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر ہے اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز — یہ وقف جائز مجوز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص — یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو اجازت ہے۔

صلے — یہ الوصل اولی کا اختصار ہے۔ یہ الوصل اولی کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق — یہ قیل علیہ الوقف کا مخفف ہے، یہاں ٹھہرنا دونوں جائز ہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

صل — یہ قید یوصل کا مخفف ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا دونوں دونوں جائز ہیں، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے

قف — یہ لفظ قف ہے۔ جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ یہ علامت وہاں آتی ہے جہاں پڑھنے والا ملا کر پڑھنا چاہتا ہے۔ یہاں ٹھہرنا چاہیے۔

س یا سکتہ — یہ سکتے کی علامت ہے۔ یہاں اس طرح ٹھہرنا چاہیے کہ سانس ٹوٹنے نہ پائے۔

وقفہ — یہ لمبے سکتے کی علامت ہے، یہاں سکتے سے زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہیں توڑنا چاہیے، سکتے اور وقفے میں فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے

لا — لا کے معنی "نہیں" کے ہیں، یہ علامت کبھی آیت کے اوپر آتی ہے اور کبھی آیت کے درمیان میں آجاتی ہے۔ اگر آیت کے اوپر ہو تو چاہے ٹھہریں چاہے نہ ٹھہریں دونوں جائز ہیں۔ لیکن جہاں یہ علامت آیت کے درمیان میں اکیلی آجائے وہاں ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

.60 **تجوید کے بعض قواعد**

1. کھڑا زبر کھڑی زیر الٹا پیش کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائے گا۔(اٰمَنَ)
2. دو زبر دو زیر دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔
3. غنہ ناک میں آواز چھپانے کا نام ہے۔

ABM Workshops

4. حروف مدہ تین ہیں: (ا۔و۔ی)۔ اگر الف سے پہلے زبر ہو، واو ساکنہ سے پہلے پیش ہو اور یاء ساکنہ سے پہلے زیر ہو تو یہ حروف ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں۔(تَابَ)

5. ایک الف سے زائد کھینچ کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں۔

6. حروف مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو مدّ متصل (مد واجب یا اہم) ہو گا۔(جَآءَ)

7. حروف مدّہ کے بعد اگر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مدّ منفصل (مد جائز) ہو گا۔(لَآ اِلٰہَ)

8. حروف مدّہ کے بعد والے حرف پر اگر جزم یا تشدید ہو تو مدِّ لازم ہو گا۔(حَآجُّوْکَ)

9. حروف حلقی چھ ہیں۔(اَ۔ھ۔ع۔ح۔غ۔خ)۔ ان سے پہلے غنہ نہیں ہوتا۔ ان کو حروف اظہار بھی کہتے ہیں۔

10. حروف قلقلہ پانچ ہیں۔(ق۔ط۔ب۔ج۔د) ان حروف کو (قطب جد) بھی کہتے ہیں۔ اور ان کو وضاحت سے پڑھتے ہیں۔

11. راء چار صورتوں میں موٹا پڑھا جاتا ہے۔ راء کے اوپر زبر، پیش یا راء درمیان میں یا آخر میں ہو تو موٹا پڑھا جائے گا۔ (رَبَّنَا)

12. راء دو صورتوں میں باریک پڑھا جاتا ہے، راء کے نیچے زیر ہو، راء شروع میں ہو اور اس کے اوپر کوئی بھی حرکت ہو تو باریک پڑھا جائے گا۔(رِجَالٌ)

13. جب کسی جملے پر وقف کرنا ہو۔ تو سب سے آخری حرف اگر ساکن نہ ہو تو ساکن کر دیں۔ آواز اور سانس دونوں کو ختم کر دیں۔ گول ۃ (تاءِ مربوطہ) پر جب وقف کریں گے تو وہاں ھ پڑھی جائے گی۔ زبر کی تنوین پر جب وقف ہو گا تو وہاں الف پڑھا جائے گا۔ بشرطیکہ ۃ گول نہ ہو۔

14. تشدید والے حرف کو مشدد کہتے ہیں۔

15. تشدید والے حرف کو دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ پہلی مرتبہ پہلے حرف سے ملا کر اور دوسری مرتبہ خود۔

16. تشدید والے حرف سے پہلے جزم والے حرف کو اکثر چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے (مِنْ رَّبِّكَ)

17. حروف یرملون چھ ہیں۔(ی۔ر۔م۔ل۔و۔ن) ادغام بغنہ یعنی ینمو (ی۔ن۔م۔و) ان کا غنہ ہو گا، اور (ر۔ل) بالکل غنہ نہیں ہوں گے۔

ABM Workshops

	.18 اگر نون ساکن و تنوین کے بعد اگلے کلمہ میں حروف یرملون میں سے کوئی حرف ہو توان چار حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہو گا۔اور (ر۔ل) بالکل غنہ نہیں ہوں گے۔ اگر لفظ اللہ کے (ل) سے پہلے زیر ہو تو (ل) یعنی اللہ باریک ہو گا۔ جیسے (للہ) اور اگر (ل) سے پہلے زبر یا پیش ہو تو (ل) یعنی (عبدَاللہ) یا (نصرُاللہ) موٹا پڑھا جائے گا۔
.61	• قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے .1 تقریری حدیث: اس موجودہ ترتیب پر نبی ﷺ کا انکار کہیں نہیں پایا گیا۔ .2 آپ ﷺ نے جبرئیل امین کو دوبار قرآن سنایا جو اسی ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔ .3 حدیث میں جو سبع طوال وغیرہ کی اصطلاح آئی ہے اس سے حسین استنباط یہ ہوتا ہے کہ ترتیب پہلے ہی سے موجود تھی۔ .4 موجودہ مصحفی ترتیب پر شبہات پیش کرنے والی روایات ضعیف ہیں۔ .5 مصحف صدیقی اور مصحف عثمانی میں اسی ترتیب کا خیال رکھا گیا جو بین ثبوت ہے کہ یہ ترتیب توقیفی ہے۔ .6 امام مالک اور ابن عطیہ کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نبی ﷺ سے جس طرح سنتے تھے اسی طرح انہوں نے قرآن کو مرتب کیا۔ (البرھان فی علوم القرآن للزرکشی ج1، ص257اور285)
.62	**مفید قرآنی معلومات** (1) لکھے ہوئے قرآن مجید کو مصحف کہا جاتا ہے۔ (2) سیپارہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور یہ "سی" (تیس 30) اور پارہ (حصہ) کا مرکب ہے۔ (3) قرآن مجید میں تلاوت کے چودہ (14) سجدے ہیں جن پر اتفاق ہے۔ جب کہ پندرہ واں سجدہ اختلافی ہے۔ (4) قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت کا نام "سورۃ البقرۃ" ہے جس کے چالیس (40) رکوع اور دو سو چھیاسی (286) آیات ہیں۔ (5) قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت کا نام "سورۃ الکوثر" ہے اور اس کی صرف تین (3) آیات ہیں۔ (6) قرآن کی سب سے عظیم آیت "آیت الکرسی" ہے۔ (7) قرآن کی سب سے بڑی آیت سورۃ البقرۃ کی آیت دَین (آیت نمبر:282) ہے۔

ABM Workshops

(8) قرآن کی سب سے چھوٹی آیت "والضحی" ہے۔

(9) راجح قول کے مطابق بسم اللہ سورۂ فاتحہ میں شامل نہیں ہے۔(ابن کثیر)

(10) قرآن میں قرآن کا لفظ کل ستر (70) بار آیا ہے۔

(11) قرآن میں لفظ جلالہ کل 2697 دفعے آیا ہے۔

(12) قرآن میں صرف ایک صحابی "زید بن حارثہ" کا نام آیا ہے۔

(13) قرآن میں صرف ایک خاتون کا نام آیا ہے (مریم علیہا السلام) کا جو عیسی علیہ السلام کی والدہ تھیں۔

(14) قرآن کی سورۂ مجادلہ (سورہ نمبر:58) کی ہر ایک آیت میں کم سے کم ایک مرتبہ اللہ کا نام آیا ہے۔اس سورت میں کل 22 آیات ہیں جن مین کل 40 بار اللہ کا لفظ آیا ہے۔

(15) اردو زبان میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے صاحب زادے شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ نے کیا تھا۔یہ لفظی ترجمہ تھا جو آج بھی موجود ہے۔

(16) قرآن میں توحید کے بعد سب سے زیادہ جس حکم کی تاکید کی گئی ہے وہ نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

(17) قرآن مجید کی سورۂ رحمٰن میں آیت فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔31 دفعہ دہرائی گئی ہے۔

(18) قرآن کی سورۃ القمر میں آیت وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ۔4 دفعے دہرائی گئی۔

(19) سورۂ مرسلات کی آیت وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔10 مرتبہ آئی ہے۔

(20) قرآن مجید میں کل 25 پیغمبروں کے نام آئے ہیں۔

(21) قرآن مجید کا سب سے بڑا کلمہ (لفظ) فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ (سورۃ الحجر:22) ہے۔

(22) قرآن کریم ماہ رمضان کو شب قدر میں اتارا گیا۔(سورۃ البقرۃ: 185) (سورۃ القدر:1)

(23) قرآن کریم کی سب سے پہلی اترنی والی آیت (اقرأ باسم ربک الذی خلق) ہے۔(صحیح بخاری:3)

(24) قرآن کریم کی سب سے آخری آیت جو اتری ہے وہ ہے: وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ. (سورۃ البقرۃ: 281)

(25) نزول کے اعتبار سے سب سے پہلی سورت سورۂ علق کی چند آیات اور سب سے آخری سورت سورۂ نصر ہے۔

(26) ترتیب تلاوت کے لحاظ سے قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت سورۃ الفاتحہ اور سب سے آخری سورت سورۃ الناس ہے۔

(27) قرآن کریم مخلوق نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔جیسا کہ فرمان ہے: قرآن اللہ کا کلام ہے۔(سورۃ البقرۃ: 75)

ABM Workshops

(28) امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ مصحف کو سب سے پہلے نقطے اور اعراب لگانے کا حکم عبد الملک بن مروان نے دیا تو اس کے لیے حجاج بن یوسف آمادہ ہوا اور حسن بصری اور یحی بن یعمر کو حکم دیا اور ان دونوں نے یہ کام انجام دیا۔ یہ قول زیادہ معروف ہے لیکن ایک اور قول یہ ہے کہ سب سے پہلے ابو الاسود دولی رحمہ اللہ نے نقطے لگانے کا کام انجام دیا اور بعض نے کہا کہ کوفہ کے گورنر زیاد بن ابی سفیان نے ان سے یہ کام لیا۔

(29) سب سے پہلے ابو الاسود دولی نے حرکات لگائے اور بعض نے کہا کہ حجاج بن یوسف نے حرکات لگائے۔

(30) سب سے پہلے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔

(31) پورا قرآن مجید تئیس (23) برس میں نازل ہوا، ہجری تقویم کے اعتبار سے۔

.63

- پاروں کے نام

(1) الم	(2) سَيَقُولُ	(3) تِلْكَ الرُّسُلُ
(4) لَن تَنَالُوا	(5) وَالْمُحْصَنَاتُ	(6) لَّا يُحِبُّ اللَّهُ
(7) وَإِذَا سَمِعُوا	(8) وَلَوْ أَنَّنَا	(9) قَالَ الْمَلَأُ
(10) وَاعْلَمُوا أَنَّمَا	(11) يَعْتَذِرُونَ	(12) وَمَا مِن دَابَّةٍ
(13) وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي	(14) رُبَمَا	(15) سُبْحَانَ الَّذِي
(16) قَالَ أَلَمْ	(17) اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ	(18) قَدْ أَفْلَحَ
(19) وَقَالَ الَّذِينَ	(20) أَمَّنْ خَلَقَ	(21) اتْلُ مَا أُوحِيَ
(22) وَمَن يَقْنُتْ	(23) وَمَا لِيَ لَا	(24) فَمَنْ أَظْلَمُ
(25) إِلَيْهِ يُرَدُّ	(26) حم	(27) قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
(28) قَدْ سَمِعَ اللَّهُ	(29) تَبَارَكَ الَّذِي	(30) عَمَّ

.64

- سوروں کے نام

1. سورة الفاتحة	1.Suratul Faatihah
2. سورة البقرة	2.Suratul Baqarah
3. سورة آل عمران	3.Suratu Aal-e-Imraan
4. سورة النساء	4.Suratun Nisaa
5. سورة المائدة	5.Suratul Maidah

ABM Workshops

	6.Suratul An'aam	6. سورة الأنعام
	7.Suratul A'raaf	7. سورة الأعراف
	8.Suratul Anfaal	8. سورة الأنفال
	9.Suratut Taubah	9. سورة التوبة
	10.Suratu Yunus	10. سورة يونس
	11.Suratu Hood	11. سورة هود
	12.Suratu Yusuf	12. سورة يوسف
	13.Suratur Ra'd	13. سورة الرعد
	14.Suratu Ibraheem	14. سورة إبراهيم
	15.Suratul Hijr	15. سورة الحجر
	16.Suratun Nahl	16. سورة النحل
	17.Suratul Israa	17. سورة الإسراء
	18.Suratul Kahf	18. سورة الكهف
	19.Suratu Maryam	19. سورة مريم
	20.Suratu Taha	20. سورة طه
	21.Suratul Ambiyaa	21. سورة الأنبياء
	22.Suratul Hajj	22. سورة الحج
	23.Suratul Mu'minoon	23. سورة المؤمنون
	24.Suratun Noor	24. سورة النور
	25.Suratul Furqaan	25. سورة الفرقان
	26.Suratush Shu'araa	26. سورة الشعراء
	27.Suratun Naml	27. سورة النمل
	28.Suratul Qasas	28. سورة القصص
	29.Suratul Ankaboot	29. سورة العنكبوت
	30.Suratur Room	30. سورة الروم
	31.Suratu Luqmaan	31. سورة لقمان

ABM Workshops

32.Suratus Sajdah	32. سورة السجدة
33.Suratul Ahzaab	33. سورة الأحزاب
34.Suratu Saba	34. سورة سبأ
35.Suratul Faatir	35. سورة فاطر
36.Suratu Yaseen	36. سورة يس
37.Suratus Saaffaat	37. سورة الصافات
38.Suratu Saad	38. سورة ص
39.Suratuz Zumar	39. سورة الزمر
40.Suratu Ghaafir (Mu'min)	40. سورة غافر(المؤمن)
41.Suratu Fussilat (HaaMeem Sajdah)	41. سورة فصلت (حم سجدة)
42.Suratush Shura	42. سورة الشورى
43.Suratuz Zukhruf	43. سورة الزخرف
44.Suratud Dukhaan	44. سورة الدخان
45.Suratul Jaasiyah	45. سورة الجاثية
46.Suratul Ahqaaf	46. سورة الأحقاف
47.Suratu Muhammad	47. سورة محمد
48.Suratul Fath	48. سورة الفتح
49.Suratul Hujuraat	49. سورة الحجرات
50.Suratu Qaaf	50. سورة ق
51.Suratu Zaariyaat	51. سورة الذاريات
52.Suratut Toor	52. سورة الطور
53.Suratun Najm	53. سورة النجم
54.Suratul Qamar	54. سورة القمر
55.Suratur Rahmaan	55. سورة الرحمن
56.Suratul Waqi'ah	56. سورة الواقعة
57.Suratul Hadeed	57. سورة الحديد

ABM Workshops

58.Suratul Mujadalah	58. سورة المجادلة
59.Suratul Hashr	59. سورة الحشر
60.Suratul Mumtahinah	60. سورة الممتحنة
61.Suratus Saff	61. سورة الصف
62.Suratul Jumu'ah	62. سورة الجمعة
63.Suratul Munafiqoon	63. سورة المنافقون
64.Suratut Taghabun	64. سورة التغابن
65.Suratut Talaaq	65. سورة الطلاق
66.Suratut Tahreem	66. سورة التحريم
67.Suratul Mulk	67. سورة الملك
68.Suratul Qalam	68. سورة القلم
69.Suratul Haaqqah	69. سورة الحاقة
70.Suratul Ma'arij	70. سورة المعارج
71.Suratu Nuh	71. سورة نوح
72.Suratul Jinn	72. سورة الجن
73.Suratul Muzzammil	73. سورة المزمل
74.Suratul Muddassir	74. سورة المدثر
75.Suratul Qiyaamah	75. سورة القيامة
76.Suratul Insaan (Dahr)	76. سورة الإنسان (الدهر)
77.Suratul Mursalaat	77. سورة المرسلات
78.Suratun Naba	78. سورة النبأ
79.Suratun Nazi'aat	79. سورة النازعات
80.Suratu Abasa	80. سورة عبس
81.Suratut Takweer	81. سورة التكوير
82.Suratul Infitaar	82. سورة الإنفطار
83.Suratul Mutaffifeen	83. سورة المطففين

ABM Workshops

	84.Suratul Inshiqaaq	84. سورة الإنشقاق
	85.Suratul Burooj	85. سورة البروج
	86.Suratut Taariq	86. سورة الطارق
	87.Suratul A'la	87. سورة الأعلى
	88.Suratul Gaashyah	88. سورة الغاشية
	89.Suratul Fajr	89. سورة الفجر
	90.Suratul Balad	90. سورة البلد
	91.Suratush Shams	91. سورة الشمس
	92.Suratul Layl	92. سورة الليل
	93.Suratuz Zuha	93. سورة الضحى
	94.Suratul Inshiraah	94. سورة الشرح
	95.Suratut Teen	95. سورة التين
	96.Suratul Alaq	96. سورة العلق
	97.Suratul Qadr	97. سورة القدر
	98.Suratul Bayyinah	98. سورة البينة
	99.Suratuz Zalzalah (Zilzaal)	99. سورة الزلزلة (الزلزال)
	100.Suratul Aadiyaat	100. سورة العاديات
	101.Suratul Qaari'ah	101. سورة القارعة
	102.Suratut Takasur	102. سورة التكاثر
	103.Suratul Asr	103. سورة العصر
	104.Suratul Humazah	104. سورة الهمزة
	105.Suratul Feel	105. سورة الفيل
	106.Suratu Quraish	106. سورة قريش
	107.Suratul Maa'oon	107. سورة الماعون
	108.Suratul Kausar	108. سورة الكوثر
	109.Suratul Kaafiroon	109. سورة الكافرون

ABM Workshops

110.Suratun Nasr	110. سورة النصر	
111.Suratul Masad (Lahb)	111. سورة المسد (اللهب)	
112.Suratul Ikhlaas	112. سورة الإخلاص	
113.Suratul Falaq	113. سورة الفلق	
114.Suratun Naas	114. سورة الناس	

.65

- قرآن کے مضامین (علوم پنجگانہ) کیا ہیں؟

قرآن مجید میں انسان کی ہدایت کے لیے بہت سے مضامین بیان کیے گئے ہیں جن کو قرآنی علوم بھی کہا جاتا ہے۔ان علوم کی کل تعداد کا کسی کو صحیح علم نہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الفوز الکبیر میں لکھا ہے (یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے) کہ قرآن مجید کے تمام مضامین کی کل پانچ 5 قسمیں ہیں۔ شاہ صاحب نے ان مضامین کو علوم پنجگانہ کا نام دیا ہے۔ان کے یہاں یہ کل پانچ علوم ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے:

(1) علم احکام:

علم احکام سے مراد قرآن مجید کے اوامر اور نواہی کا علم ہے۔اوامر سے مراد وہ کام ہیں جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسے: نماز، روزہ وغیرہ۔ اور نواہی وہ کام ہیں جن سے منع کیا گیا ہے، جیسے: شرک کرنا، چوری کرنا، اور جھوٹ بولنا وغیرہ۔

نوٹ: اس میں عبادات، معاملات، اخلاقیات سب شامل ہیں، اسی طرح نجی، قومی اور بین الاقوامی سارے مسائل

(2) علم مخاصمہ (debate)

اس علم کے مطابق قرآن مجید میں وقت کے چار گمراہ مذہبی فرقوں مشرکین، منافقین، یہود اور نصاری کے عقائد پر تنقید کی گئی ہے۔اور ان کے غلط نظریات اور اعمال کی اصلاح کی گئی ہے۔اس سلسلے میں توریت اور انجیل وغیرہ زیر بحث آئی ہیں۔

وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (سورة النحل: 125)

نوٹ: اصل دعوت ہے، بوقت ضرورت جدل ہے، اس میں بھی حسن اخلاق کو ترجیح حاصل ہے۔

(3) علم تذکیر بآلاء اللہ:

اس علم سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن میں اپنی بے شمار نعمتوں کا ذکر کیا اور انسان کو بندگی اور شکر گزاری کی تلقین کی ہے۔ نعمت سے اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کرنے کی تاکید کی ہے۔

(4) علم تذکیر بایام اللہ:

ABM Workshops

	اس علم کے مطابق قرآن مجید میں گزشتہ قوموں اور ان کے پیغمبروں کا ذکر کیا گیا ہے، ان تاریخی واقعات و حالات کے بیان کرنے کا مقصد عبرت دلانا اور ان سے سبق حاصل کرانا ہے۔ (5) علم تذکیر بالموت ومابعد الموت: اس علم کے لحاظ سے قرآن مجید میں مرنے کے بعد کی زندگی، آخرت کے احوال اور جنت ودوزخ کی کیفیات بیان کی گئی ہیں۔ نوٹ: الغرض قرآن حکیم میں انسانی ہدایت کے لیے ایمانیات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات سے متعلق تمام امور بیان کر دیئے گئے ہیں۔ **آخری کے تین مضامین کا تعلق توحید، رسالت اور آخرت سے ہے۔**
.66	**قرآن کریم سیکھنے والے لوگ بہترین ہیں** عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)"تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے" (صحیح بخاری:5027)
.67	• رمضان میں روزہ دار کے لیے سارا قرآن ختم کرنے کا حکم شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے یہ فتوی دیا ہے کہ رمضان میں روزے دار کے لیے سارا قرآن ختم کرنا واجب نہیں، البتہ رمضان میں انسان کے لیے بہتر ہے کہ وہ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرے جیسا کہ یہی سنت رسول ﷺ ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔
.68	**قرآن پڑھنے کے لیے قبلہ رخ ہونا اور اسے پشت نہ کرنا** کچھ لوگ ان اعمال کو قرآن کے آداب میں شمار کرتے ہیں اور ضروری طور پر ان کا لحاظ رکھنے کی تلقین کرتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو تلاوت قرآن کے لیے قبلہ رخ ہونا کسی حدیث میں موجود ہے اور نا ہی کسی حدیث میں قرآن کو پشت کرنے کی ممانعت مذکور ہے۔ اور اگر یہ اعمال آداب قرآن میں شامل ہوتے تو سب سے پہلے انہیں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام اختیار کرتے جو اس دنیا میں سب سے زیادہ قرآن کا اداب کرنے والے تھے اور جب نبی ﷺ اور صحابہ نے جب ان اعمال کو انجام نہیں دیا تو پھر ان کی پابندی کی کوئی معقول وجہ نہیں۔
.69	**کتاب اللہ سے خیر خواہی کا مفہوم** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"دین خیر خواہی ہے" صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ دین کس سے خیر خواہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا(لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)"اللہ سے اس کی کتاب سے اس کے رسول سے مسلمانوں کے حکمرانوں سے اور عام مسلمانوں سے" (صحیح مسلم:55)

APM Workshops

کتاب اللہ (قرآن کریم) سے خیر خواہی کا مفہوم یہ ہے کہ اس پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اسے اللہ کا کلام سمجھنا، اس سے محبت کرنا، اس کی تلاوت کرنا، اس کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب کرنا، اسے ذریعۂ علم سمجھنا اور اسے عام کرنے کی کوشش کرتے رہنا وغیرہ۔	
قرآن کریم کا احترام سعودی عرب کی علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی نے یہ فتوی دیا ہے کہ قرآن کریم کا احترام واجب ہے اور ہر ایسا کام حرام ہے جس میں قرآن کریم کی بے حرمتی کا پہلو ہو جیسے قرآن کو بیت الخلا میں لے جانا، اسے کسی ناپاک جگہ پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا، اس کی طرف پاؤں پھیلانا، کسی گندی ناپاک جگہ پر کوئی آیت لکھنا یا لٹکانا، ایسے اوراق میں آیات لکھنا جن کی توہین کی جائے ، اسے لے کر دشمن کے علاقے میں جانا اور اسے کفار کے ہاتھوں تک پہنچا دینا جہاں فساد کا ڈر ہو وغیرہ۔	.70
• قرآن کتنے دن میں ختم کرنا چاہیے؟ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تین دن میں قرآن مجید ختم کرنا چاہیے۔ {وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا} ”قرآن آہستہ آہستہ یعنی واضح پڑھو“۔ (سورۃ المزمل:4) ایک قول کے مطابق صرف رمضان کی حد تک صحابہ سے ایک دن اور رات (چوبیس گھنٹے) میں قرآن ختم کرنا ثابت ہے۔ (الاذکار للنووی:102، لطائف المعارف لابن رجب:171)	.71
• بے وضو قرآن کی تلاوت بے وضو قرآنِ مجید کی تلاوت کر سکتا ہے۔ (شیخ البانی رحمہ اللہ) کیوں کہ کوئی ایسی صریح اور ثابت حدیث موجود نہیں جس میں بے وضو آدمی کو قرآن مجید کی تلاوت سے روکا گیا ہو اور قرآن مجید کی تلاوت کا حکم خود قرآن مجید میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:”جو قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو“۔(سورۃ المزمل:20) اور ایک قول کے مطابق وضو ضروری ہے۔	.72
بے وضو کا قرآن کو چھونا 1. بے وضو قرآن کا چھونا جائز ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ باوضو چھوئے۔(شیخ البانی رحمہ اللہ) 2. ناجائز ہے۔(ائمہ اربعہ) 3. احتیاطاً اختلاف سے بچنے کے لیے وضو کر لے ۔	.73
• حالت حیض میں قرآن کا چھونا	.74

ABM Workshops

	1. اس بابت احادیث غیر صریح اور غیر صحیح ہونے کی وجہ سے حائضہ یا بے وضو پر لازماً پابندی لگانا بلا دلیل ہے۔(شیخ البانی رحمہ اللہ) 2. جسے حدث اصغر یا حدث اکبر لاحق ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ قرآن کو کسی حائل کے بغیر پکڑے اور اس عورت کو چونکہ حدث اکبر لاحق ہوا یعنی حیض لاحق ہے اسے چاہیے کہ کسی حائل (یعنی کپڑے وغیرہ) کے ساتھ قرآن کو پکڑ لے۔(شیخ بن باز رحمہ اللہ) 3. ناجائز ہے۔
.75	• قرآن کی آیتوں اور سورتوں کو لکھ کر گھر کی دیواروں، دکانوں، گاڑیوں اور چوراہوں پر تبرکاً لٹکانا کیسا ہے؟ سعودی عرب کی علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی کا فتوی ہے کہ قرآنی آیتوں اور سورتوں کو لکھ کر گھر کی دیواروں ، دکانوں، گاڑیوں اور چوراہوں پر لٹکانا درج ذیل اسباب کی بنا پر منع ہے: (1) قرآنی آیات اور سورتوں کے لٹکانے میں نزول قرآن کے مقاصد سے انحراف ہے۔ (2) یہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور خلفائے راشدین کے عمل کے سراسر خلاف ہے۔ (3) اللہ نے قرآن پڑھنے کے لیے نازل کیا ہے نہ کہ تجارت کو فروغ دینے کے لیے۔ (4) اس میں آیات قرآنی کی بے حرمتی اور توہین ہے۔ (5) ایسا کرنے سے شرک کا دروازہ کھلنے کے ساتھ ساتھ آیات قرآنی پر مشتمل تعویذ وگنڈے کے جواز کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔
.76	• قرآن کے اختتام پر صدق اللہ العظیم کہنا؟ قرآن کی تلاوت سے فارغ ہو کر صدق اللہ العظیم کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے گرچہ یہ اکثر قاریوں کا عمل ہے لیکن اکثریت کا عمل اس کے حق اور سچ ہونے کی دلیل نہیں ہے، فرمان الٰہی ہے:وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿سورۃ یوسف: 103﴾)البتہ جو لوگ قرآن کی تلاوت سے فارغ ہو کر صدق اللہ العظیم کہنے کے قائل نہیں ہے ان کے ساتھ دلیل ہے جیسا کہ امام بخاری وامام مسلم رحمہم اللہ علیھم اجمعین نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے کہا آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ قرآن آپ ہی پر نازل ہوا ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کو دوسرے سے سنوں، پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی، یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے:فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ

ABM Workshops

	هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿سورۃ النساء:41﴾) کیا حال ہو گا جس وقت ہم لائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا اور لائیں گے ہم تجھ کو ان سب پر گواہ بنا کر۔۔۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا رک جاؤ (یہی اتنا کافی ہے)۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ نہیں فرمایا کہ صدق اللہ العظیم کہو اور نہ ہی آپ ﷺ سے ایسا ثابت ہے اور نہ ہی صدر اول میں اس کا رواج تھا کہ وہ تلاوت قرآن سے فارغ ہوتے وقت صدق اللہ العظیم کہتے تھے اور نہ ہی صحابہ کے بعد سلف صالحین سے ایسا جانا گیا ،اب سوائے اس کے کوئی چارا نہیں رہ گیا کہ یہ کہا جائے کہ یہ بدعت ہے۔ سعودی عرب کی علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی کا فتوی ہے کہ صدق اللہ العظیم کہنا بذات خود اچھا ہے لیکن قرات سے فارغ ہوتے وقت ہمیشہ "صدق اللہ العظیم" کہنا بدعت ہے اس لیے کی نبی ﷺ اور خلفائے راشدین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے جب کہ وہ لوگ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے، تو معلوم ہوا کہ صدق اللہ العظیم کہنے پر کتاب وسنت اور صحابہ کے عمل سے کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ یہ متاخرین کی بدعت ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے (من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد) جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا معاملہ (دین) نہیں ہے تو وہ مردود ہے، (من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد)"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے" (دیکھیے شیخ فواد بن عبد العزیز الشلہوب کی کتاب، کتاب الادب–باب آداب تلاوۃ القرآن وما یتعلق بہ)
.77	• سجدہ تلاوت کرنے کا حکم؟ سجدہ تلاوت واجب نہیں بلکہ سنت ہے اور اس کے سنت ہونے اور عدم وجوب کی دلیل یہ ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے سورہ نجم پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا (صحیح بخاری: حدیث 1037 صحیح مسلم :577) اسی طرح عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے دوران سورۂ نحل کی تلاوت کی اور پھر سجدہ کے مقام پر سجدہ کیا، پھر اس کے بعد والے جمعہ کو سورۂ نحل کی تلاوت کی اور جب سجدہ کے مقام پر پہنچے تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدہ سے گزر رہے ہیں تو جس نے سجدہ کیا درست کیا اور جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور آپ نے سجدہ نہیں کیا اور نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے، "اللہ تعالی نے سجدۂ تلاوت فرض نہیں قرار دیا ہے بلکہ ہماری چاہت پر چھوڑ دیا ہے" (صحیح بخاری:1077)

ABM Workshops

	خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت گرچہ واجب نہیں تاہم تلاوت قرآن کرنے والے کو چاہیے کہ جب سجدہ کی آیت سے گزرے تو سجدہ کرے اور نبی ﷺ سے ثابت شدہ یہ دعا پڑھے: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَه و شق سمعه و بصره بحوله و قوته فتبارك الله أحسن الخالقين. (سنن الترمذی:3425، المستدرک للحاکم:802)
.78	• قرآن کریم کے پھٹے پرانے اوراق کا حکم قرآن کریم کے بوسیدہ اور پھٹے پرانے اوراق کوڑے یا گلی کوچوں میں پھینکنے کی بجائے انہیں کسی پاک جگہ پر دفن کر دینا چاہیے یا انہیں پانی میں بہا دینا چاہیے یا پھر انہیں جلا دینا چاہیے، جیسا کی عثمان رضی اللہ عنہ نے جب ایک مصحف تیار کر لیا اور پھر اس کی نقول تیار کرا کے مختلف علاقوں کی طرف روانہ کر دیا تو (أمر بما سواه من القرآن في كل صحيفة أو مصحف أن يحرق)" حکم دے دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا دیا جائے۔" (1) یہاں یہ بھی واضح رہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ عمل سامنے آیا اس وقت کثیر تعداد میں صحابہ موجود تھے لیکن کسی نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جس سے صاف طاہر ہے کہ یہ عمل صحابہ کے اجماع کی مانند ہے کہ بوقت ضرورت قرآنی اوراق جلائے جاسکتے ہیں، جس عمل پر صحابہ کا اجماع ہو اس کے برحق ہونے میں یقینا کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ (سعودی عرب کی علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی) جب قرآن پھٹ جائے تو اسے کوڑے کے مقامات یا راستوں میں پھینکنا جائز نہیں بلکہ اسے توہین و تحقیر سے بچانے کے لیے کسی پاک جگہ دفن کر دینا چاہیے یا پھر اسے جلا دینا چاہیے جیسا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کرام نے کیا تھا۔ (2) (1) صحیح بخاری: 4987، کتاب فضائل قرآن: باب جمع القرآن (2) فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء: 3/48
.79	• قرآن کو زمین پر رکھنا شیخ ابن باز رحمہ اللہ علیہ نے یہ فتوی دیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ قرآن کو کسی بلند جگہ پر رکھا جائے مثلا کرسی یا دیوار میں کسی درازو غیرہ پر یا کسی اور اونچی جگہ پر۔ البتہ اگر توہین کی غرض سے نہیں بلک محض کسی ضرورت کے پیش نظر جیسے نماز پڑھ رہا ہو اور قریب کوئی اونچی جگہ نہ ہو یا سجدۂ تلاوت کرنا چاہے وغیرہ، تو اسے پاک زمین پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ۔ لیکن اگر اسے کسی کرسی، تکیہ، یا دراز وغیرہ میں رکھے تو زیادہ باعث احتیاط ہے۔ یقینا نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ جب ایک یہودی کے حد رجم کے انکار پر آپ نے تورات کا نسخہ طلب فرمایا تو ایک کرسی منگوائی اور پھر تورات کو اس کے اوپر رکھا، پھر وہ آیت تلاش

	کرنے کا حکم دیا جو حد رجم اور یہودی کے جھوٹ پر دلالت کرنے والی تھی۔ تو جب آپ نے تورات کو کرسی پر رکھا اس لیے کہ اس میں اللہ کا کلام ہے تو قرآن زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے کرسی (وغیرہ جیسی بلند جگہ) پر رکھا جائے کیوں کہ قرآن تورات سے افضل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن کریم کو کسی بلند جگہ پر ہی رکھنا چاہیے، اسی میں اس کی تعظیم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے علم کے مطابق ایسی کوئی دلیل موجود نہیں جو بوقت ضرورت پاک زمین پر قرآن رکھنے سے روکتی ہو۔
80.	• **قرآن اگر زمین پر گر جائے تو صدقہ دینا** اہل علم کا کہنا ہے کہ قرآن زمین پر گر جائے تو صدقہ دینے کا کتاب و سنت میں کوئی ثبوت نہیں، البتہ اللہ تعالی سے توبہ و اسغفار کرنا چاہیے جیسا کہ قرآن کریم میں اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ جب وہ کسی برائی کا ارتکاب یا اپنے نفسوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں۔ (سورۃ آل عمران:135)
81.	• **قرآن کی قسم اٹھانا** در اصل اللہ تعالی اور اس کی صفات کے علاوہ کسی بھی چیز کی قسم کھانا ناجائز ہے۔ چنانچہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ (مَنْ حلَفَ بِغيرِ اللهِ فقَدْ اَشْرَكَ) "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا" (1) البتہ قرآن کی قسم کھائی جاسکتی ہے کیوں کہ قرآن اللہ کی صفت ہے یعنی اللہ کا علم اور اس کا کلام ہے۔ اور کلام اللہ کی صفت ہے لہذا اس اعتبار سے قرآن کی قسم اٹھانا درست ہے۔ شیخ ابن عثیمین نے بھی یہی فتوی دیا ہے۔ (سنن ابوداود:3251، سنن ترمذی:1535، صحیح)
82.	• **قرآنی تعویذ لٹکانا** قرآنی تعویذ لٹکانے سے پرہیز ہی بہتر ہے۔ فرمان نبوی ﷺ کہ (مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فقَدْ اَشْرَكَ) "جس نے تعویذ لٹکائی یقینا اس نے شرک کیا" (السلسلة الصحيحة:492) اس حدیث کے عموم میں قرآنی تعویذ بھی شامل ہے، دوسرے یہ کہ قرآنی تعویذ کل کو غیر قرآنی تعویذ پہننے کا بھی ذریعے بن سکتی ہے۔ پھر بیت الخلاء وغیرہ میں قرآنی آیات کے تعویذ ساتھ ہی جائیں گے جو یقینا قرآن کی بے ادبی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن سے کسی بھی شئے کے لٹکانے کو ناپسند کیا اور سلف صالحین ہر طرح کی تعویذوں کو ناپسند کیا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ:23939)
83.	• **ذکر افضل ہے یا تلاوت قرآن؟**

ABM Workshops

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فتوی دیا ہے کہ علی الاطلاق قرآن کریم کی تلاوت ذکر سے افضل ہے لیکن جب ذکر کے اسباب موجود ہوں تو ذکر افضل ہے۔اس کی مثال یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار پڑھنا (اس وقت) قرآن کی تلاوت کرنے سے افضل ہے۔اسی طرح (اذان کے دوران) مؤذن کا جواب دینا اس وقت تلاوت قرآن سے افضل ہے اور اسی طرح باقی اذکار کا حکم۔البتہ جب ذکر کا تقاضا کرنے والا کوئی خاص سبب نہ ہو تو تلاوت قرآن افضل ہے۔	
• قرآن پڑھنا افضل ہے یا سننا؟ سعودی مستقل فتوی کمیٹی نے یہ فتوی دیا ہے کہ قرآن پڑھنا اور سننا دونوں باعث اجر اعمال ہیں لیکن پڑھنا سننے سے افضل ہے اور غور و فکر کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا بغیر غور فکر اور بغیر سمجھ کے پڑھنے سے افضل ہے۔	.84
• کیا ریڈیو یا ٹی وی وغیرہ سے قرآن سننے میں اجر ہے؟ سعودی عرب کی علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی کا فتوی یہ ہے کہ قرآن پڑھنا اور سننا اس زندگی میں مومن کی ذمہ داری اور افضل عبادت ہے۔اور ان اعمال کی تاکید و ترغیب بہت سی آیات و آحادیث میں مذکور ہے۔قرآن کریم کا سننا یا تو کسی شخص سے حاصل ہو سکتا ہے یا ریڈیو (ٹی وی وغیرہ) سے یا پھر ٹیپ ریکاڈر سے۔تو ان تمام میں ہی اجر اور خیر کثیر ہے،ان شاء اللہ۔البتہ سننے والے کو چاہیے کہ وہ قرآن میں غور و فکر کرے، قرآن سنتے وقت عاجزی اختیار کرے اور جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے اس پر عمل کرے کیوں کہ یہی نزول قرآن کا مقصود اعظم ہے، محض سماع نہیں جیسا کہ آج لوگوں کی اکثریت کی حالت ہے۔(واللہ المستعان)	.85
• گانے کے انداز میں قرآن کی تلاوت کرنا شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی ہے کہ کسی بھی مومن کے لیے قرآن کو گانے کی آواز میں گانے والوں کے انداز میں پڑھنا جائز نہیں بلکہ اس طرح پڑھنا چاہیے جیسے صحابہ کرام، تابعین عظام اور سلف صالحین پڑھا کرتے اور وہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر غم زدہ ہو کر اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے تھے حتی کہ پڑھنے والا خود بھی متاثر ہوتا اور اسے سننے والوں کے دلوں میں بھی قرآن گہری تاثیر چھوڑتا تھا۔لیکن اگر اسے گانے والوں کے انداز میں پڑھا جائے تو قطعا جائز نہیں۔	.86
• تبرک کے لیے کار یا دکان وغیرہ میں قرآن رکھنا یا آیات لٹکانا شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فتوی دیا کہ اگر یہ آیات لوگوں کو نصیحت کے لیے یا ان کی تعلیم کے لیے لٹکائی جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر ان سے مقصود محض جنات و شیاطین کو بھگانا ہو تو اس کی کوئی دلیل میرے علم میں نہیں۔اسی طرح کار میں محض تبرک	.87

ABM Workshops

	کی غرض سے قرآن رکھنے کی بھی کوئی دلیل نہیں اور نہ یہ مسنون عمل ہے۔البتہ اگر کوئی اس غرض سے کار میں قرآن رکھے کی جب اسے وقت ملے گا وہ اسے پڑھے گا تو پھر کوئی حرج نہیں۔
.88	• **قرآن خوانی اور ایصال ثواب** سعودی عرب کی علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائی کمیٹی کا یہ فتوی ہے کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کرائی جائے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔مرنے کے بعد میت کو صرف اسی چیز کا ثواب پہنچتا ہے جس کے متعلق شریعت میں کوئی دلیل موجود ہو جیسے دعاء،استغفار،صدقہ،حج وعمرہ،قرض کی ادائیگی اور اسی طرح روزے رکھنا بشرطیکہ میت کے ذمے روزے ہوں۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی یہ ہے کہ مُردوں پر قرآن پڑھنے کی کوئی دلیل قابل اعتماد موجود نہیں،مشروع یہ ہے کہ زندہ لوگوں کے مابین قرآن پڑھا جائے تاکہ وہ اس سے مستفید ہوں،اس میں غور کریں اور کچھ سمجھ حاصل کریں،تاہم میت پر قرآن پڑھنا خواہ اس کی قبر کے پاس،یا تدفین سے قبل اور وفات کے بعد یا کسی جگہ پر اور پھر وہ پڑھا ہوا قرآن میت کو ہدیہ کرنا،ہمارے علم کے مطابق اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔
.89	• **آیات سکینہ** آیت السکینہ (ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر جب کبھی معاملات سخت ہو جاتے وہ آیات سکینہ پڑھتے تھے۔{مدارج السالکین:2/470}) 1. (وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ) البقرة: 248 ترجمہ:ان کے نبی نے انہیں پھر کہا کہ اس کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون کا بقیہ ترکہ ہے،فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔یقیناً یہ تو تمہارے لیے کھلی دلیل ہے اگر تم ایمان والے ہو۔ 2. (ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ) سورة التوبة: 26

ABM Workshops

ترجمہ: پھر اللہ نے اپنی طرف کی تسکین اپنے نبی پر اور مومنوں پر اتاری اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ ان کفار کا یہی بدلہ تھا۔

3. (إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا) التوبة:40

ترجمہ: اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جب کہ انہیں کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جب کہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں، اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند و عزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے، اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

4. (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ) سورة الفتح:4.

ترجمہ: وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون (اور اطمینان) ڈال دیا تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں، اور آسمانوں اور زمین کے ﴿کل﴾ لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ دانا باحکمت ہے۔

5. (لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا) سورة الفتح:18.

ترجمہ: یقیناً اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔

ABM Workshops

6. (إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ) الفتح:26.

ترجمہ: جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی، سو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

90.

- آیات الشفاء

آیات الشفاء

1. (قاتلوهم يعذبهم الله بأيديكم ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مؤمنين) [التوبة: 14]

ترجمہ: ان سے تم جنگ کرو اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل و رسوا کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا۔

2. (يا أيها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاءٌ لما في الصدور وهدًى ورحمة للمؤمنين). [يونس : 57]

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔

3. (ثم كلي من كل الثمرات فاسلكي سبل ربك ذُللا يخرج من بطونها شرابٌ مختلفٌ ألوانه فيه شفاءٌ للناس إن في ذلك لآية لقوم يتفكرون). [النحل : 69]

ترجمہ: اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔

ABM Workshops

4. (وننزل من القرآن ما هو شفاءٌ ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين إلاّ خساراً) . [الإسراء : 82]

ترجمہ: یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔

5. (والذي هو يطعمني ويسقين ، وإذا مرضت فهو يشفين) . [الشعراء : 80]

ترجمہ: وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

6. (ولو جعلناه قرآناً أعجمياً لقالوا لولا فصلت آياته أأعجميٌ وعربي ، قل هو للذين آمنوا هُدى وشفاء ، والذين لا يؤمنون في آذانهم وقرٌ وهو عليهم عمىٌ ، أولئك ينادون من مكان بعيد). [فصلت : 44]

ترجمہ: اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجیے ! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔

.91

- رقیہ شرعیہ

الآيات الواردة في القرآن الكريم

- بسم الله الرحمن الرحيم { الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ * مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ * إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ * اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ * صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ }
- بسم الله الرحمن الرحيم { الم * ذَلِكَ الْكِتَابُ لا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ * الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ * وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ * أُوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ }

ABM Workshops

• { إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللهُ مِنْ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ }

• { اللهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَلا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ }

• { آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ * لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلا تُحَمِّلْنَا مَا لا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ }

• { إِنَّ رَبَّكُمْ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلا لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ }

• { إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ * الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ }

• { أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُونَ * فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ * وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلَهاً آخَرَ لا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ * وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ }

• { وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ * فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ * فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ }

• { وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ * فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ * فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللهَ لا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ * وَيُحِقُّ اللهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ }

• { قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى * قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى * فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى * قُلْنَا لا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الأَعْلَى * وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى }

ABM Workshops

• { وَالصَّافَّاتِ صَفّاً * فَالزَّاجِرَاتِ زَجْراً * فَالتَّالِيَاتِ ذِكْراً * إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ * رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ * إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ * وَحِفْظاً مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ * لا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلإِ الأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ * دُحُوراً وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ * إِلاَّ مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ }

• { هُوَ اللهُ الَّذِي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ * هُوَ اللهُ الَّذِي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ * هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ }

• { وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلاَّ خَسَاراً }

• { وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ }

• { وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلا وَلَداً }

{ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ * لا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ * وَلا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ * وَلا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدتُّمْ * وَلا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ * لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ }

• { قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ * اللهُ الصَّمَدُ * لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ * وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ }

• { قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ * وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ * وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ * وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ }

• { قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ * مَلِكِ النَّاسِ * إِلَهِ النَّاسِ * مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ * الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ * مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ }

الأدعية الواردة في السنة

• ((أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق)).

• ((أعوذ بكلمات الله التامة، من كل شيطان وهامة ، ومن كل عين لامة)).

• ((حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم))

• ((أسال الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيك))

.92 **علوم القرآن صدی بصدی**

علوم القرآن کی بنیاد رکھنے والے صحابہ میں سے مندرجہ ذیل تھے:

ABM Workshops

خلفائے اربعہ، ابن عباس، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابی بن کعب، ابو موسی اشعری اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم۔

تابعین میں سے مندرجہ ذیل حضرات:

مجاہد، عطاء بن یسار، عکرمہ، قتادہ، حسن بصری، سعید بن جبیر اور زید بن اسلم رحمہم اللہ۔

اتباع تابعین میں سے امام مالک رحمہ اللہ

عصر تدوین میں علم تفسیر میں مندرجہ ذیل حضرات نے تصنیف و تالیف کی خدمت انجام دی:

شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح

تیسری صدی ہجری

ابن جریر الطبری

علی بن مدینی–اسباب النزول کے فن پر ایک کتاب لکھی

ابو عبید قاسم بن سلام نے ناسخ و منسوخ القراءت اور فضائل قرآن پر ایک کتاب تحریر کی۔

محمد بن ایوب الضریس متوفی 294ھ نے مکی و مدنی سورتوں کے بارے میں کتاب لکھی۔

محمد بن خلف مرزبان متوفی 309ھ نے "الحاوی فی علوم القرآن" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

چوتھی صدی:

ابو بکر محمد بن قاسم الانباری متوفی 328ھ– عجائب علوم القرآن

ابو الحسن الاشعری–المخزن فی علوم القرآن

ابو بکر سجستانی–غریب القرآن

ابو محمد القصاب محمد بن علی کرخی–نکت القرآن

محمد بن علی ادفوی–الاستغناء فی علوم القرآن

پانچویں صدی

علی بن ابراہیم بن سعید الحوفی–البرہان فی علوم القرآن اور اعراب القرآن

ABM Workshops

ابو عمرو الدانی–التیسیر فی القرآت السبع اور المحکم فی النقط

چھٹی صدی

ابو القاسم عبد الرحمن (سہیلی)– مبہمات القرآن

ساتویں صدی

ابن عبد السلام–مجاز القرآن

علم الدین السخاوی–القرآت

علم الدین سخاوی–جمال القراء کمال الاقراء

ابو شامہ–المرشد الوجیز فی ماتیعلق بالقرآن العزیز

آٹھویں صدی

بدر الدین زرکشی–البرہان فی علوم القرآن

نویں صدی

جلال الدین بلقینی–مواقع العلوم من مواقع النجوم

امام سیوطی –التحبیر فی علوم القرآن اور الاتقان فی علوم القرآن

آخری دور

شیخ طاہر الجزائری–التبیان لبعض المباحث المتعلقۃ بالقرآن

شیخ محمد جمال الدین القاسمی–محاسن التاویل

شیخ محمد عبد العظیم زرقانی–مناہل العرفان فی علوم القرآن

شیخ محمد علی سلامہ– منہج الفرقان فی علوم القرآن

ABM Workshops

شیخ طنطاوی جوہری–الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم

مصطفی صادق رافعی–اعجاز القرآن

علوم القرآن–ڈاکٹر صبحی صالح

عصر حاضر کی فہم قرآن اور تفسیر سے متعلق مفید کتابیں فائدہ کی غرض سے پیش خدمت ہیں

1. وقوف القرآن وأثرها في التفسير — د. مساعد بن سليمان الطيار
2. شرح مقدمة التسهيل لعلوم التنزيل لابن جزي — د. مساعد بن سليمان الطيار
3. تفسير جزء عم — د. مساعد بن سليمان الطيار
4. مقالات في علوم القرآن وأصول التفسير — د. مساعد بن سليمان الطيار
5. مفهوم التفسير والتأويل والاستنباط والتدبر والمفسر — د. مساعد بن سليمان الطيار
6. فصول في أصول التفسير — د. مساعد بن سليمان الطيار
7. شرح مقدمة في أصول التفسير لابن تيمية — د. مساعد بن سليمان الطيار
8. أنواع التصنيف المتعلقة بتفسير القرآن الكريم — د. مساعد بن سليمان الطيار
9. التفسير اللغوي للقرآن الكريم — د. مساعد بن سليمان الطيار
10. المحرر في علوم القرآن — د. مساعد بن سليمان الطيار
11. المنهجية العلمية لدراسة التفسير — د. مساعد بن سليمان الطيار
12. بحوث في التفسير — د. مساعد بن سليمان الطيار
13. مفهوم التفسير والتأويل والاستنباط والتدبر والمفسر — د. مساعد بن سليمان الطيار
14. تفسير جزء عم — د. مساعد بن سليمان الطيار
15. شرح مقدمة التفسير للسيوطي — عبد الكريم بن عبد الله الخضير
16. شرح على"رسالة في أصول التفسير"للسيوطي — د. عبد الكريم بن عبدالله الخضير حفظه الله
17. الإعجاز البياني في ترتيب آيات القرآن الكريم وسوره — احمد يوسف القاسم
18. المراحل الثمان لطالب فهم القرآن — صالح العويد

ABM Workshops

19. علوم القرآن د. صبحي صالح 20. شرح أصول التفسير–تفسير ابن عثيمين ابن عثيمين	
فہم قرآن کے لیے بعض معاون نکات **منطوق:** لفظ محل نطق میں جس بات پر دلالت کرتا ہے اس کو منطوق کہتے ہیں، جیسے: فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (سورۃ البقرۃ: 196) **مؤول:** اس لفظ کو کہتے ہیں جس سے ظاہری مفہوم مراد نہ لیا جاسکتا ہو۔ اس لیے سیاق کلام کے پیش نظر اس کو دوسرے معنی پر محمول کیا جاتا ہے، جیسے: وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ۔ (سورۃ الحدید:4) **مفہوم:** اس معنی و مطلب کو کہتے ہیں جس پر لفظ غیر محل نطق میں دلالت کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: 1۔ **فحوی الخطاب:** فلا تقل لهما اف. 2۔ **لحن الخطاب:** إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا۔ (سورۃ النساء:10) **مفہوم مخالف کی کئی قسمیں ہیں مگر ان میں سے تین اہم ہیں:** 1۔ **مفہوم وصفی:** إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا۔ (سورۃ الحجرات:6) اس کی پانچ قسمیں ہیں: صفت، شرط، غایت، عدد اور لقب 2۔ **مفہوم شرطی:** وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ۔ (سورۃ الطلاق:6) 3۔ **مفہوم حصری:** إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ (سورۃ الفاتحہ: 4) سوائے چند مقامات کے:	.93

ABM Workshops

وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ۔(سورۃ النساء:23)

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا۔(سورۃ النور:33)

عام: قرآن میں وارد شدہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو اپنے اصلی لغوی مفہوم کے اعتبار سے بلا حصر وعدد اپنے تمام افراد کو شامل ہو۔

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ۔(سورۃ یٰس:20)

الفاظ عموم:

1۔ کل۔ جمیع۔ کافۃ اور ان کے ہم معنی دیگر الفاظ:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ. (سورة الرحمن: 26)

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا. (سورة البقرة: 29)

ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً. (سورة البقرة: 208)

2۔ اَسماء الموصول بحالت افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ۔(سورۃ البقرۃ: 17)

وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا۔(سورۃ النساء:16)

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ۔(سورۃ یونس:26)

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ۔(سورۃ النساء:15)

3۔ وہ لفظ جس پر الف لام جنس داخل ہوا ہو۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا۔(سورۃ المائدہ:38)

4۔ وہ جمع جس کو اضافت کی بنا پر معرفہ قرار دیا گیا ہو:

ABM Workshops

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ۔(سورۃ النساء:11)

5۔ أسماء شرط

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا۔(سورۃ الفرقان:68)

6۔ نکرہ جب سیاق نفی میں واقع ہو۔

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ۔(سورۃ الحجر:21)

خاص القرآن: اس لفظ کو کہتے ہیں جس کو فرد واحد پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، مثلا محمد کا لفظ۔

خاص القرآن کی چار قسمیں ہیں: 1۔ مطلق، 2۔ مقید، 3۔ امر، 4۔ نہی

مجمل و مبین

مجمل وہ ہے جو اپنے مفہوم پر دلالت کرنے میں واضح نہ ہو۔

مجمل میں جو ابہام و اِخفاء پایا جاتا ہے اس کے أسباب مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ غرابت لفظ: مثلا "ھلوع" کا لفظ۔ مگر سیاق قرآنی سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا -إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا - وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا۔(سورۃ المعارج: 19-21)

2۔ وقوع اشتراک

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔(سورۃ التکویر:11)

یہ لفظ آنے جانے دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

3۔ مرجع ضمیر کا اختلاف

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ۔(سورۃ الفاطر:10)

4۔ تقدیم و تاخیر

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى۔(سورۃ طہ:129)

	مجمل عارضی ہوتا ہے اور جلد ہی زائل ہو جاتا ہے۔ جب یہ ابہام زائل ہو جاتا ہے تو مجمل کو مفصل، مفسر یا مبین کہتے ہیں۔ مجمل کی توضیح و تشریح یا تو اس کے ساتھ متصل ہوتی ہے یا کسی جداگانہ آیت میں اس کی توضیح و تفسیر وارد ہوتی ہے یا بعض اَوقات حدیث نبوی سے بھی مجملات قرآن کی توضیح کی جاتی ہے۔
.94	**تشبیہ** تشبیہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی مشابہت، تمثیل اور کسی چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا ہیں۔ علم بیان کی روسے جب کسی ایک چیز کو کسی خاص صفت کے اعتبار سے یا مشترک خصوصیت کی بنا پر دوسری کی مانند قرار دے دیا جائے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر تشبیہ کے معنی ہیں مثال دینا۔ چنانچہ کسی شخص یا چیز کو اس کی کسی خاص خوبی یا صفت کی بنا پر کسی ایسے شخص یا چیز کی طرح قرار دینا، جس کی وہ خوبی سب کے ہاں معروف اور مانی ہوئی ہو، تشبیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ بچہ چاند کی مانند حسین ہے، تو یہ تشبیہ کہلائے گی کیونکہ چاند کا حسن مسلمہ ہے۔ اگرچہ یہ مفہوم بچے کو چاند سے تشبیہ دیے بغیر بھی ادا کیا جا سکتا تھا کہ بچہ تو حسین ہے، لیکن تشبیہ کی بدولت اس کلام میں فصاحت و بلاغت پیدا ہو گئی ہے۔ تشبیہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مشبہ کی کسی خاص خوبی یا خامی مثلاً بہادری، خوب صورتی، سخاوت، بزدلی یا کنجوسی کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس وصف کی شدت کو بھی بیان کیا جائے۔ اس سے مشبہ کی تعریف یا تذلیل مقصود ہوتی ہے۔ **ارکانِ تشبیہ** تشبیہ کے مندرجہ ذیل پانچ ارکان ہیں: **۱۔ مشبّہ** جس چیز کو دوسری چیز کے مانند قرار دیا جائے وہ مشبّہ کہلاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں بچہ مشبہ ہیں۔ **۲۔ مشبّہ بہ** وہ چیز جس کے ساتھ کسی دوسری چیز کو تشبیہ دی جائے یا مشبہ کو جس چیز سے تشبیہ دی جائے، وہ مشبہ بہ کہلاتی ہے۔ مثلاً چاند مشبہ بہ ہیں۔ **۳۔ حرفِ تشبیہ** وہ لفظ جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے حرف تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسا کہ مثل، طرح، مانند،

ہو بہو، صورت، گویا، جوں، سا، سی، سے، جیسا، جیسے، جیسی، بعینہ، مثال، یا، کہ وغیرہ، انہیں اداتِ تشبیہ بھی کہتے ہیں۔

۴۔ وجہِ شبہ

وجہ شبہ سے مراد وہ خوبی ہے جس کی بنا پر مشبہ کو مشبہ بہ سے تشبیہ دی جارہی ہے۔ مثلاً: چاند کی مانند حسین میں وجہ شبہ حُسن ہے۔ اسی طرح شیر کی طرح بہادر میں وجہ شبہ بہادری ہے۔

۵۔ غرضِ تشبیہ

وہ مقصد یا غرض جس کے لیے تشبیہ دی جائے، غرض تشبیہ کہلاتا ہے۔ اس کا تشبیہ میں ذکر نہیں ہوتا۔ صرف قرائن سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ تشبیہ کس غرض یا مقصد سے دی گئی ہے۔ مثلاً بچے کے حسن کو واضح کرنا غرض تشبیہ ہے۔

مثالیں

قرآن مجید اپنے انداز بیان اور اسلوب کے لحاظ سے ایک معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بکثرت علوم بلاغت کا استعمال کیا ہے۔ مثلاً: **كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا۔** (سورۃ الجمعہ: 5)(اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حاملین تورات کو اس گدھے سے تشبیہ دی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔ گویا جس طرح کتابیں لادنے سے گدھے کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی اسی طرح یہود بھی عمل کے بغیر، محض حامل کتاب ہونے کے باعث کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتے۔

اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد ہے:

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ۔ (سورۃ البقرۃ: 17)

ترجمہ: ”اِن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی اور جب اُس نے سارے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے اِن کا نور بصارت سلب کرلیا اور انہیں اس حال میں چھوڑ دیا کہ تاریکیوں میں انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔“

اس آیت میں وہ منافقین مشبہ ہیں جو یہاں زیر بحث ہیں۔ آگ جلانے والا مشبہ بہ، آگ جلانے والے کی آگ کا بجھنا وجہ شبہ ہے کہ اس طرح منافقین کے اعمال ضائع ہوگئے۔ اور ”کَمَثَلِ“ حرف تشبیہ ہے۔

اقسام تشبیہ

تشبیہ کی پانچ اقسام بیان کی جاتی ہیں۔ان اقسام کی بنیاد اس کے ارکان کو حذف کرنے پر ہے۔کیونکہ مخاطب کے علم کی بنیاد پر بعض اوقات اس کے بعض حصوں کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

ا۔تشبیہ مرسل

تشبیہ مرسل وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہو۔مثلاً: مثل نورہ کمشکاۃ (اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چراغ) اس مثال میں حرف تشبیہ ک موجود ہے۔

۲۔تشبیہ موکد

تشبیہ کی اس قسم میں حرف تشبیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔اس حذف کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ متکلم اس بات پر زور دے رہا ہوتا ہے مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت بہت زیادہ ہے۔جیسے: انت نجم فی الضیاء والرفعۃ۔ (تم روشنی اور بلندی میں ستارے ہو) یعنی ستارے کی طرح نہیں، بلکہ خود ستارہ ہو، کہہ کر بات میں زور پیدا کیا ہے۔

۳۔تشبیہ مفصل

تشبیہ کی اس قسم میں تشبیہ کی وجہ کو بیان کیا جاتا ہے۔جیسے: **ھوکالاسد فی الشجاعۃ۔** (وہ بہادری میں شیر کی طرح ہے۔) یہاں تشبیہ کی وجہ بہادری کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

۴۔تشبیہ مجمل

تشبیہ کی اس قسم میں وجہ تشبیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہ وجہ مخاطب پہلے ہی سے جانتا ہوتا ہے۔مثلاً **کان الشمس دینار۔** (سورج گویا دینار ہے) یہاں وجہ تشبیہ کو اس لیے حذف کر دیا گیا ہے کہ یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ نیا سکہ چمک میں سورج کی طرح لگتا ہے۔

۵۔تشبیہ بلیغ

تشبیہ کی اس قسم میں تشبیہ میں زور پیدا کرنے کے لیے حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ دونوں کو حذف کر دیا جاتا ہے۔اس سے یہ باور کرانا مقصود ہوتا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں اتنی زیادہ مشابہت ہے کہ گویا دونوں ایک ہی ہیں۔مثلاً "**الاسلام حیاتنا**"۔ (اسلام ہماری زندگی ہے۔) اس مثال میں اسلام کو زندگی سے تشبیہ دی گئی ہے۔چونکہ اسلام کی ہدایت کے بغیر زندگی کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا اس لیے بات میں زور پیدا کرنے کے لیے تشبیہ کی علامت اور وجہ دونوں کو حذف کر دیا گیا ہے۔

.95

استعارہ

اردو لغت میں استعارہ کے معنی 'عارضی طور پر مانگ لینا، مستعار لینا، عاریتاً مانگنا، اُدھار مانگنا، کسی چیز کا عاریتاً لینا' ہیں۔

علم بیان کی اصطلاح میں ایک شے کو بعینہ دوسری شے قرار دے دیا جائے، اور اس دوسری شے کے لوازمات پہلی شے سے منسوب کر دیئے جائیں، اسے استعارہ کہتے ہیں۔

استعارہ مجاز کی ایک قسم ہے جس میں ایک لفظ کو معنوی مناسبت کی وجہ سے دوسرے کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کسی لفظ کو مختلف معنی میں استعمال کرنے کے لیے ادھار لینا۔ استعارہ میں حقیقی اور مجازی معنی میں تشبیہ کا تعلق پایا جاتا ہے، لیکن اس میں حرف تشبیہ موجود نہیں ہوتا۔ جیسے 'لبِ لعل' اور 'سرو قد' یہاں لب کو لعل سے اور قد کو سرو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور کبھی مشبہ کہہ کر مشبہ بہ مراد لیا جاتا ہے جیسے: 'چاند' کہہ کر چہرہ اور 'شیر' کہہ کر شجاع مراد لینا۔ لیکن تشبیہ میں واضح الفاظ میں موازنہ موجود ہوتا ہے۔ مثلاً: زید کالاسد (زید شیر کی طرح ہے) تشبیہ اور زید اسد (زید شیر ہے) استعارہ ہے۔ اسی طرح اگر ماں اپنے بچے کو یہ کہے کہ میرا چاند آ گیا یا کوئی شخص یہ کہے کہ خالد شیر ہے۔ پہلے جملے میں بچے کو چاند سے اور دوسرے میں خالد کو شیر سے تشبیہ دی گئی ہے، لیکن دونوں جملوں میں حرف تشبیہ موجود نہیں ہے۔ اسی طرح چاند اور شیر کو حقیقی معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ تشبیہ کے اس انداز کو استعارہ کہتے ہیں۔ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں موجود ہوتے ہیں لیکن استعارہ میں مشبہ بہ کو عین مشبہ تصور کر لیا جاتا ہے، اور مشبہ بہ کی تمام صفات کو مشبہ کے ساتھ منسوب کر دیا جاتا ہے۔

بعض اوقات استعارہ کا استعمال زبان میں اتنا عام ہو جاتا ہے کہ حقیقی معنی میں اس لفظ کا استعمال ختم یا بہت کم ہو جاتا ہے۔ جیسے لفظ متقی کا معنی 'محتاط شخص' ہے، لیکن اسے بطور استعارہ خدا کے معاملے میں محتاط شخص یا 'پرہیز گار' کے معنی میں اتنا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اس کا استعمال اپنے اصل معنی میں بہت کم رہ گیا ہے۔ اسی طرح لفظ 'فاسق' کا لغوی معنی 'کاٹنے والا' ہے، لیکن یہ 'سرکش اور گناہ گار' کے معنی میں عام استعمال ہوتا ہے، کیونکہ گناہ گار خدا سے اپنا رشتہ کاٹتا ہے۔ یہ لفظ اب اپنے لغوی معنی میں بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔

استعارہ اور تشبیہ میں یہ فرق ہے کہ تشبیہ میں حرف تشبیہ کا ہونا لازمی ہے۔ جسے وہ شیر کی مانند ہے۔ استعارے میں حرف تشبیہ نہیں ہوتا جیسے شیر خدا۔

استعارے کی دو قسمیں ہیں۔ استعارہ بالتصریح جس میں فقط مشبہ بہ کا ذکر کریں۔ مثلاً چاند کہیں اور معشوق مراد لیں۔
دوسرے استعارہ بالکنایہ جس میں صرف مشبہ کا ذکر ہو مثلاً موت کے پنجے سے چھوٹے۔ موت درندے سے استعارہ بالکنایہ ہے اور لفظ پنجہ قرینہ ہے۔

ارکان استعارہ

مستعار لہ

وہ شخص یا چیز جس کے لیے کوئی لفظ یا خوبی ادھار لیا جائے۔ مثلاً اوپر کے جملوں میں بچہ اور خالد مستعار لہ ہیں۔

مستعار منہ

وہ شخص یا چیز جس سے کوئی لفظ یا خوبی مستعار لی جائے۔ مثلاً اوپر کی مثالوں میں چاند اور شیر مستعار منہ ہیں۔

وجہ جامع

مستعار لہ اور مستعار منہ میں جو وصف اور خوبی مشترک ہو اسے وجہ جامع کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثالوں میں بچے اور چاند کے درمیان خوب صورتی اور خالد اور شیر کے درمیان بہادری وجہ جامع ہے۔

اقسام استعارہ

استعارہ مطلقہ

وہ استعارہ جس میں مستعار لہ اور مستعار منہ میں سے کسی کے کسی قسم کے مناسبات کا ذکر نہ کیا جائے۔

استعارہ مجردہ

جس میں مستعار منہ کے مناسبات کا ذکر ہو۔

استعارہ تخییلیہ

وہ استعارہ جس میں متکلم ایک چیز کو دوسری شے کے ساتھ دل ہی میں مماثلت طے کر کے سوائے مستعار لہ کے کسی کا ذکر نہ کرے۔

استعارہ وفاقیہ

وہ استعارہ جس میں مستعار لہ اور مستعار منہ دونوں کی صفات ایک ہی چیز یا شخص میں جمع ہو جائیں۔یعنی ان دونوں کا ایک ساتھ ہونا ممکن ہو۔

استعارہ عنادیہ

وہ استعارہ جس میں مستعار لہ اور مستعار منہ کی صفات کا کسی ایک چیز میں جمع ہونا ممکن نہ ہو۔

استعارہ عامیہ

وہ استعارہ جس میں وجہ جامع بہت واضح ہو۔اسے مبتذلہ بھی کہتے ہیں۔

استعارہ خاصیہ

وہ استعارہ جس میں وجہ جامع غیر واضح ہو۔جسے لوگ آسانی سے نہ سمجھ سکیں۔

تشبیہ اور استعارہ میں فرق

1۔ تشبیہ حقیقی ہوتی ہے اور استعارہ مجازی ہوتا ہے

2۔ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ کا ذکر ہوتا ہے اور استعارہ میں مشبہ بہ کو مشبہ بنالیا جاتا ہے۔

3۔ تشبیہ میں حروف تشبیہ کے ذریعے ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیا جاتا ہے،جبکہ استعارہ میں وہ ہی چیز بنا دیا جاتا ہے۔

4۔ تشبیہ کے ارکان پانچ ہیں اور استعارہ کے ارکان تین ہیں۔

5۔ تشبیہ علم بیان کی ابتدائی شکل ہے اور استعارہ اس علم کی یک بلیغ صورت ہے۔

6۔ تشبیہ کی بنیاد حقیقت پر ہوتی ہے اور استعارہ کی بنیاد خیال پر ہوتی ہے۔

.96

مجاز مرسل

عمومی قاعدہ یہ ہے کہ لفظ کو اسی معنی کے لیے استعمال کیا جائے جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہو۔لیکن ادیب اور شاعر بعض اوقات لفظ کو اس کے حقیقی معنی کے بجائے کسی اور معنی میں بھی استعمال کر لیتے ہیں۔اس کا مقصد کلام یا تحریر میں خوب صورتی پیدا کرنا ہوتا ہے۔لفظ کے اس استعمال کو مجاز کہتے ہیں۔

ABM Workshop

اصطلاح میں مجاز وہ لفظ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو۔ مثلاً: ” احمد چکی سے آٹا پسوا لایا ہے۔“ یہاں آٹا، گندم کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جو اس کی ماضی کی حالت ہے۔ یعنی آٹا تو نہیں پسوایا گیا بلکہ گندم پسوائی گئی تھی اور آٹا بنا۔ لیکن آٹا پسوانے کا ذکر ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بھی ادب کی اس صنف کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید کی درج ذیل تین آیات کو ملاحظہ کریں:

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ۔ (سورۃ الزمر 39:7)۔(وہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تین تاریک پردوں کے اندر تمہیں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے۔)

اور

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ۔ (سورۃ ابراھیم 14:1)(یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔)

اور

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ (سورۃ الانعام 6:97)(اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا۔)

درج بالا آیات میں سے پہلی آیت میں لفظ ” ظلمات “ اپنے حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ ماں کے پیٹ میں حقیقتاً اندھیرا ہی ہوتا ہے۔ دوسری آیت میں ” ظلمات و نور “ کے الفاظ اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہیں ہوئے۔ اس آیت میں قرآن مجید کے نزول کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی مدد سے لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لایا جائے۔ یہاں تاریکی سے مراد حقیقی تاریکی نہیں ہے بلکہ اس سے اخلاقی برائیاں اور راہ حق سے دوری مراد ہے۔ اسی طرح نور یا روشنی سے مراد حقیقی روشنی نہیں بلکہ سیدھا راستہ مراد ہے جو انسان کو اللہ کی طرف لے جائے۔ تیسری آیت میں لفظ ” ظلمات “ کا استعمال حقیقی یا مجازی دونوں اعتبار سے ممکن ہے۔ کیونکہ سمندر یا خشکی میں سفر کرتے ہوئے مسافر کو حقیقت میں رات کا اندھیرا بھی پیش آسکتا ہے اور راستوں کا علم نہ ہونا بھی گویا مجازی معنی میں اندھیرا ہے جو اسے صحیح راستے سے بھٹکا سکتا ہے۔

مجاز کے اجزا

مجاز کے پانچ اجزا ہیں:

ا۔ لفظ مجاز

یہ وہ لفظ ہے جسے مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔ جیسے لفظ ” ظلمات“۔

۲۔ مجازی معنی

یہ وہ معنی ہے، جسے اصل معنی کی جگہ اختیار کیا جا رہا ہو۔ مثلاً لفظ ” ظلمات“ کے اصل معنی کی جگہ اسے ”گمراہی“ یا ”لاعلمی“ کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

۳۔ سبب

کسی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کی کوئی وجہ ضرور ہونی چاہیے۔ مثلاً گمراہ یا لاعلمی میں بھٹکنے والے شخص کی کیفیت اس شخص سے بہت ملتی ہے جو اندھیرے میں بھٹک رہا ہو۔ اس وجہ سے لفظ ” ظلمات“ کا گمراہی یا لاعلمی کے معنی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ علاقہ یا تعلق

لفظ مجاز اور مجازی معنی میں کوئی تعلق ہو۔ یہی تعلق ہی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۵۔ قرینہ یا علامت

جملے میں کوئی ایسی علامت یا قرینہ موجود ہونا چاہیے جو یہ ظاہر کرے کہ لفظ کو اپنے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ علامت لفظ کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے اور جملے کے معنی میں پوشیدہ بھی ہو سکتی ہے۔

مجاز مرسل کی اقسام

مجاز مرسل کی مشہور اقسام یہ ہیں:

ا۔ جز کہہ کر کل مراد لینا

مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ " قل شریف پڑھیں"، تو اس سے مراد ان چاروں سورتوں کی تلاوت ہے جن کے آغاز میں لفظ " قل" آتا ہے۔

۲۔ کل بول کر جزو مراد لینا

یہ کہا جائے کہ "کرسی ٹوٹ گئی ہے۔" اگرچہ کرسی کا کوئی بازو یا ٹانگ ٹوٹی ہوگی تو یہ کل بول کر جزو مراد لیا جائے گا۔

۳۔ ظرف بول کر مظروف مراد لینا

مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ " بوتل پیجیے۔" تو اس سے مراد بوتل کے اندر موجود مشروب پینا ہے۔ یا یہ کہیں کہ اس نے محفل میں کئی جام چڑھائے، تو اس سے مراد جام میں موجود شراب ہے۔

۴۔ مظروف بول کر ظرف مراد لینا

اس کی مثال یہ جملہ ہے:" دودھ آگ پر رکھ دیجیے۔" اس سے مراد دودھ کا برتن چولہے یا آگ پر رکھنا ہے۔

۵۔ سبب کہہ کر مسبب یا نتیجہ مراد لینا

مثلاً یہ جملہ:" بادل ایک گھنٹہ برسے تو چھت چار گھنٹے برستی ہے۔" بادل سبب ہے بارش کا اور بارش نتیجہ ہے۔ یہاں بادل برسنے سے بارش کا برسنا مراد ہے۔

۶۔ مسبب یا نتیجہ بول کر سبب مراد لینا

مثلاً یہ جملہ:" اس کے کمرے میں علم ہر طرف بکھرا پڑا تھا۔" یہاں علم سے مراد کتابیں ہیں۔ علم نتیجہ ہے کتاب خوانی کا۔ یہاں علم بول کر علم کا سبب یعنی کتاب مراد لی گئی ہے۔

۷۔ ماضی بول کر حال مراد لینا

مثلاً یہ کہنا کہ " ریٹائرمنٹ کے بعد پروفیسر صاحب گھر پر ہی رہتے ہیں۔" اگرچہ ریٹائرمنٹ کے بعد آدمی پروفیسر نہیں رہتا، لیکن یہاں ماضی بول کر حال کی حالت مراد لی گئی ہے۔

۸۔ مستقبل بول کر حال مراد لینا

مثلاً دوران تعلیم میں طب کے طالب علموں کو ڈاکٹر کہنا۔ اگرچہ وہ اس وقت تک ڈاکٹر نہیں بنے ہوتے، لیکن ان کی مستقبل کی حالت بول کر حال مراد لیا جاتا ہے۔

۹۔ مضاف الیہ بول کر مضاف مراد لینا

مثلاً یہ کہنا کہ " آج کل زمانہ بہت خراب ہے اس لیے احتیاط کی ضرورت ہے۔" یہاں زمانہ سے مراد اہل زمانہ یا لوگ ہیں، جن کی خرابی کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۰۔ مضاف الیہ حذف کر کے مضاف کا ذکر کرنا

یہ جملہ: " بد کردار انسانوں سے سگ اصحاب بہتر ہیں۔" یہاں اصل ترکیب " سگ اصحاب کہف " ہے۔ کہف مضاف الیہ سگ مضاف ہے۔ یہاں کہف حذف کر کے سگ اصحاب کی ترکیب لائی گئی ہے اور کہف کو حذف کر دیا گیا ہے۔

۱۱۔ آلہ بول کر صاحب آلہ مراد لینا

مثلاً یہ جملہ: " قلم کا درجہ تلوار سے زیادہ ہے۔" یہاں قلم سے مراد اہل قلم اور تلوار سے مراد اہل سیف یا تلوار باز ہیں۔

۱۲۔ صاحب آلہ بول کر آلہ مراد لینا

" اس کا پہلا وار ہی مخالف کی گردن کو تن سے جدا کر گیا۔" یہاں صاحب تلوار بول کر آلہ یعنی تلوار مراد لی گئی ہے۔

۱۳۔ لفظ بول کر متضاد مراد لینا

مثال کے طور پر کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھ کر یہ کہا جائے: " کیا خوب پڑھائی ہو رہی ہے۔" اگرچہ وہ پڑھائی نہیں ہو رہی لیکن پڑھائی بول کر اس کا متضاد یعنی پڑھائی کا نہ ہونا مراد لیا گیا ہے۔

.97

کنایہ

علم بیان کی رو سے یہ وہ کلمہ ہے، جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ہوں اور ان کا سمجھنا کسی قرینے کا محتاج ہو، وہ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہوا ہو کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہوں۔ یعنی بولنے والا ایک لفظ بول کر اس کے مجازی معنوں کی طرف اشارہ کر دے گا، لیکن اس کے حقیقی معنٰی مراد لینا بھی غلط نہ ہو گا۔ مثلاً " بال سفید ہو گئے لیکن عادتیں نہ بدلیں۔"

یہاں مجازی معنوں میں بال سفید ہونے سے مراد بڑھاپا ہے لیکن حقیقی معنوں میں بال سفید ہونا بھی درست ہے۔

علم بیان کی بحث میں تشبیہ ابتدائی صورت ہے اور استعارہ اس کی بلیغ تر صورت ہے۔ اس کے بعد استعارہ اور مجاز مرسل میں بھی فرق ہے۔ استعارہ اور مجاز مرسل، دونوں میں لفظ اگرچہ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، لیکن استعارہ مکمل مجاز ہوتا ہے اور اس میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہوتا ہے۔ جب کہ مجاز مرسل میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح مجاز مرسل اور کنایہ میں بھی فرق ہے، کنایہ میں لفظ کے حقیقی و مجازی

معنی دونوں مراد لیے جاسکتے ہیں جب کہ مجاز مرسل میں حقیقی معنیٰ مراد نہیں لیے جاتے، بلکہ مجازی معنیٰ ہی مراد لیے جائیں گے۔

کنایہ کی ایک مثال مشہور عرب شاعرہ خنسار ضی اللہ عنہا کے قصیدہ کا یہ شعر ہے جو انہوں نے اپنے بھائی کے لیے کہا تھا:

طَوِیلُ النجادِ رَفِیعُ العِمَادِ کثیرُ الرَمَادِ اِذَامَاشَتَا

"ان کی تلوار کا نیام طویل تھا، ان کے ستون اونچے تھے، اور سردی کے موسم میں ان کے ہاں راکھ بہت ہوتی تھی۔"

طویل النجاد حقیقی اور مجازی دونوں معنی میں درست ہے۔ ان کی تلوار کا نیام حقیقت میں بھی طویل ہو سکتا ہے اور یہ ان کی بہادری اور لمبے قد کی طرف اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح رفیع العماد کا مطلب ان کے گھر کے بلند ستون بھی ہو سکتے ہیں اور قبیلے میں ان کا بلند مقام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ اور کثیر الرماد یعنی چولہے میں بہت زیادہ راکھ ہونے کا بیان ان کی سخاوت کی طرف اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے ہاں غریبوں کے لیے بہت زیادہ کھانا پکتا تھا اور اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔

کنایہ کی اقسام:

ا۔ کنایہ قریب

کنایہ کوئی ایسی صفت ہو جو کسی خاص شخصیت کی طرف منسوب ہو اور اس صفت کو بیان کر کے اس سے موصوف کی ذات مراد لی گئی ہو۔

۲۔ کنایہ بعید

کنائے کی اس قسم میں بہت ساری صفتیں کسی ایک موصوف کے لیے مخصوص ہوتی ہیں اور ان کے بیان سے موصوف مراد ہوتا ہے۔ لیکن وہ ساری صفتیں الگ الگ اور چیزوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کو کنایہ بعید اور خاصہ مرکبہ بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ کنایہ سے صرف صفت مطلوب ہو

۴۔ کنایہ سے کسی امر کا اثبات یا نفی مراد ہو

مثلاً یہ جملہ: زید و عمر دونوں ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ یعنی دونوں اپنی شکل وصورت یا عادات وخصائل میں ایک جیسے ہیں۔

۵۔ تعریض

لغت میں تعریض کے معنی 'چوڑا کرنا، وسیع کرنا، بڑا کرنا، مخالفت کرنا، مزاحمت کرنا، کنایہ سے بات کہنا، اشارہ سے کوئی بات جتانا، کسی معاملے کو مشکل بنا دینا' وغیرہ ہیں۔ اصطلاح میں تعریض کنائے کی اس قسم کو کہتے ہیں جس میں موصوف کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اگر کوئی بادشاہ رعایا پر ظلم کر رہا ہو تو یہ کہا جائے کہ بادشاہی اس کو زیبا ہے جو رعیت کو آرام سے رکھے۔ یعنی وہ بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔ تعریض کو بالعموم کسی پر تنقید کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی پر تنقید کرنا چاہتا ہے اور واضح طور پر اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس میں کسی حد تک طنز کا مفہوم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

کنائے کی اس قسم کی مثال قرآن مجید کی اس آیت میں بھی موجود ہے۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ (سورۃ آل عمران: 21)

"جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں جو خلق خدا میں عدل و راستی کا حکم دینے کے لیے اٹھیں، ان کو دردناک سزا کی خوش خبری سنا دو۔"

یہاں لفظ فَبَشِّرْهُمْ میں تعریض ہے۔ اس کا معنی "خوش خبری سنا دو" ہے۔ جبکہ جہنم کا عذاب درحقیقت خوش خبری نہیں، بلکہ بری خبر ہے، مگر اسے بطور تعریض خوش خبری کہا گیا ہے۔

۶۔ تلویح

لغت میں تلویح کے معنی 'زرد بنانا، گرم کرنا، کپڑوں کو چمکدار بنانا، تلوار کو صیقل کرنا، اشارہ یا کنایہ کرنا' ہیں۔ اصطلاح میں کنائے کی ایسی قسم جس میں لازم سے ملزوم تک بہت سارے واسطے ہوں تلویح کہلاتی ہے۔

۷۔ رمز

اردو لغت میں رمز کے معنی 'آنکھوں' بھنوؤں وغیرہ کا اشارہ، ذو معنی بات، پہلو دار بات، مخفی بات، طعنہ دینا، اشارہ آنکھ منہ ابرو وغیرہ سے نوک جھونک، مخفی یا پوشیدہ بات' وغیرہ ہیں۔ ادبی اصطلاح میں رمز کنائے کی وہ قسم ہے جس میں زیادہ واسطے نہ ہوں، لیکن تھوڑی بہت پوشیدگی موجود ہو۔

۸۔ ایماواشارہ

اگر کنائے میں واسطوں کی کثرت بھی نہ ہو اور کچھ پوشیدگی بھی نہ ہو تو اس کو ایماواشارہ کہتے ہیں۔ جیسے سفید داڑھی والا سے بوڑھا آدمی مراد لیا جاتا ہے۔

ABM Workshops

.98	• **وجوہ اعجاز القرآن** 1. اصل اعجاز تالیف الکلام اور نظم کلام میں ہے۔ 2. صوتی اعجاز 3. الفاظ کا اعجاز 4. ترکیب کا اعجاز – (ولكم في القصاص حياة يا أولي الالباب) 5. اسلوب کا اعجاز 6. نظم کا اعجاز (1 تا 6: لغوی اعجاز) 7. اعجاز تشریعی 8. قرآن کی پیشن گوئیاں اور غیبی امور ------------------- مستقبل اور ماضی 9. حفاظت قرآن ------------------------------ تاریخی 10. انکشافات ---------------------------------- سائنسی حقائق و مسلمات نہ کہ نظریات 11. علمی حقائق -------------------------------- سائنسی حقائق و مسلمات نہ کہ نظریات **نوٹ:** سائنسی حقائق و مسلمات اور نظریات میں فرق ضروری ہے۔ کیونکہ عقل سلیم اور نقل صحیح کبھی آپس میں نہیں ٹکراتے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: "درء تعارض العقل والنقل – ابن تيمية"
.99	• **دعوت و تبلیغ کی غرض سے غیر مسلموں کو ترجمہ قرآن دینا** جواب: جی ہاں دعوت و تبلیغ کی غرض سے غیر مسلموں کو ترجمہ قرآن دیا جا سکتا ہے، فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا غیر مسلم ترجمہ و تفسیر چھو سکتا ہے؟ شیخ نے جوابًا فرمایا اگر غیر مسلم قرآن کے معنی و مفہوم کو جاننا و سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو اور اس کی ہدایت کی امید ہو تو اسے ترجمہ و تفسیر قرآن دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے گرچہ اس میں ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآنی آیات بھی تحریر ہوں، دیکھیے (ابو انس علی حسین کی کتاب "فتاوى واحكام الى الداخلين في الاسلام")۔ آج چونکہ غیر مسلموں میں قرآن فہمی کا ذوق و شوق بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اس لیے قرآن کے ترجمے کو مسلمانوں اور غیر مسلموں میں زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہیے تاکہ قرآن کا پیغام گھر گھر پہنچے اور غافل لوگ ہوش میں آئیں نیز غیر مسلموں پر اللہ کی حجت قائم ہو۔
.100	**فضائل قرآن مجید**

ABM Workshops

محمد اقبال کیلانی صاحب کی کتاب "فضائل قرآن مجید" ملاحظہ فرمائیں۔	
• وہ چار صحابہ کون ہیں جن کے بارے میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ ان چاروں سے قرآن سیکھو؟ وہ چار صحابہ یہ ہیں: (1) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (2) سالم بن معقل رضی اللہ عنہ (3) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (4) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری: 3808)	.101
• کیا محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس قرآن کی تالیف کی تھی؟ یہی الزام کفار قریش بھی دیا کرتے تھے (سورۃ ھود: 35، سورۃ السجدۃ: 3) پر اگر ہم قرآن اور حدیث کے اسلوب کو دیکھیں گیں تو ہمیں اس میں اسلوب مختلف نظر آتا ہے، حدیثِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے مطالعے سے بشری اسلوب کا آسانی سے اندازہ ہو جاتا ہے، اور محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم امی تھے لکھنا اور پڑھنا نہیں جانتے تھے، اور اگر یہ قرآن بشری کلام ہوتا تو محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اسے لکھ کر اپنی طرف منسوب کرتے کہ اس عظیم کلام کا کہنے والا میں ہوں وہ کسی اور کی طرف اس کی نسبت کیوں دیتے، قرآنِ مجید میں بہت سے مقامات پر محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو خلافِ اَولی کرنے پر بہت سی آیتیں نازل ہوئیں تو کیا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خود ہی وہ آیتیں اپنے متعلق لکھ لیں؟ ایک شخص نے اسلام قبول کیا یہ کہہ کر کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اتنے امین ہیں کہ اپنی مخالف آیات بھی بیان کر دیں، اگر آپ اپنی طرف سے لکھتے یا غیر امین ہوتے تو یہ آیات قرآن میں نہ ہوتیں۔ قرآن میں ایسے مضامین ہیں جو ایک خالق اور عالم الغیب ہی بتا سکتا ہے ایک امی سے ممکن نہیں کہ وہ پیش کر سکے۔ وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ۔ (سورۃ العنکبوت: 48) وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ۔ (سورۃ النمل: 6)	.102
• قرات قرآن سے قبل بسم اللہ پڑھنے کا حکم قرات قرآن سے قبل بسم اللہ پڑھنے کے حکم کی چار حالتیں ہیں: پہلی حالت:	.103

یہ کہ سورۃ کی ابتدا میں ہو-سورۃ التوبہ (البراءۃ) کے علاوہ-

اس حالت میں اکثر علماء نے نصاًیہ کہا کہ "نماز اور نماز کے علاوہ ہر سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے، اوراس کی پابندی کرنی ضروری ہے حتی کہ بعض علماء تو یہ کہتے ہیں کہ سورۃ البراءۃ (توبۃ) کے علاوہ ہر سورۃ کے آغاز میں اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو قرآن مجید کا مکمل ختم بھی ناقص ہی رہے گا، جب امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ہر سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا توانہوں نے کہا کہ: اسے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

دوسری حالت:

یہ کہ بسم اللہ سورۃ میں پڑھی جائے-اور سوال بھی یہی ہے-

جمور علماء اور قراء کا قول ہے کہ جب سورت میں کہیں سے بھی تلاوت کرنی ہو تو بسم اللہ سے ابتدا کرنے میں کوئی مانع نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے بسم اللہ کے بارے میں جب یہ کہا کہ سورۃ کی ابتدا میں نہیں چھوڑنا چاہیے، توان سے یہ کہا گیا کہ اگر وہ سورت میں سے کسی حصہ کو پڑھے تو کیا وہ بسم اللہ پڑھے گا؟ توان کا جواب تھا اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور عبادی نے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ: سورت کے درمیان میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔

قراء کرام کا کہنا ہے کہ:

اگر اس آیت میں جو بسم اللہ کے بعد پڑھی جائے ایسی ضمیر ہو جو اللہ تعالی کی طرف لوٹ رہی ہو تو اس حالت میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، مثلا اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{الیہ یرد علم الساعۃ} قیامت کا علم اللہ ہی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

اور فرمان باری تعالی ہے:

{وھوالذی انشأجنات} اور وہ (اللہ تعالی) ہی ہے جس نے باغات کو پیدا فرمایا ہے۔

اس لیے کہ اعوذ باللہ پڑھنے کے بعد یہ آیات پڑھنے میں شیطان کی طرف ضمیر لوٹنے کا ابہام اور کراہت پائی جاتی ہے۔

تیسری حالت:

سورۃ البراءۃ (توبۃ) کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا۔

اس میں علماء اور قراء ابھی تک اختلاف کے شکار ہیں کہ یہ مکروہ ہے۔

صالح نے اپنے والد احمد رحمہما اللہ سے اپنے مسائل میں یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے اس سے سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ کے بارہ میں پوچھا کہ کیا کسی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ان دونوں سورتوں کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ جدا کرے؟ تو میرے

ABM Workshops

والد نے کہا: قرآن میں وہی رکھا گیا ہے جس پر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع ہے نہ تو اس میں کوئی کمی اور نہ ہی زیادتی کرے۔

چوتھی حالت:

سورۃ البراۃ (توبۃ) کے درمیان میں بسم اللہ پڑھنا۔

اس میں قراء کرام کا اختلاف ہے جیسا کہ ابن حجر ھیتمی نے فتاوی فقھیۃ کبری (1 / 52) میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

ائمہ قراء میں سے امام سخاوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سورۃ توبۃ کے درمیان بسم اللہ پڑھنا سنت ہے ، اور سورت کے درمیان اور ابتدا میں فرق کیا ہے لیکن جس کا کوئی فائدہ نہیں ، اوران قراء میں سے جعبری نے اس کا رد کیا ہے اور یہی صحیح وجہ ہے (یعنی مکروہ ہے یہی اقرب الی الصواب ہے) اس لیے کہ معنی ابتدا میں بسم اللہ کا ترک کرنے کا متقاضی ہے کیوں کہ یہ السیف کے ساتھ نازل ہوئی اور اس میں منافقین کے قبیح افعال سے پردہ اٹھایا گیا ہے جو کہ کسی اور سورت میں نہیں تو اس بنا پر اس کے درمیان میں بھی بسم اللہ پڑھنا مشروع نہیں جس طرح کہ ابتدا میں ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

دیکھیں: الاداب الشرعیۃ لابن مفلح (2 / 325) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (13 / 253) اور الفتاوی الفقھیۃ الکبری (1 / 52)۔

.104 **قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا اجر و ثواب**

حدیث مذکورہ میں جو اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے وہ تو صرف اسے ہی حاصل ہو گا جو قرآن مجید عربی ہی میں پڑھتا ہے۔

کسی اور لغت میں ترجمہ یا معانی پڑھنے سے اس حدیث والا اجر و ثواب نہیں ، البتہ جو بھی قرآن مجید کو سمجھنے اور غور و فکر اور ان آیات پر تدبر کے لیے پڑھتا ہے تو اسے اس پر اجر و ثواب تو ضرور حاصل ہو گا ، اللہ تعالی اسے اجر ضرور دے گا۔

.105 **مستشرقین کا اعتراف حقانیت قرآن**

قرآن اور سائنس آپس میں متصادم نہیں (ان کا آپس میں ٹکراؤ نہیں) جب کہ بائبل اور سائنس آپس میں ٹکراتے ہیں۔

(موریس بوکائے [فرانسیسی میڈیکل ڈاکٹر جنہوں نے اسلام قبول کیا]- قرآن بائبل اور سائنس)

اور بھی مستشرقین نے اعتراف کیا جن میں سے کچھ نام مندرجہ ذیل ہیں:

کیتھ ایل مورے، ای مارشل جانسن، ٹی وی این پرساد، جولیف سمسن، گیرالڈ سی گورینگر، الفریڈ کرونر، یوشیدی کوسن، پروفیسر آرم سٹرانگ، ویلیم ہائے، درجاراؤ، تیجاتت تیجاسن، ڈاکٹر موریس بوکائل وغیرہ

ABM Workshops

106.	**قرآن کی سند (ارشد بشیر مدنی سے جبرئیل علیہ السلام تک)** ارشد بشیر مدنی - محمد حمید الدین بن محمد سیف الدین-عرفانة بشیر بنت محمد بشیر محي الدين-السيد سيد كليم الله الحسينى-السيد عبدالحق المكى-الكاظمى-الجريسى-المتولى-التهامى-سلمونة-العبيدى-الاجهورى-الاسقاطى-المسعود-المزاحى-شمس الدين-شحاذة-الطبلاوى-زكريا الانصارى-البلبيسى-المحقق محمد الجزرى-عبد الرحمن بن احمد البغدادى-محمد بن احمد الصائغ-على بن شجاع صهر-ابوالقاسم الشاطبى-ابوالحسن بلنسي-ابوداود الاندلسى-ابو عمر وعثمان الدانى-ابن غلبون-الهاشمى-الاشنانى-النشهيلى-حفص بن سليمان-امام عاصم الكوفى-زر بن حبيش الاسدي-عبدالله بن مسعود-**محمد**ﷺ-**جبرئيل**علیہ السلام

ABM Workshops

50 اصطلاحات - علوم القرآن

.1	قرآن	قرآن مجید اللہ رب العالمین کا وہ معجزاتی کلام ہے جو خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا، جو مصاحف میں مکتوب ہے اور تواتر کے ساتھ ہمارے پاس چلا آرہا ہے، جس کی تلاوت کرنا عبادت ہے اور جس کا آغاز سورۃ الفاتحہ سے اور اختتام سورۃ الناس پر ہوتا ہے۔
	Qur’aan	Qur’aan Allaah ka wo mojizaati kalaam hai jo khatamul anbiyaa Muhammad ﷺ par Jibraeel alaihissalaam ke zariye se naazil hua, jo masahif me maktoob hai aur tawatur ke saath hamare paas chala aarah hai, jis ki tilawat karna ibadat hai aur jis ka aaghaaz sure faatiha se aur ikhtitaam sure naas par hota hai.
.2	علوم القرآن	ایسا فن جو قرآن کریم سے متعلق مختلف مباحث جیسے نزول، تفسیر، ناسخ و منسوخ، مکی مدنی وغیرہ پر بحث کرتا ہے۔
	Uloomul Qur’aan	Aisa fan jo Qur’aan se mutalliq mukhtalif mabaahis jaise nuzool, tafseer, naasikh wa mansookh, makki madani waghaira par bahes karta hai.
.3	مصحف	ان صحیفوں کو کہا جاتا ہے جن پر قرآن لکھا گیا۔
	Mushaf	Un saheefo ko kaha jaata hai jin par Qur’aan likha gaya hai.
.4	وحی	اللہ کی طرف سے نازل شدہ کلام وہدایات کو وحی کہتے ہیں۔
	Wahi	Allaah ki taraf se naazil shuda kalaam wa hidayaat ko wahi kahte hain.
.5	کلام	"بات" کو کہتے ہیں، قرآن اللہ کا علم اور کلام ہے، مخلوق نہیں۔
	Kalaam	‘baat’ ko kahte hain, Qur’aan Allaah ka Ilm aur kalaam hai, makhlooq nahi.

ABM Workshops

قرآن کریم کی جو آیتیں یا سورتیں رسول ﷺ پر ہجرت سے پہلے اتریں ہیں وہ مکی ہیں۔	مکی	6.
Qur’aan ki jo aayatein ya soortein Rasool ﷺ par hijrat se pahle utri wo makki hain.	Makki	
قرآن کریم کی جو آیتیں یا سورتیں رسول ﷺ پر ہجرت کے بعد اتریں ہیں وہ مدنی ہیں۔	مدنی	7.
Qur’aan ki jo aayatein ya soortein Rasool par hijrat ke bad utri hain wo madani hain.	Madani	
معنی ایسے بلیغ اسلوب میں بیان کرنا کہ لوگ ایسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہوں۔	اعجاز	8.
Maana aise baleegh usloob me bayan karna ke log aisa kalaam pesh karne se aajiz ho.	E’jaaz	
خلاف معمول امر کا ظہور جسے اللہ اپنے نبیوں کی تائید کے لیے ان کے ہاتھوں ظاہر فرماتا ہے۔	معجزہ	9.
Khilaaf e Ma’mool amr ka zuhoor jise Allaah apne nabiyo ki taeez ke liye unke hatho zaahir farmata hai.	Mo’jiza	
نسخ کے لغوی معنی نقل کرنے کے ہیں، اور شرعی اصطلاح میں ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنے کے ہیں۔	نسخ	10.
Naskh ke loghawi maana naqal karne ke hain, aur shar’ee istilaah me ek hukum ko badal kar doosra hukum naazil karne ke hain.	Naskh	
نسخ کرنے والی آیت، نیا حکم لا کر پچھلا حکم بدلنے والی آیت۔	ناسخ	11.
Naskh karne waali aayat, naya hukum laakar pichla hukum badalne waali aayat.	Naasikh	
نسخ ہونے والی آیت، نئے حکم کے آنے پر نسخ ہو جانے والی آیت۔	منسوخ	12.
Naskh hone waali aayat, nae hukum ke aane par naskh ho jaane waali aayat.	Mansookh	
محکمات (محکم کی جمع ہے) ان آیات کو کہتے ہیں جن میں اوامر ونواہی، احکام ومسائل اور قصص وحکایات ہوں، جن کا مفہوم واضح اور اٹل ہے اور ان کے سمجھنے میں کسی کو اشکال پیش نہیں آتا۔	محکم	13.

ABM Workshops

Mohkamaat (mohkam ki jama hai) un aayaat ko kahte hain jin me awaamir wa nawaahi, ahkaam wa masail aur qisas wa hikayaat ho, jin ka mafhoom wazeh aur atal hai aur unke samajhne me kisi ko ishkaal pesh nahi aata.	Mohkam	
متشابہات (متشابہ کی جمع ہے) ان آیات کو کہتے ہیں جو محکمات کے بالکل برعکس ہوں۔	متشابہ	.14
Mutashabihaat (mutashabeh ki jama hai) un aayaat ko kahte hain jo mohkamaat ke bilkul baraks ho.	Mutashabeh	
تفسیر لکھنے کا یہ وہ طریقہ ہے جس میں کسی آیت کی تفسیر میں احادیث کے علاوہ صحابۂ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال نقل کیے جائیں۔	تفسیر بالماثور	.15
Tafseer likhne ka ye wo tareeqa hai jis me kisi aayat ki tafseer me ahaadees ke alaawa sahaba kiraam, tabaeen aur tabe tabaeen ke aqwaal naqal kiye jaaein.	Tafseer bil masoor	
تفسیر کا ایک طریقہ بالرائے کہلاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں: ا۔ پسندیدہ (محمود) تفسیر بالرائے ۲۔ناپسندیدہ (مذموم) تفسیر بالرائے اگر تفسیر بالرائے قرآن وسنت کی ہدایت اور عقل سلیم کے مطابق ہو تو درست اور پسندیدہ تفسیر بالرائے ہے۔ اگر وہ قرآن وسنت کی ہدایت سے دور ہو تو پھر وہ ناپسندہ (مذموم) تفسیر بالرائے ہے اور وہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔	تفسیر بالرائے	.16
Tafseer ka ek tareeqa bir raae kahlaata hai. Iski do qismein hain: 1. Pasandeeda (mahmood) tafseer bir raae 2. Naa pasandeeda (mazmoom) tafseer bir raae Agar tafseer bir raae Qur'an wa sunnat ki hidayat aur aqle saleem ke mutabiq ho to durust aur pasandeeda hai.	Tafseer bir raae	

ABM Workshops

Agar wo Qur’an wa sunnat ki hidayat se door ho to phir wo naa pasandeeda (mazmoom) tafseer bir raae hai aur wo hargiz saheeh nahi hai.		
آیات قرآن کی شرح اور وضاحت کرنے کو تفسیر کہتے ہیں۔	تفسیر	.17
Aayaate Qur’aan ki sharah aur wazahat karne ko tafseer kahte hain.	Tafseer	
قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے کو مفسر کہتے ہیں۔	مفسر	.18
Qur’aan majeed ki tafseer karne waale ko mufassir kahte hain.	Mufassir	
بعض سورتوں کے شروع میں جو الگ الگ حروف ہیں انہیں مقطعات کہتے ہیں، جن کے معنی صرف اللہ جانتا ہے۔	حروف مقطعات	.19
Baaz soorto ke shuru me jo alag alag huroof hain unhe muqatta’at kahte hain jinke maana sirf Allaah jaanta hai.	Huroof e Muqatta’at	
قرآن مجید سبعۃ احرف میں نازل ہوا، یعنی حروف سبعہ سے وجوہ سبعہ مراد ہیں۔یعنی وہ سات طریقے جو لفظی طور پر مختلف ہیں اور معنی میں متفق، اور اگر ان کے معانی میں اختلاف بھی ہے تو یہ اختلاف تنوع اور تغایر ہے نہ کہ اختلاف تعارض اور تضاد۔ جو امت کے لیے آسانی پیدا کرنے کے لیے اس کی اجازت دی گئی ہے۔	سبعۃ احرف	.20
Qur’aan Majeed sab’atu ahruf me nazil hua, yani huroof sab’ah se wujooh sab’ah muraad hain.yani wo saat tareeqe jo lafzi taur par mukhtalif hain aur maana me muttafiq, aur agar inke ma’aani me ikhtilaaf bhi hai to ye ikhtilaaf e tanawwo’ aur taghayur hai naake ikhtilaaf e ta’aruz aur tazaad. Jo ummat ke liye aasaani paida karne ke liye iski ijazat di gaee hai.	Sab’atu ahruf	
پڑھنا۔ قرآن کی مختلف قراءتیں ہیں یعنی ایک لفظ کو پڑھنے کے مختلف طریقے۔	قراءت	.21

ABM Workshops

Qur’aan ki mukhtalif qira-atein hain yaani ek lafz ko padhne ke mukhtalif tareeqe.	Qira-at	
قاری کی جمع ہے، بہتر انداز، تجوید اور قواعد کا خیال رکھتے ہوئے قرآن پڑھنے والے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن کی مختلف قراءتیں ہیں اور ان قراءتوں میں پڑھنے والے ائمہ کو قراء کہا گیا، جو جملہ سات یا دس ہیں۔	قرّاء	.22
Qaari ki jama hai, bahtar andaaz, tajweed aur qawaed ka khayaal rakhte hue Qur’aan padhne waale ko kaha jaata hai. Qur’aan ki mukhtalif qira-atein hain aur in qira-aton me padhne waalo ko qurraa kaha gaya hai jo jumla saat hain.	Qurraa	
جسے قرآن یاد ہو۔	حافظِ قرآن	.23
Jise Qur’aan yaad ho.	Haafiz e Quran	
عثمان رضی اللہ عنہ نے سبعۃ احرف کا خیال رکھتے ہوئے قرآن مجید کی کتابت کرائی تھی، اس طرح کے رسم الخط میں لکھے گئے قرآن کو رسم عثمانی کہا جاتا ہے۔	رسم عثمانی	.24
Usmaan رضی اللہ عنہ ne sab’atu ahruf ka khayaal rakhte hue Qur’aan ki kitabat karaee thi, is tarah ke rasmul khat me likhe gae Qur’aan ko rasme Usmaani kaha jaata hai.	Rasme Usmaani	
عام حکم	مطلق	.25
Aam hukum	Mutlaq	
خاص حکم	مقید	.26
Khaas hukum	Muqayyad	
الفاظ جس معنی پر دلالت کرتے ہوں اور وہ کہے بھی گئے ہوں۔	منطوق	.27
Alfaaz jis maana par dalalat karte ho aur wo kahe bhi gae ho.	Mantooq	

ABM Workshops

.28	مفہوم	الفاظ جس معنی پر دلالت کرتے ہوں اور وہ نا کہے گئے ہوں۔
	Mafhoom	Alfaaz jis maana par dalalat karte ho aur wo naa kahe gae ho.
.29	جدل	جھگڑا
	Jadal	Jhagda
.30	امثال	مثل یا مثیل کی جمع ہے۔
	Amsaal	Misl ya Maseel ki jama hai.
.31	قصص	قصہ کی جمع ہے، گزشتہ اقوام کی قصے۔
	Qisas	Qisse ki jama hai, guzishta aqwaam ke qisse.
.32	تجوید	قرآن مجید کو ایسے پڑھنا جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے، ہر حرف کو اس کے مخرج کے ساتھ ادا کرتے ہوئے، بغیر کسی بناوٹ و تکلف، قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے پڑھنا۔
	Tajweed	Qru'aan ko aise padhna jaise uske padhne ka haq hai, ahr harf ko uske makhraj ke saath ada karte hue, baghair kisi banawat wa takalluf, qawaid tajweed ki ria'ayat karte hue padhna.
.33	ترتیل	رک رک کر تمام مخارج کی ادائیگی کے ساتھ پڑھنے کا نام ہے۔
	Tarteel	Ruk ruk kar tamaam makhaarij ki adaegi ke saath padhne ka naam hai.
.34	اہداف	نشانہ، ہدف کی جمع ہے۔
	Ahdaaf	Nishaana, hadaf ki jama hai.
.35	مقاصد	مقصد کی جمع ہے۔
	Maqaasid	Maqsad ki jama hai.
.36	اسباق	سبق کی جمع ہے جس کا ایک معنی نصیحت اور عبرت کے ہیں۔
	Asbaaq	Sabaq ki jama hai jis ka ek maana naseehat aur ibrat ke hain.

ABM Workshops

.37	حدود	حد کی جمع ہے۔ اللہ کے محارم، جس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے۔
	Hudood	Had ki jama hai. Allaah ke mahaarim, jis ke irtikaab se mana kiya gaya hai.
.38	فرائض	شریعت نے جس چیز کے کرنے کو لازم قرار دیا وہ فرض ہے، جس کی جمع فرائض ہے۔
	Faraez	Shari'at ne jis cheez ke karne ko laazim qaraar diya wo farz hai, jiski jama faraez hai.
.39	معوذتین	سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو کہتے ہیں۔
	Mu'awwizatain	Suratul falaq aur suratun naas ko kahte hain.
.40	بسملہ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کو کہتے ہیں۔
	Basmalah	Bismillaa-hir-Rahmaanir-Raheem padhne ko kahte hain
.41	تعوّذ	اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کو کہتے ہیں۔
	Ta'awwuz	'Aoozu Billaahi minash shaitaanir rajeem' padhne ko kahte hain.
.42	آیت	نشانی، (یا) ایسے جملے جن پر رکا جاتا ہے۔
	Aayat	Nishaani, aise jumle jin par ruka jaata hai.
.43	سورت	قرآنی آیات کا ایک مجموعہ جسے ایک دوسرے سے جوڑ دیا گیا ہے، جو اس مقدار اور طوالت کو پہنچ گیا ہو جتنا اللہ کو منظور تھا۔ تمام سورے بسم اللہ سے شروع ہوتے ہیں سوائے سورۂ توبہ کے۔
	Soorat	Qur'aani aayaat ka ek majmua jise ek doosre se jod diya gaya hai, jo is miqdaar aur tawalat ko pahunch gaya ho jitna Allaah chahte the. Tamaam sure Bismillah se shuru hote hain siwaae sure tauba ke.
.44	رکوع	عادتاً جتنا حصہ پڑھنے کے بعد رکوع کیا جاتا ہو۔
	Rukoo'	Aadatan jitna hissa padhne ke baad rukoo kiya jaata ho.

ABM Workshops

قرآن مجید کو تیس پاروں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ایک ماہ میں مکمل کیا جاسکے۔ جن کے الگ الگ نام رکھے گئے ہیں، مثلاً: الم، سیقول۔۔ الخ	پارہ	.45
Qur'aan ko 30 paaro me taqseem kiya gaya hai taake ek maah me mukammal kiya jaasake. Jinke alag alag naam rakhe gae hain, masalan: alif laam meem, sayaqool…etc.	Paarah	
قرآن مجید ایک ہفتہ میں مکمل کرنے کی غرض سے اسے سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جسے منزل کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، جملہ سات منزلیں ہیں۔	منزل	.46
Qur'aan e majeed ek hafte me mukammal karne ki gharz se ise saat hisso me taqseem kiya gaya hai, jise manzil ke naam se mausoom kiya gaya hai, jumla saat manilein hain.	Manzil	
قرآن کریم میں چند مقامات ایسے ہیں جن کی تلاوت کرنے یا کسی تلاوت کرنے والے سے سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے، اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔	سجدۂ تلاوت	.47
Qur'aan e kareem me chand maqamaat aise hain jin ki tilawat karne ya kisi tilawat karne waale se sunne se sajda karna padta hai ise sajdae tilawat kahte hain.	Sajdae tilawat	
قرآن پڑھنے کے دوران جہاں رکا جاتا ہے یا رکنا چاہیے اسے وقف کہتے ہیں۔	وقف	.48
Qur'aan padhne ke dauraan jaha ruka jaata hai ya rukna chahiye use waqf kahte hain.	Waqf	
جمع کرنے کو کہتے ہیں۔	تدوین	.49
Jama karne ko kahte hain.	Tadween	
غور وفکر کرنا	تدبر	.50
Ghaur o Fikr karna	Tadabbur	

ABM Workshops

الآيات

1. ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ. (سورة البقرة: 2)

This is the Book about which there is no doubt, a guidance for those conscious of Allah.

اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔

Is kitaab (ke Allaah ki kitaab hone) me koi shak nahi, parhezgaaro ko raah dikhane waali hai.

2. وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. (سورة الأعراف: 204)

So when the Qur'an is recited, then listen to it and pay attention that you may receive mercy.

اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

Aur jab Qur’aan padha jaaya kare to uski taraf kaan laga diya karo aur khamoosh raha karo, umeed hai ke tum par rahmat ho.

3. وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. (سورة الانعام: 155)

And this [Qur'an] is a Book We have revealed [which is] blessed, so follow it and fear Allah that you may receive mercy.

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی، سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

Aur ye ek kitaab hai jis ko ham ne bheja badi khair o barkat waali, so is ki ittiba karo aur daro taake tum par rahmat ho.

4. قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا. (سورة بني إسرائيل: 88)

Say, "If mankind and the jinn gathered in order to produce the like of this Qur'an, they could not produce the like of it, even if they were to each other assistants."

APM Workshops

	کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔
	Kah dijiye ke agar tamaam insaan aur kul jinnaat mil kar is Qur’aan ke misl laana chahein to un sab se is ke misl laana na-mumkin hai go wo (aapas me) ek doosre ke madadgaar bhi ban jaaein.
5.	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ. (سورة القمر: 17)
	And We have certainly made the Qur'an easy for remembrance, so is there any who will remember?
	اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟
	Aur beshak ham ne Qur’aan ko samajhne ke liye aasaan kar diya hai. Pas kya koi nasihat haasil karne waala hai.
6.	وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا. (سورة الفرقان: 30)
	And the Messenger has said, "O my Lord, indeed my people have taken this Qur'an as [a thing] abandoned."
	اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔
	Aur Rasool kahega ke aye mere parwardigaar! Beshak meri ummat ne is Qur’aan ko chod diya tha.
7.	وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ. (سورة طه: 124)
	And whoever turns away from My Zikr - indeed, he will have a depressed life, and We will gather him on the Day of Resurrection blind."
	اور (ہاں) جو میرے ذکر سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے روز قیامت اندھا اٹھائیں گے۔
	Aur haan jo mere zikr se rugardaani kare ga uski zindagi tangi me rahegi, aur ham use baroze qayamat andha karke uthaenge.
8.	يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ. (سورة يونس: 57)

ABM Workshops

O mankind, there has to come to you instruction from your Lord and healing for what is in the breasts and guidance and mercy for the believers.	
اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔	
Aye logo! Tumhare paas tumhare rab ki taraf se ek aisi cheez aaee hai jo nasihat hai aur dilo me jo rog hain un ke liye shifa hai aur rahnumaae karne waali hai aur rahmat hai eemaan waalo ke liye.	
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. (سورة الحجر: 9)	9.
Indeed, it is We who sent down the Qur'an and indeed, We will be its guardian.	
ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔	
Ham ne hi is Qur’aan ko naazil farmaya hai aur ham hi is ke muhafiz hain.	
الا بذكر الله تطمئن القلوب. (سورة الرعد: 28)	10.
Unquestionably, by the remembrance of Allah hearts are assured.	
یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔	
Yaad rakho Allaah ke Zikr se hi dilo ko tasalli haasil hoti hai.	

ABM Workshops

الأحاديث	
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (صحيح البخاري: 5027)	1.
"The best among you (Muslims) are those who learn the Qur'an and teach it."	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔	
Tum me sab se bahtar wo hai jo Qur’aan e Majeed padhe aur padhaae.	
الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. (صحيح مسلم: 223)	2.
the Holy Qur'an is a proof on your behalf or against you.	
قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف میں حجت ہے۔	
Qur’aan tumhare haq me ya tumhare khilaaf me hujjat hai.	
اقْرَؤوا القرآنَ. فإنه يأتي يومَ القيامةِ شفيعًا لأصحابه. (صحيح مسلم: 804)	3.
Recite the Qur'an, for on the Day of Resurrection it will come as an intercessor for those who recite It.	
قرآن پڑھا کرو کیوں کہ روز قیامت یہ تمہارے حق میں سفارشی بن کر آئے گا۔	
Qur’aan padha karo kyunke baroze qayamat ye tumhare haq me sifarishi ban kar aaega.	
" إنَّ اللهَ يرفعُ بهذا الكتابِ أقوامًا ويضعُ به آخرِينَ " . (صحيح مسلم: 817)	4.
By this Book, Allah would exalt some peoples and degrade others.	
اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے لوگوں کو بلند کرتا ہے اور اسی کتاب کے ذریعے لوگوں کو پست وذلیل کرتا ہے۔	
Allaah Ta’ala isi kitaab ke zariye logo ko buland karta hai aur isi kitaab ke zariye logo ko past wa zaleel karta hai.	
القرآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ ، و ماحِلٌ مُصَدَّقٌ ،مَنْ جعلَهُ أَمامَهُ ، قادَهُ إلى الجنةِ ، و مَنْ جعلَهُ خلفَ ظهرِهِ ، ساقَهُ إلى النارِ. (صحيح ابن حبان: 1793، السلسلة الصحيحة: 2019)	5.
Faheem: Quran will be intercessor and its intercession will be accepted and will be witness (for not believing on it). Those who will	

ABA Workshops

keep it front (following it) will take them to Paradise and those who keep it behind will take it to Hellfire.

قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی، اور (اپنے نا ماننے والوں پر) گواہ بننے والا ہے، جو اسے اپنے آگے رکھے (یعنی اس پر عمل پیرا ہو) وہ اسے جنت میں لے جائے گا، اور جو اسے اپنے پیٹھ پیچھے کر دے وہ اسے جہنم میں لے جائے گا۔

Qur'aan shafa'at karne waala hai aur iski shafa'at qabool ki jaaegi, aur (apne na maanne walo par) gawah banne waala hai, jo ise apne aage rakhe (yani is par amal paira ho) wo use jannat me le jaaega, aur jo ise apne peeth peeche karde wo use jahannam me le jaaega.

6. تركْتُ فيكم أَمرينِ ، لَن تضلُّوا ما تمسَّكتُمْ بِهِما : كتابَ اللهِ وسنَّةَ نبيه. (المؤطا: 1594، صحيح)

"I have left two matters with you. As long as you hold to them, you will not go the wrong way. They are the Book of Allah and the Sunna of His Prophet."

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم انہیں تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

Mai tumhare darmiyaan do chizein chode jaa raha hoon, jab tak tum inhe thaame rahoge kabhi gumraah nahi hoge:1. Allaah ki kitaab aur 2. Uske Nabi ki sunnat.

7. أَبشِروا ، فإنّ هذا القرآنَ طرفُه بيدِ اللهِ ، و طرفُه بأيديكم ، فتمسَّكوا به ، فإنكم لن تَهلِكوا ، و لن تَضلُّوا بعده أبدًا. (صحيح الجامع: 34)

Be happy! Qur'an's one end is in Allah's hand and other end is in your hand and hold it firmly you will never be deviated and destroyed.

خوش ہو جاؤ، بے شک اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں، پس اسے مضبوطی سے پکڑے رہو پھر تم کبھی ہلاک نہ ہوگے اور نہ کبھی گمراہ ہوگے۔

Khush ho jaao, beshak is Qur'aan ka ek sira Allaah ke haath me hai aur ek sira tumhare haatho me, pas ise mazbooti se pakde raho phir tum kabhi halaak na hoge aur na kabhi gumraah hoge.

الماهرُ بالقرآن مع السفرةِ الكرامِ البرَرَةِ . والذي يقرأ القرآنَ ويتَتَعْتَعُ فيه ، وهو عليه شاقٌّ ، له أجرانِ . (صحيح مسلم: 798)	.8
One who is proficient in the Qur'an is associated with the noble, upright, recording angels; and he who falters in it, and finds it difficult for him, will have a double reward.	
جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔	
Jo aadmi Qur'aan Majeed me maahir ho wo un farishto ke saath hoga jo mu'azzaz aur buzrugi waale hain, aur jo Qur'aan Majeed atak atak kar padhta hai aur use padhne me dushwaari pesh aati hai to uske liye dohra ajar hai.	
من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة آية كتب من القانتين ومن قام بألف آية كتب من المقنطرين. (سنن ابي داؤد: 1398)	.9
If anyone prays at night reciting regularly ten verses, he will not be recorded among the negligent; if anyone prays at night and recites a hundred verses, he will be recorded among those who are obedient to Allah; and if anyone prays at night reciting one thousand verses, he will be recorded among those who receive huge rewards.	
جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر دس آیتیں پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو نماز میں کھڑے ہو کر سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ بے حد ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔	
Jo shakhs namaz me khade ho kar das aayatein padhega wo ghafilo me nahi likha jaaega aur jo namaz me khade hokar sau(100) aayatein padhega wo farmabardaro me likha jaaega aur jo ek hazaar aayatein padhega wo behad sawaab paane waalo me likha jaaega.	
من تعلَّمَ علمًا مما يُبتغى به وجهُ اللهِ عزَّ وجلَّ ، لا يتعلمُهُ إلا ليصيبَ به عرضًا منَ الدُّنيا لم يجدْ عرفَ الجنةَ يومَ القيامةِ. (سنن ابي داؤد: 3664)	.10

ABM Workshops

If anyone acquires knowledge that should be sought seeking the Face of Allah, but he acquires it only to get some worldly advantage, he will not experience the arf, i.e. the fragrance, of Paradise.

جس شخص نے وہ علم کہ جس سے اللہ تبارک تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس لئے سیکھا کہ اس کے ذریعے اسے دنیا کا کچھ مال ومتاع مل جائے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پاسکے گا قیامت کے دن۔

Jis shakhs ne wo ilm ke jis se Allaah ki khushnudi haasil ki jaati hai is liye seekha ke us ke zarye dunya ka maal wa mataa' mil jaae to aisa shakhs jannat ki khushbo ko bhi nahi paa sakega qayamat ke din.

---------------☆☆☆☆☆☆☆---------------

ABM Workshops

ABM PRINT TIME'S

SYLLABUS BOOKS FOR CHILDREN

ARABIC LANGUAGE & TARBIYAH

Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-URDU

Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-ENGLISH

Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES FOR HOME SCHOOLING

Series of 10 Books

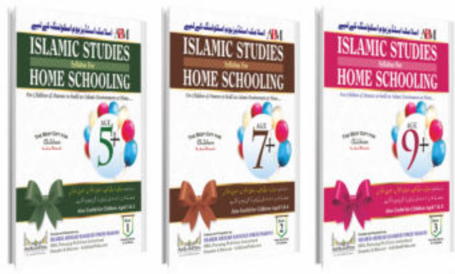

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

Publisher & Printer: ABM Print Time
+91-99890 22928, +91-93909 93901 abm.printtime@gmail.com
23-1-916/B, Moghalpura, Charminar, Hyderabad - 500002, Telangana State, India